عمران سیریز
جولیا ان مارس
ارشاد العصر جعفری

# محترم قارئین

## السلام علیکم!

محترم قارئین! میرا نیا ناول ''جولیا اِن مارس'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول اپنی کہانی کے اعتبار سے منفرد نوعیت کا ہے۔ مریخی مخلوق، زمینی مخلوق کو پسماندہ اور کمتر سمجھتی ہے کیونکہ زمین پر آباد انسان سائنسی ترقی میں ان سے بہت پیچھے ہیں لیکن جب عمران، جولیا، تنویر اور جوزف ان سے ٹکراتے ہیں تو انہیں حقیقتاً دانتوں پسینہ آ جاتا ہے۔ زمین کے صرف چار افراد نے جس طرح ترقی یافتہ مریخی مخلوق کو لوہے کے چنے چبوائے ہیں وہ قابل تحسین اور حیرت انگیز ہے۔ مریخ کے ایک ملک گریٹ بگ کا چیف جولیا کو اغوا کرا لیتا ہے لیکن وہ اپنی اس حرکت کے انجام سے ناآشنا ہوتا ہے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال کارکردگی سیارہ مریخ کے باشندوں کے لئے مثال بن جاتی ہے۔ عمران، جولیا اور تنویر کا مریخ پر ایک کارنامہ آپ پہلے بھی منفرد ناول ''مارس ایکشن'' میں پڑھ چکے ہیں اور اب نیا کارنامہ آپ کی خدمت میں پیش ہے اور

مجھے یقین ہے کہ میرے سابقہ ناولوں کی طرح آپ کو یہ ناول بھی پسند آئے گا اور میرا تو آپ سے وعدہ بھی ہے کہ میں آپ کو ہمیشہ منفرد موضوعات پر ناول دوں گا انشاء اللہ، اور اس سلسلے میں، میں آپ سے بھی گزارش کرتا رہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنے بیش قیمت مشوروں سے نوازتے رہیں۔ آپ کے مشورے اور آراء مجھ میں جوش و جذبہ اور ہمت پیدا کرتے ہیں جس سے میں بہتر سے بہتر لکھنے کی کوشش کرتا ہوں اور آپ کے خطوط سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میں اپنی اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب رہا ہوں۔ مزید جو کمی اور خامی ہے وہ بھی انشاء اللہ آپ کے مشوروں سے دور ہو جائے گی۔ میری آپ سے ایک بار پھر گزارش ہے کہ آپ اسی طرح بذریعہ خطوط میری حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ آپ کے چند خطوط اور ان کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

آنسہ شہلا نقوی بھکر سے لکھتی ہیں۔ آج کل کے مہنگائی کے دور میں کتاب بینی کا ذوق تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے کیونکہ مہنگائی نے کتاب کو بھی مہنگا کر دیا ہے۔ کتاب خریدنا ایک عام آدمی کے بس میں نہیں رہا اور پھر ہم لڑکیاں تو خاص طور پر ناول خریدتے ہوئے ڈرتی ہیں کیونکہ ناولوں میں لچر پن بھی ہوتا ہے لیکن عمران سیریز اس لچر پن سے پاک ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم تین بہنیں بے فکر ہو کر عمران سیریز پڑھتی ہیں اور ناول ہمیں ابو لا کر دیتے ہیں۔ آپ کے پہلے ناول سے ہم نے آپ کو پڑھنا شروع کیا ہے۔



آپ کا پہلا ناول ہی بہت اچھا تھا اور اب آپ کی تحریر مزید بہتر ہو رہی ہے۔ ہم تینوں بہنوں کی دعا ہے کہ اللہ آپ کے زور قلم میں اور اضافہ کرے۔ آپ کا ناول ''بلیک زیرو'' ہمیں خاص طور پر پسند آیا تھا کیونکہ بلیک زیرو ہمارا پسندیدہ کردار ہے لیکن رائٹرز نے اس کردار پر بہت کم لکھا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ بلیک زیرو پر زیادہ سے زیادہ لکھیں۔

محترمہ آنسہ شہلا نقوی صاحبہ۔ آپ نے درست فرمایا کہ مہنگائی نے مطالعہ کے ذوق کو بری طرح متاثر کیا ہے لیکن اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معاشرہ درست سمت پر گامزن رہے، ہمارے اخلاق، عادات و اطوار سنورتے رہیں تو ہمیں مطالعے کی عادت کو اپنانا ہو گا۔ آپ نے میرے لئے دعائیں کیں میں آپ کا ممنون ہوں۔ آپ کے پسندیدہ کردار بلیک زیرو پر مزید لکھنے کی کوشش کروں گا۔

بھابڑا ضلع سرگودھا سے خادم حسین مجاہد لکھتے ہیں۔ میں مصنف ہوں اور مختلف رسالوں میں لکھتا رہتا ہوں۔ مزاح میرا پسندیدہ موضوع ہے۔ عمران سیریز میں نے پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ میں چونکہ آپ کی تحریریں بھی مختلف رسائل میں پڑھتا رہتا تھا اس لئے جیسے ہی آپ کا ناول بک سٹال پر دیکھا تو فوراً خرید لیا۔ آپ نے ماشاء اللہ خاصی ترقی کی ہے کہ رسالوں کی چھوٹی تحریروں سے ناولوں کی بڑی تحریروں کی طرف آ گئے ہیں۔ زیرو زون، ڈیول ولا، بلیک زیرو اور اب جی پی نائن پڑھ چکا ہوں۔ سب ناول ہی پسند آئے ہیں۔

اپنے ناولوں میں مزاح کو زیادہ سے زیادہ شامل کریں۔

خادم حسین مجاہد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ مزاح بھی ناول میں شامل رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھیں گے اور آپ چونکہ خود مصنف ہیں اس لئے آپ کے مشورے میرے لئے بہت مفید رہیں گے۔

سیالکوٹ سے محمد ابراہیم لکھتے ہیں۔ جناب ارشاد العصر جعفری۔ آپ کا ناول مارس ایکشن میں ابھی پڑھ کر فارغ ہوا ہوں اور اس ناول نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں مصروفیت کے باوجود آپ کو خط لکھوں۔ آپ کا یہ ناول روایتی عمران سیریز سے ہٹ کر ہے۔ اس میں نہ تو گاڑیوں کا تعاقب ہے اور نہ ہی بلاوجہ مار دھاڑ۔ یہ بالکل منفرد نوعیت کا ناول ہے جو مجھے تو بہت پسند آیا ہے اور میرا آپ سے مطالبہ ہے کہ آپ اس قسم کے اور بھی ناول لکھیں۔

محترم محمد ابراہیم صاحب۔ مارس ایکشن آپ کو پسند آیا اس ناول پر کی گئی میری محنت ٹھکانے لگی۔ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیت کے باوجود مجھے خط لکھا۔ میں آپ کا ممنون ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ کبھی کبھار خط لکھتے رہا کیجئے۔ مجھے خوشی ہوتی ہے اور کسی کو خوشی دینا ثواب کا کام بھی ہے۔

تنویر خان مری بلوچ کوئٹہ سے لکھتے ہیں۔ میں عمران سیریز کا بہت پرانا قاری ہوں۔ مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں سے عشق ہے اور اسی عشق کی وجہ سے مجھے عمران سیریز لکھنے والوں سے بھی



محبت ہو جاتی ہے اور جو جتنا اچھا لکھتا ہے مجھے اس سے اتنی زیادہ محبت ہوتی ہے۔ آپ کی محبت میرے دل میں سمندر کی طرح موجزن ہے اور آپ میری اس بات سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کتنا اچھا لکھ رہے ہیں۔ آپ کا ناول بلیک چیف ہو یا زیرو زون، بلیک زیرو ہو یا مارس ایکشن آپ کے تمام ناولوں کو میں روزانہ دیکھ کر سوتا ہوں اور آپ کا نیا ناول تو پورا ایک ہفتہ میرے تکیئے کے نیچے رہتا ہے حالانکہ ناول پڑھنے میں مجھے تین گھنٹوں سے زیادہ نہیں لگتے۔

جناب تنویر خان مری بلوچ صاحب۔ آپ نے جس انداز میں میری تعریف کی ہے اس سے میرا حوصلہ اور سیروں خون بڑھ گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جو مجھے قارئین کی بے لوث محبتوں سے نوازتا ہے۔

محمد فاروق بستی گجر سے لکھتے ہیں۔ میں ایک طالب علم ہوں اور ایک انتہائی پسماندہ بستی میں رہتا ہوں جہاں تفریح کے لئے کچھ بھی نہیں۔ سو کالج سے واپسی پر لائبریری سے کوئی نہ کوئی کتاب لے آتا ہوں۔ عمران سیریز میں بہت ہی شوق سے پڑھتا ہوں اور نئی عمران سیریز کا تو شدت سے انتظار کرتا ہوں۔ آپ کے سابقہ ناول بھی پڑھے ہیں جو بہت پسند آئے۔ آپ کا ناول مارس ایکشن تو بہت ہی پسند آیا ہے۔ یہ ناول پڑھ کر میں نے سوچا کہ اتنا اچھا ناول لکھنے پر آپ کو مبارک باد دوں۔ آپ مارس ایکشن جیسے ناول

مزید بھی لکھیں۔

محمد فاروق صاحب۔ ناول پڑھنے، پسند کرنے اور خط لکھنے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ واقعی مطالعے سے سوچ کو وسعت ملتی ہے لیکن تعلیم پر آپ کی توجہ پہلے ہونی چاہئے اور باقی شوق بعد میں۔ خطوط کے لئے مخصوص صفحات ختم ہوئے۔ انشاء اللہ آئندہ پھر ملاقات ہوگی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

ارشاد العصر جعفری



''صاحب۔ آپ کے لئے چائے حاضر ہے''...... سلیمان نے میٹھے لہجے میں کہا تو عمران نے سر اٹھا کر دیکھا۔ سلیمان نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ جس میں چائے کا ایک کپ اور پلیٹ میں کباب موجود تھے۔ سلیمان نے ٹرے عمران کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دی۔ سلیمان کے اس انداز اور اہتمام کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ چند لمحے تو ٹرے کو دیکھتا رہا پھر اس نے کھڑکی سے باہر دیکھنے کی کوشش کی۔

''صاحب۔ کیا دیکھ رہے ہیں''...... سلیمان نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''میں یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آج سورج کس طرف سے طلوع ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''صاحب۔ سورج تو روزانہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ آج

بھی مشرق سے ہی طلوع ہوا ہو گا''...... سلیمان نے کہا۔

''اچھا۔ اگر سورج آج بھی مشرق سے طلوع ہوا ہے تو پھر آج تمہاری طبیعت ٹھیک معلوم نہیں ہوتی''...... عمران نے کہا اور سلیمان کو اس انداز میں دیکھنے لگا جیسے واقعی اس کی طبیعت خراب ہو۔

''صاحب۔ میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔ آپ فکر نہ کریں''۔ سلیمان نے عمران کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں مانتا۔ ضرور تمہیں کچھ ہوا ہے۔ چلو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلوں''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے نہیں صاحب۔ میں بالکل ٹھیک ہوں''...... سلیمان نے کہا۔

''میں کیسے مان لوں کہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔ خود بخود چائے لے آنا نہ صرف چائے بلکہ چائے کے ساتھ کباب بھی اور آج سے پہلے تمہارے لہجے میں اتنی مٹھاس بھی تو نہیں آئی۔ لگتا ہے کہ چینی کی پوری بوری تم نے پھانک لی ہے۔ نہیں۔ ضرور کوئی بات ہے۔ تم میرے ساتھ چلو ڈاکٹر کے پاس''...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ آپ پہلے چائے پئیں اور کباب کھائیں۔ پھر بات ہو گی''...... سلیمان نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ چائے کی خوشبو بتا رہی تھی کہ چائے نہایت ہی اعلیٰ کوالٹی کی ہے۔ چائے اور کباب دونوں ہی بہت لذیذ بنے ہوئے تھے۔ جیسے



ہی عمران کباب اور چائے پی کر فارغ ہوا سلیمان فوراً ہی کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سر جھکائے ہوئے انداز میں خالی برتن اٹھائے اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران کے چہرے پر اس وقت حقیقی حیرت کے تاثرات تھے۔ اسے سلیمان کے رویئے پر حیرت ہو رہی تھی۔

''سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب''...... چند لمحوں تک سلیمان کے رویئے پر غور کرنے کے بعد عمران نے سلیمان کو آواز دی۔

''جی صاحب۔ حکم فرمایئے صاحب''...... سلیمان نے فوراً ہی حاضر ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کیا بات ہے۔ کیا تمہیں کچھ رقم کی ضرورت ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں سلیمان سے پوچھا۔

''صاحب۔ آپ کی جیبیں سلامت رہیں۔ مجھے کبھی رقم کی کمی محسوس ہی نہیں ہوئی''...... سلیمان نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ضرور تمہاری طبیعت خراب ہے۔ میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''صاحب۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ کو میری صحت پر کیوں شک ہو رہا ہے''...... سلیمان نے کہا۔

''تمہارا یہ انداز۔ مجھے شک ہو رہا ہے کہ کہیں تم سلیمان کے

میک اپ میں کوئی اور تو نہیں''...... عمران نے شک بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ اس مرتبہ جب میں گاؤں گیا تو گاؤں میں ایک پہنچے ہوئے بزرگ آئے ہوئے تھے۔ ان کی باتیں سیدھی دل میں اتر رہی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ مالک مائی باپ ہوتا ہے۔ اس کی عزت مائی باپ ہی کی طرح کرنی چاہئے۔ اس کے تمام حقوق پورے کرنے چاہئیں۔ اس کے ہر حکم پر فوراً ہی لبیک کہنا چاہئے''...... سلیمان نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے۔ اس بزرگ کی باتوں کا تم پر اثر ہو گیا۔ اس سے پہلے تو تم پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سلیمان نے مسکین سی صورت بنا لی۔

''صاحب۔ بزرگ نے فرمایا کہ اگر تم مالک کے حقوق کا خیال رکھو گے تو مالک بھی اپنے فرائض پورے کرے گا''...... سلیمان نے مسکین سے لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ میں نے کون سا فرض ادا کرنا ہے''...... عمران نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ماں باپ کا سب سے بڑا فرض ہوتا ہے اولاد کی شادی کرنا۔ اب چونکہ مالک بھی مائی باپ ہوتا ہے لہٰذا مالک کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ملازمین کی شادی کا فریضہ بروقت ادا کرے اور جو



مالک اپنے اس فرض سے غفلت برتے گا وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہو گا''...... سلیمان نے نہایت ہی معصومیت بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''اچھا۔ تو یہ خدمت اس لئے ہو رہی ہے کہ میں تمہاری شادی کرا دوں''...... عمران نے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں صاحب۔ آپ کی خدمت تو میرا فرض ہے اور پھر میرا یہ بھی فرض ہے کہ میں آپ کو آپ کے فرض سے بھی آگاہ کروں تاکہ آپ اپنا فرض پورا کر کے اللہ کے سامنے سرخرو ہو سکیں''...... سلیمان نے سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ڈھونڈتے ہیں تمہارے لئے کوئی رشتہ''...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ آپ کو رشتہ ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے۔ رشتہ میں نے ڈھونڈ لیا ہے۔ آپ نے بس اتنا کرنا ہے کہ لڑکی والے آئیں گے تو آپ نے ان کی تسلی کرانی ہے''...... سلیمان نے شرماتے ہوئے کہا۔

''ہائیں۔ رشتہ تم نے فائنل بھی کر لیا اور مجھے ہوا تک نہیں لگنے دی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ فائنل تو آپ نے کرنا ہے۔ میں نے تو ابتدائی بات چیت کی ہے اور صاحب میری ایک خصوصی گزارش بھی ہے''...... سلیمان نے کہا تو عمران نے اس کی طرف سوالیہ نظروں

سے دیکھا۔

''کیسی گزارش''...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ آپ نے میری اتنی تعریف کرنی ہے کہ لڑکی والے فوراً ہی ہاں کر دیں اور انہیں یہ احساس دلانا ہے کہ انہیں مجھ جیسا داماد پوری دنیا میں نہیں مل سکتا''...... سلیمان نے بدستور منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر لڑکی والے آنکھوں سے اندھے اور عقل سے پیدل ہوئے تو انہیں یہ احساس دلانے کی ضرورت نہیں پڑے گی''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سلیمان کا منہ بن گیا۔

''صاحب۔ آپ جانتے ہیں شادی ایک مقدس فریضہ ہے''۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور اس مقدس فریضہ کی بنیاد جھوٹ پر استوار نہیں ہونی چاہئے''...... عمران نے سلیمان کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اس میں جھوٹ کہاں سے آ گیا صاحب۔ مجھ جیسا داماد بھلا کوئی اور ہو سکتا ہے۔ میں آل ورلڈ ککس ایسوسی ایشن کا تاحیات چیئرمین ہوں۔ مجھ جیسا لذیذ کھانا دنیا کا کوئی اور باورچی بنا ہی نہیں سکتا۔ اب آپ خود ہی انصاف سے بتائیں کہ مجھ جیسا داماد کوئی اور ہو سکتا ہے''...... سلیمان نے اپنے حق میں دلائل دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات میں کچھ وزن ہے تو سہی۔ اچھا یہ بتاؤ کہ لڑکی



والے کب آ رہے ہیں''...... عمران نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا تو سلیمان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

''بس صاحب۔ آنے ہی والے ہوں گے''...... سلیمان نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا اور پھر اسی لمحے ڈور بیل کی آواز سنائی دی۔

''وہ آ گئے''...... سلیمان نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر مرد اور ایک ادھیڑ عمر خاتون تھیں۔ سلیمان ان کے ہمراہ بڑے ہی مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ اس نے باقاعدہ رومال نکال کر منہ پر رکھ لیا تھا۔

''السلام علیکم''...... ادھیڑ عمر مرد نے عمران کو سلام کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آیئے۔ ڈرائینگ روم میں بیٹھتے ہیں''...... عمران نے سلام کا مکمل جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسٹڈی روم سے نکل کر ڈرائینگ روم میں آ گئے۔ عمران نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

''آپ نے سلام کا مکمل جواب دے کر دل خوش کر دیا۔ ماشاء اللہ آپ بہت ہی سعادت مند اور دیندار نوجوان ہیں''...... ادھیڑ عمر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔

"میں کس قابل ہوں جناب۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے"۔ عمران نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام صغیر قادری ہے اور یہ میری زوجہ محترمہ ہیں"۔ ادھیڑ عمر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم امی حضور"...... عمران نے سعادت مندانہ انداز میں مسز صغیر قادری کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔ جیتے رہو۔ ماشاء اللہ بہت ہی نیک والدین کی اولاد ہو"...... مسز صغیر نے عمران کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ سلیمان ان کے چہروں کے تاثرات غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کا اپنا چہرہ پل پل رنگ بدل رہا تھا۔

"بیٹا۔ کیا کام کرتے ہو"...... مسز صغیر نے عمران سے پوچھا تو سلیمان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

"میرے صاحب کچھ بھی نہیں کرتے۔ فارغ رہتے ہیں"۔ سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی۔ مجھے کچھ کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ میرے والد صاحب بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ بہت بڑے افسر ہیں۔ میں بھلا کیوں نوکریاں کرتا پھروں"...... عمران نے شاہانہ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اچھا۔ ماشاء اللہ۔ ہاں بھئی۔ آج کل نوکری میں رکھا ہی کیا ہے۔ آج کل تو اپنا بزنس ہونا چاہئے یا پھر زمیندارہ۔



ہمارے ملک میں تو زمینداروں کی بہت قدر ہے"...... صغیر قادری نے کہا۔

"جی ہاں۔ ان کے والد بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ لیکن انہوں نے انہیں عاق کیا ہوا ہے۔ انہوں نے تو اپنی کوٹھی کے ملازموں کو حکم دیا ہوا ہے کہ انہیں کوٹھی میں داخل نہ ہونے دیں"...... سلیمان نے جلے بھنے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے رشتہ اپنے لئے ڈھونڈا تھا اور یہ دونوں میاں بیوی اب عمران پر لٹو ہو رہے تھے۔ لہٰذا اس کا غصے میں آ جانا فطری عمل تھا جبکہ عمران کے ہونٹوں پر خفیف سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

"اچھا۔ چلو کوئی بات نہیں۔ یہ فلیٹ تو عمران بیٹے کا اپنا ہی ہو گا نا"...... مسز صغیر نے کہا۔

"صاحب کے ایک دوست پولیس میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔ یہ فلیٹ ان کا ہے اور ہمارے صاحب نے ان سے ہتھیایا ہوا ہے"...... سلیمان نے طنزیہ لہجے میں ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہتھیایا ہوا ہے۔ کیا مطلب"...... صغیر قادری نے حیرت بھرے لہجے میں سلیمان سے پوچھا۔

"ہمارے صاحب اتنی توپ چیز ہیں کہ پولیس افسران تک بلیک میل ہو جاتے ہیں۔ ان کی انہی حرکتوں کی وجہ سے تو ان کے والد صاحب نے انہیں عاق کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے کہا تو پہلی مرتبہ

مسز صغیر اور صغیر قادری کی آنکھوں میں تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

”سلیمان بیٹے۔ تم کھڑے کیوں ہو۔ بیٹھو نا“...... صغیر قادری نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شکریہ۔ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ میں اپنے مالک کے ساتھ کیسے بیٹھ سکتا ہوں“...... سلیمان نے منہ بنا کر کہا۔

”تم تو بتا رہے تھے کہ تمہارے مالک تمہیں نوکر نہیں بھائی سمجھتے ہیں“...... مسز صغیر نے کہا۔

”آپ بھول رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ مجھ میں اور میرے مالک میں کوئی فرق نہیں ہے“...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ جس طرح تمہارا صاحب بلیک میلر قسم کی چیز ہے تم بھی اسی قسم کے ہو“...... صغیر قادری نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”جنگل میں ایک جگہ دو ایک جیسے شیر ہی اکٹھے رہ سکتے ہیں نا۔ بھیڑ اور شیر تو اکٹھے نہیں رہ سکتے“...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ اٹھو بیگم۔ ہم تو بہت خطرناک لوگوں میں بیٹھے ہیں“...... صغیر قادری نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور فوراً ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ مسز صغیر کو ابھی سلیمان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی لیکن



شوہر کو اٹھتے دیکھ کر وہ بھی کھڑی ہو گئی۔

”کک۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا“...... مسز صغیر نے پوچھا لیکن صغیر قادری نے جواب دینے کی بجائے اپنی بیگم کا ہاتھ پکڑا اور اسے ساتھ لے کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گیا۔ سلیمان بھی ان کے پیچھے گیا تا کہ ان کے باہر جانے کے بعد بیرونی دروازہ بند کر سکے۔ چند لمحوں بعد سلیمان بیرونی دروازہ بند کر کے واپس آ گیا۔

”کیا ہوا۔ تم نے ان لوگوں کو کیوں بھگا دیا“...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

”صاحب۔ یہ اپنی بیٹی کا رشتہ کرنے آئے تھے یا اپنی کسی پراڈکٹ کا سودا کرنے۔ جو اچھا گاہک مل جائے اپنی پراڈکٹ اس کے ہاتھ فروخت کر دی جائے“...... سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بھی اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ بھی اٹھ کر اسٹڈی روم کی طرف بڑھ گیا۔

"جولیا۔ تمہارا یہ ملک واقعی بہت خوبصورت ہے۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کیا یہ سوئٹزر لینڈ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے"...... جولیا اس وقت دارالحکومت سے تقریباً ایک سو کلومیٹر دور کوہ جری کی ایک حسین وادی میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ اس کی کلاس فیلو ٹموتھی تھی جو اتفاق سے اسے دارالحکومت کی ایک مارکیٹ میں نظر آئی تھی۔ ٹموتھی پاکیشیا کی سیاحت کے لئے آئی ہوئی تھی اور جولیا کو پاکیشیا میں دیکھ کر بہت حیران ہوئی تھی اور جب جولیا نے اسے بتایا کہ وہ اب پاکیشیا کی شہری ہے تو اسے اور زیادہ حیرت ہوئی تھی۔ اس کی نظر میں تو سوئٹزر لینڈ دنیا کا خوبصورت ترین ملک تھا اور اس ملک کا پیدائشی کسی اور ملک کی شہریت اپنا نہیں سکتا تھا۔

"سوئٹزر لینڈ بہت خوبصورت ملک ہے۔ میری پیدائش اسی ملک کی ہے۔ اس سے محبت میری فطرت ہے۔ اگر مجھے سوئٹزر لینڈ کے



لئے کبھی قربان ہونا پڑا تو میں دریغ نہیں کروں گی لیکن پاکیشیا اب میرا دل، میری جان ہے۔ خوبصورتی میں یہ بھی کسی طرح سوئٹزر لینڈ سے کم نہیں۔ تم نے ایک چھوٹی سی وادی دیکھ لی۔ آگے شمالی علاقہ جات جاؤ گی تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی لیکن یہاں کی خوبصورتی میرے یہاں رہنے کا سبب نہیں ہے بلکہ یہاں کی تہذیب و ثقافت اور مذہب نے مجھے اتنا متاثر کیا کہ میں نے مستقل یہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب پاکیشیا کے لئے بھی مجھے جان دینی پڑے تو میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے مذہب کا ذکر کیا ہے۔ کیا تم مذہب تبدیل کر چکی ہو"...... ٹموتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ الحمدُ للہ میں اب مسلمان ہوں"...... جولیا نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے حیران در حیران کئے جا رہی ہو جولیانا"...... ٹموتھی نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس میں حیرت والی تو کوئی بات نہیں ہے۔ انسان اپنے لئے جو بہتر سمجھتا ہے وہی کرتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تم آزاد معاشرے کی آزاد فرد ہو۔ اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا حق رکھتی ہو"...... ٹموتھی نے کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں انسان مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔ بہت سی

معاشرتی اور مذہبی پابندیاں انسان پر لاگو ہوتی ہیں اور یہ پابندیاں انسان کو انسان بناتی ہیں اور چونکہ یہ باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آئیں گی اس لئے اس پر بات کرنا بے کار ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اس موضوع پر بات نہیں کرتے۔ یہ بتاؤ یہاں تم کیا کرتی ہو''...... ٹموتھی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں یہاں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں ہوں۔ لیڈی انسپکٹر جولیانا''۔ جولیا نے کہا۔

''پھر تو سکول کالج دور کی تمہاری مار دھاڑ والی عادت کام آ رہی ہو گی''...... ٹموتھی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اس کی بات سن کر ہنسنے لگی۔

''تم نے سکول کالج کا زمانہ یاد دلا دیا ٹموتھی''...... کچھ دیر ہنسنے کے بعد جولیا نے کہا۔

''انسان کی زندگی کا وہ دور حسین ترین دور ہوتا ہے''...... ٹموتھی نے ماضی کو یاد کرتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان کالج دور کی باتیں ہونے لگیں اور ان باتوں میں کافی وقت گزر گیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میں نے تو اب واپس دارالحکومت جانا ہے۔ آج کی میں نے تمہارے لئے چھٹی کی ہے کل صبح آفس جانا ہے''...... کافی دیر بعد جولیا نے ٹموتھی سے پوچھا۔ وہ اب واپس جانا چاہتی تھی کیونکہ اس نے ایکسٹو سے ایک دن ہی کی چھٹی لی



تھی۔

''میں دو تین دن تو اسی علاقے میں رہنا چاہتی ہوں پھر شمالی علاقہ جات میں چلی جاؤں گی۔ تم نے بھی تو ان علاقوں کو دیکھنے کا مشورہ دیا ہے''...... ٹموتھی نے کہا۔

''اوکے۔ پھر مجھے اجازت''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر جولیا، ٹموتھی کو گڈبائے کہہ کر اپنی کار میں آ کر بیٹھ گئی اور پھر اس کی کار دارالحکومت کی طرف بڑھنے لگی۔

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا اور وہ پہاڑی راستے پر گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔ اس کے دونوں طرف ہزاروں فٹ گہری کھائیاں تھیں لیکن اس کے باوجود اس کی کار کی رفتار کافی تیز تھی۔ اسی تیز رفتار ڈرائیونگ کی وجہ سے وہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد دارالحکومت پہنچ گئی۔ اپنے فلیٹ میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے اس نے ایکسٹو کو اپنی واپسی کے بارے میں مطلع کرنا ضروری سمجھا۔ اس لئے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگی۔

''ییس''...... چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''چیف۔ میں اپنی کلاس فیلو ٹموتھی کو کوہ جری میں چھوڑ کر واپس آ چکی ہوں''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے اسے کون کون سے علاقے کی سیر کرائی ہے''۔ ایکسٹو نے پوچھا۔

''چیف۔ میں اسے دلکش گلی اور پھول گلی کی سیر کرا سکی ہوں۔

باقی مقامات کی وہ خود سیر کر لے گی اور کوہ جری کے بعد وہ شمالی علاقہ جات کی سیر کے لئے نکل جائے گی''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کی خاطر تواضع میں کوئی کمی تو نہیں چھوڑی تم نے''۔ ایکسٹو نے پوچھا۔

''نو چیف۔ ٹموتھی میری مہمان نوازی پر خوش ہوئی ہے''۔ جولیا نے جواب دیا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور سلسلہ منقطع ہو گیا تو جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔ کھانا وہ ٹموتھی کے ساتھ کھا چکی تھی۔ اب وہ صرف ہاٹ کافی پینا چاہتی تھی لیکن ابھی اس نے ایک قدم ہی کچن میں رکھا تھا کہ ڈور بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا وہیں سے واپس مڑی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے اونچی آواز میں کہا لیکن اسے اپنے سوال کا جواب نہ ملا۔ اس نے آئی بینز سے آنکھ لگا کر باہر جھانکا لیکن باہر کوئی نہ تھا۔ اس کے ذہن نے فوراً ہی خطرے کی گھنٹی بجائی۔ وہ چند لمحے تو آئی بینز سے آنکھ لگا کر ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کرتی رہی لیکن اسے ارد گرد کوئی نظر نہ آیا۔ جولیا نے کندھے اچکائے اور دوبارہ کچن کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ ڈور بیل ایک بار پھر



بجنے لگی۔

''کون ہے''...... دروازے کے قریب پہنچ کر جولیا نے کہا لیکن اس مرتبہ بھی اس کی بات کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر آئی بینز سے آنکھ لگائی لیکن اسے باہر کوئی دکھائی نہ دیا۔ جولیا نے ایک بار پھر دروازے سے باہر کا جائزہ لیا اور کندھے اچکانے کے بعد کچن کی طرف بڑھی لیکن اس مرتبہ بھی ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ ڈور بیل دوبارہ بجنے لگی۔ جولیا واپس مڑی اور دروازے کے قریب پہنچ گئی۔

''کون ہے''...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا لیکن اس مرتبہ بھی اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ اس نے مشین پسٹل نکالا اور ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ اس نے گیلری کے دونوں طرف دیکھا مگر اسے کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔ وہ چند لمحے گہری نظروں سے گیلری کا جائزہ لیتی رہی لیکن اسے گیلری میں کوئی مشکوک حرکت نظر نہ آئی۔ جولیا واپس فلیٹ میں داخل ہوئی اور اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ لاک کیا اسے تیز بو کا احساس ہوا۔ بو کے محسوس ہوتے ہی اس نے اپنا سانس روک لیا لیکن اس کے باوجود اسے چھت گھومتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں سنہری رنگ کی کرسیاں آمنے سامنے دو قطاروں میں رکھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں سنہری رنگ کی طویل میز موجود تھی اور میز کے ایک کونے پر کرسیوں کے درمیان ایک بڑی کرسی رکھی ہوئی تھی۔ بناوٹ کے اعتبار سے بھی یہ کرسی دوسری کرسیوں سے زیادہ خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ یہ مریخ کے سن سٹی کے کنگ اتاکوک کا آفس تھا اور اس آفس میں آج کنگ نے ایک اہم میٹنگ طلب کی تھی۔ سن سٹی کے اکابرین اس وقت میٹنگ میں موجود تھے جبکہ کنگ ابھی تک نہیں آیا تھا۔

مریخ کے وقت کے مطابق کنگ اتاکوک کے آنے میں ابھی ایک منٹ باقی تھا۔ کنگ اتاکوک کی کرسی کے ساتھ دائیں طرف کی پہلی کرسی بھی خالی تھی اور یہ کرسی سن سٹی کی شہزادی اتی کوک کے لئے مخصوص تھی جس نے اپنے والد کنگ کے ساتھ ہی میٹنگ میں



آنا تھا۔ پھر جیسے ہی ایک منٹ گزرا سامنے کی کی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا اور کنگ اتاکوک اور شہزادی اتی کوک دروازے سے ظاہر ہوئے۔ ان دونوں کو دیکھ کر میٹنگ میں شریک حاضرین ادب سے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ادب سے اپنے سر بھی جھکا دیئے۔

کنگ اتاکوک متکبرانہ انداز میں چلتا ہوا اپنی کرسی کی طرف بڑھا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے انداز میں یہ تکبر آج پہلی بار دیکھنے میں آیا تھا۔ وہ اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تو شہزادی اتی کوک اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھی اور شہزادی کے بعد دیگر افراد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”دوستو۔ آج ہم بہت خوش ہیں۔ آپ میں سے اکثر دوست ہماری خوشی کی وجہ بھی جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے انہیں ہمارے معزز سائنس دان سر سمارٹ بتائیں گے کہ ہم کیوں خوش ہیں“۔ کنگ اتاکوک نے بلند آواز میں حاضرین سے کہا اور پھر بائیں قطار کی پہلی کرسی پر بیٹھے ہوئے مریخی باشندے کی طرف دیکھا جو سن سٹی کا سب سے بڑا سائنس دان تھا۔ کنگ اتاکوک کی بات سن کر وہ کھڑا ہو گیا۔

”ساتھیو۔ مریخ کے اس خطے کا ملک سٹار سٹی جو کہ ہمارا حریف ہے سائنسی ترقی میں ہم سے آگے تھا لیکن آج ہم اس کے برابر آ گئے ہیں۔ سپر ٹرانسمٹ تو ہم نے کچھ عرصہ پہلے ہی بنا لی تھی اور

آج ہم نے جین میں تبدیلی کا بھی کامیاب تجربہ کر لیا ہے۔ ان دونوں باتوں میں سٹارسٹی ہم سے آگے تھا۔ آج ہم نے اس کی برتری ختم کر دی ہے“...... سر سمارٹ نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا تو تمام حاضرین نے تالیاں بجائیں۔ تالیاں کافی دیر تک بجتی رہیں اور اس دوران سائنس دان سر سمارٹ اپنی کرسی پر واپس بیٹھ گئے۔

”دوستو۔ ہم نے صرف یہی دو کامیابیاں حاصل نہیں کیں بلکہ ہم نے چند اور کامیاب تجربے بھی کئے ہیں۔ اب ہم مریخ کے صرف اسی خطے کے نہیں بلکہ مریخ کے تمام خطوں کے تمام ممالک سے سائنسی میدان میں آگے نکل چکے ہیں اور آج سے ہم اپنے ملک کا نام بھی تبدیل کر رہے ہیں۔ اب سن سٹی کا نیا نام گریٹ بگ ہو گا کیونکہ ہم عظیم تر ہو چکے ہیں“...... کنگ اتاکوک نے میٹنگ کے شرکاء سے دوبارہ مخاطب ہوتے ہوئے کہا تو تمام شرکاء نے ایک مرتبہ پھر تالیاں بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔

”ہم گریٹ بگ ہونے کی خوشی میں ایک ہفتے کے جشن کا اعلان کرتے ہیں“...... تالیوں میں وقفہ آیا تو کنگ اتاکوک نے جشن کا اعلان کر دیا۔ تالیاں ایک بار پھر زور شور سے بجنے لگیں۔

”اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ جائیں۔ جا کر جشن منائیں۔ ہنگامہ کریں اور خوب خوشیاں منائیں“...... کنگ اتاکوک نے ہاتھ اٹھا کر میٹنگ کے اختتام کا اعلان کرتے ہوئے کہا تو تمام شرکاء اٹھ



کھڑے ہوئے۔

”ایکس ایجنسی کا چیف جی کاک ابھی یہیں موجود رہے گا“۔ تمام مریخی باشندے جانے لگے تو کنگ اتاکوک نے بلند آواز سے کہا تو گریٹ بگ کی خفیہ ایجنسی کا چیف جی کاک رک گیا جبکہ باقی سب چلے گئے۔ کنگ اتاکوک نے ہاتھ کا اشارہ کیا تو تمام کرسیاں غائب ہو گئیں۔ اب ہال کمرے میں صرف تین کرسیاں نظر آ رہی تھیں۔ ایک کرسی پر کنگ اتاکوک اور دوسری پر شہزادی اتی کوک بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تیسری کرسی جی کاک کے لئے تھی لیکن وہ اس وقت مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

”کرسی پر بیٹھ جاؤ جی کاک“...... کنگ اتاکوک نے ایکس ایجنسی کے چیف جی کاک سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تمہیں گریٹ بگ کی خفیہ ایجنسی کا چیف بنے زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا لیکن ہمیں یقین ہے کہ تم نے چیف بنتے ہی اس کے ریکارڈ کا مطالعہ کر لیا ہو گا“...... کنگ اتاکوک نے جی کاک کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس گریٹ کنگ۔ میں ایکس ایجنسی کا تمام سابقہ ریکارڈ دیکھ چکا ہوں“...... جی کاک ۔نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”گڈ۔ ہم نے سن سٹی کو گریٹ بگ کا نام دیا ہے اور تم نے ہمیں گریٹ کنگ کا۔ ہمیں یہ نام بہت پسند آیا ہے اور ہم اپنے

لئے آئندہ یہی نام استعمال کریں گے"...... کنگ اتاکوک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اس غلام پر یہ آپ کا احسان ہے کہ آپ نے یہ نام پسند کیا گریٹ کنگ"...... جی کاک نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب ہم اصل مقصد کی طرف آتے ہیں کہ ہم نے تمہیں کیوں روکا ہے"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"یس۔ گریٹ کنگ۔ غلام ہمہ تن گوش ہے"...... جی کاک نے سرکوخم دیتے ہوئے کہا۔

"کچھ عرصہ پہلے سٹارسٹی کے کنگ مراٹ نے زمین کے چند باشندوں کو اغوا کرایا تھا"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"یس گریٹ کنگ۔ یہ بات میرے علم میں ہے"...... جی کاک نے کہا۔

"ان زمینی باشندوں کی تعداد تین تھی۔ دو مرد اور ایک عورت۔ مردوں کے نام علی عمران اور تنویر تھے جبکہ عورت کا نام جولیا تھا"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"یس گریٹ کنگ۔ یہ بات بھی میں جانتا ہوں"...... جی کاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مریخ کے اس خطے کے تینوں ممالک کے سائنس دانوں کا مشترکہ دعویٰ تھا کہ زمینی عورت سے جو بھی مریخی باشندہ شادی کرے گا اس کے پیدا ہونے والے بچے اس قدر اعلیٰ صلاحیتوں



کے مالک ہوں گے کہ وہ پورے مریخ پر حکمرانی کریں گے۔ سو اس زمینی عورت کے حصول کی خاطر تینوں ممالک میں جنگ کے خطرات پیدا ہو گئے اور اس وقت سے تعلقات بگڑے وہ آج تک صحیح نہیں ہوئے"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"یس گریٹ کنگ۔ یہ باتیں مجھے معلوم ہیں"...... جی کاک نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی کاک۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک گریٹ بگ میں وہ بچے پیدا ہوں جو پورے مریخ کے حکمران بنیں۔ اس لئے ہم تمہیں، تمہارے چند ساتھیوں کے ساتھ سیارہ زمین پر بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ تم اس زمینی عورت جولیا کو اغوا کر کے یہاں لے آؤ جس سے ہم شادی کریں اور ہمارے گریٹ بچے پیدا ہوں جو ہمارے ملک گریٹ بگ کو پورے مریخ تک وسعت دیں"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی گریٹ کنگ"...... جی کاک نے اپنے سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔

"گریٹ کنگ۔ آپ نے زمینی عورت سے شادی کرنی ہے اس لئے ضروری ہے تو نہیں کہ وہی لڑکی جولیا ہو۔ کوئی بھی زمینی عورت مل جائے آپ اس سے شادی کر کے اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں"...... خاموش بیٹھی ہوئی شہزادی اتی کوک نے اپنے باپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس موضوع پر میری سائنس دانوں سے بات ہوئی ہے۔ ان کے مطابق وہ تینوں زمینی باشندے خاص دماغ کے مالک تھے۔ ان جیسے اعلیٰ دماغ اور صلاحیتیں زمین پر کم لوگوں میں ہی ہوں گی اس لئے سو فیصد نتائج حاصل کرنے کے لئے اس زمینی لڑکی جولیا کا ہونا ضروری ہے"...... کنگ اتاکوک نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شہزادی اتی کوک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"گریٹ کنگ۔ اس زمینی لڑکی جولیا کو آپ بھول نہیں سکے۔ آپ ہر حال میں اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں"...... شہزادی اتی کوک نے کہا تو کنگ اتاکوک کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ہو سکتا ہے کہ تمہاری یہ بات درست ہو"...... کنگ اتاکوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گریٹ کنگ۔ اس زمینی لڑکی جولیا کی خاطر پہلے بھی یہاں جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اب آپ اسے دوبارہ یہاں لائیں تو حالات پہلے جیسے ہو جائیں"...... شہزادی اتی کوک نے کہا۔

"ہم تو چاہتے ہیں کہ حالات پہلے جیسے ہوں تاکہ مریخ کے تمام ملکوں کو ہماری طاقت کا اندازہ ہو جائے۔ کنگ مراث تو ابھی تک خوش فہمی کا شکار ہے۔ ہم اس کی خوش فہمی کو ختم کر دینا چاہتے ہیں"...... کنگ اتاکوک نے مغرور لہجے میں کہا۔



"مجھے تو لگتا ہے کہ آپ نے سپر ٹرانسمٹ کی تیاری میں جو خصوصی دلچسپی لی ہے وہ اس زمینی لڑکی جولیا کی وجہ سے لی ہے"...... شہزادی اتی کوک نے ایک مرتبہ پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"سپر ٹرانسمٹ ہمارے ملک کے لئے ضروری تھی۔ جب خطے کا ایک ملک کوئی چیز ایجاد کر لیتا ہے تو دوسرے ملک کے لئے بھی اس جیسی چیز حاصل کرنا یا بنانا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار ہمارے مریخ پر بھی ہے، سیارہ زمین پر بھی اور کائنات کی وسعتوں میں اگر کہیں اور بھی آبادی ہے تو وہاں بھی یہ اصول لازماً ہو گا"...... کنگ اتاکوک نے کہا تو شہزادی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارے ساتھ دو سائنس دان اور تمہارے دو ساتھی جائیں گے۔ اس سفر کی تمام تفصیلات اور ہدایات تمہارے کمپیوٹر پر مہیا کر دی جائیں گی۔ اب تم اپنے آفس جاؤ۔ ہم تمہارے سفر کے انتظامات کے احکامات جاری کرتے ہیں"...... کنگ اتاکوک نے کہا تو جی کاک کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر جھکا کر کنگ اتاکوک اور شہزادی اتی کوک کو سلام کیا اور دیوار کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی جی کاک دیوار کے قریب پہنچا دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

شہزادی اتی کوک اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں رقص کر رہی تھیں۔ اس کے ملک نے سپر ٹرانسمٹ بنا لی تھی اور سپر ٹرانسمٹ بناتے ہی اس کے والد کنگ اتاکوک نے زمینی لڑکی جولیا کو زمین سے اغوا کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا جس کا واضح مطلب تھا کہ وہ زمینی لڑکی جولیا کو بھولے نہیں تھے۔

شہزادی اتی کوک بھی زمینی باشندے تنویر کو نہیں بھول سکی تھی۔ وہ ہر وقت اس کے ذہن پر چھایا رہتا تھا۔ سٹارسٹی کے کنگ مراٹ نے ان زمینی باشندوں کو واپس زمین پر بھیج کر اس کے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا تھا لیکن وہ کنگ مراٹ کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اب اس کے ملک نے سپر ٹرانسمٹ تیار کر لی تھی جو زمین تک کا سفر کر سکتی تھی اور کنگ اتاکوک زمینی لڑکی جولیا کو اغوا کرا رہے تھے



تو وہ سوچ رہی تھی کہ وہ بھی تنویر کو زمین سے اغوا کرا کے مریخ پر بلوائے اور پھر اس سے شادی کر لے۔ وہ بہت دیر تک سوچتی رہی۔ پھر اس نے ایسا ہی کرنے کا فیصلہ کیا۔

یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے فضا میں اپنی انگلی کی مدد سے ایک خاکہ بنایا۔ یہ خاکہ گریٹ بگ کے سب سے بڑے سائنس دان سر سمارٹ کا تھا۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا۔ چند لمحوں بعد شہزادی اتی کوک کے کمرے کی سپاٹ دیواروں میں سے ایک دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور سائنس دان سر سمارٹ کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس نے مؤدبانہ انداز میں شہزادی اتی کوک کو سلام کیا۔ شہزادی اتی کوک نے بھی اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور پھر اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو کمرے میں ایک کرسی ظاہر ہو گئی۔

”تشریف رکھیے“...... شہزادی اتی کوک نے سر سمارٹ سے کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گئے۔

”شکریہ پرنس“...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد سر سمارٹ نے شہزادی اتی کوک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

”آپ گریٹ بگ کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ہمیں آپ پر فخر ہے“۔ شہزادی اتی کوک نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تو گریٹ بگ کا ادنیٰ سا شہری ہوں“...... سر سمارٹ نے عاجزانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سپر ٹرانسمٹ کتنی تعداد میں تیار ہو گئی ہیں“...... شہزادی اتی

کوک نے پوچھا۔

"فی الحال تو دو تیار ہوئی ہیں۔ باقی بعد میں تیار ہوں گی"۔ سر سمارٹ نے جواب دیا۔

"انہیں آپریٹ کرنے والے کتنے افراد ہیں"...... شہزادی اتی کوک نے پوچھا۔

"چار افراد ان سپر ٹرانسمٹ کو آپریٹ کرنے کے لئے تیار کئے گئے ہیں"...... سر سمارٹ نے کہا۔

"میں زمین پر سیاحت کے لئے جانا چاہتی ہوں"...... شہزادی اتی کوک نے اپنی خواہش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"آپ بڑے شوق سے زمین کی سیاحت کے لئے جا سکتی ہیں۔ میں آپ کو جین کی تبدیلی کا انجکشن بھی لگا دوں گا۔ پھر آپ جس شکل میں آنا چاہیں گی آ جائیں گی"...... سر سمارٹ نے کہا۔

"جی ہاں۔ جین کی تبدیلی کے بارے میں تو میں جانتی ہوں۔ انجکشن لگنے کے بعد میں جس جنس کے روپ میں آنا چاہوں اس کے بارے میں اپنے ذہن میں تصور لاؤں گی تو اس جنس میں تبدیل ہو جاؤں گی اور جب واپس اپنی اصلی صورت میں آنا چاہوں گی تو ذہن میں اپنی صورت لاؤں گی اور اپنی اصلی حالت میں واپس آ جاؤں گی"...... شہزادی اتی کوک نے سر سمارٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کو اس بارے میں کافی معلومات حاصل ہیں۔



کیا آپ سیارہ زمین کے بارے میں بھی جانتی ہیں"...... سر سمارٹ نے شہزادی اتی کوک سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سیارہ زمین اور سیارہ مریخ ملتے جلتے سیارے ہیں۔ صرف رنگت کا فرق ہے۔ سیارہ مریخ سرخ رنگ کا ہے۔ زمین پر بھی دن چوبیس گھنٹوں کا ہوتا ہے اور ہمارے ہاں بھی۔ ہماری بہت سی عادات و اطوار اور اصول زمینی مخلوق سے ملتے جلتے ہیں۔ ہاں۔ ہمارے مریخ کے دو چاند ہیں جبکہ سیارہ زمین کا ایک چاند ہے اور ہم سائنسی ترقی میں زمین والوں سے بہت آگے بھی ہیں"۔ شہزادی اتی کوک نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو سیارہ زمین کے متعلق بہت سی معلومات حاصل ہیں۔ زمین پر جانے کے لئے اب آپ کو اپنے والد گریٹ کنگ سے اجازت لینا ہو گی"...... سر سمارٹ نے کہا۔

"میں ابھی ان کے آفس جا کر ان سے اجازت لیتی ہوں۔ آپ میرے ساتھ چلیں"...... شہزادی اتی کوک نے کہا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ شہزادی اتی کوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا۔ وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔ پھر چند لمحوں بعد وہ کنگ اتا کوک کے سامنے تھے۔ دونوں نے ہی سر جھکا کر کنگ کو سلام کیا تو کنگ اتا کوک نے انگلی کا اشارہ کر کے دو کرسیاں ظاہر کیں اور ان دونوں کو کرسیوں پر

بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں کنگ اتاکوک کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''سرسمارٹ۔ آپ نے کیسے زحمت کی''...... کنگ اتاکوک نے سرسمارٹ سے پوچھا۔

''گریٹ کنگ۔ گریٹ پرنسس سیارہ زمین کی سیر کرنا چاہتی ہیں''...... سرسمارٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ سرسمارٹ کی بات سن کر کنگ اتاکوک نے چونک کر شہزادی اتی کوک کی طرف دیکھا۔

''کیا آپ اس زمینی باشندے تنویر کی خاطر زمین پر جانا چاہتی ہیں''...... اتاکوک نے شہزادی سے پوچھا۔

''گریٹ کنگ۔ ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے لیکن میرا بڑا مقصد زمین کی سیاحت ہی ہے''...... اتی کوک نے کہا تو کنگ نے اس کے ذہن میں جھانکنے کی کوشش کی لیکن اسے شہزادی کا ذہن بلینک نظر آیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو زمین پر بھجوا دیتے ہیں''۔ اتاکوک نے شہزادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو گریٹ کنگ''...... شہزادی اتی کوک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کے ساتھ سپر ٹرانسمٹ کے دو سائنس دان آپریٹر اور ایکس ایجنسی کے دو ایجنٹ بھی جائیں گے''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔



''یس۔ گریٹ کنگ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... اتی کوک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سرسمارٹ''...... کنگ اتاکوک نے سرسمارٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس گریٹ کنگ''...... سرسمارٹ نے سر کو مؤدبانہ انداز میں جھکاتے ہوئے کہا۔

''آپ شہزادی اتی کوک کو جین کی تبدیلی کا انجکشن لگا دیں۔ میں سپر ٹرانسمٹ نمبر ٹو کو سیارہ زمین پر بھجوانے کے احکامات جاری کرتا ہوں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''اوکے گریٹ کنگ۔ میں پرنسس کو اور ایکس ایجنسی کے ایجنٹوں کو جین کی تبدیلی کے انجکشن لگوا دیتا ہوں جبکہ سپر ٹرانسمٹ کے آپریٹر کو یہ انجکشن پہلے ہی لگ چکے ہیں''...... سرسمارٹ نے کہا تو کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پرنسس۔ آپ میرے ساتھ آیئے''...... سرسمارٹ نے شہزادی اتی کوک سے مخاطب ہو کر کہا تو کنگ اتاکوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا۔ سرسمارٹ اور شہزادی اتی کوک دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

تنویر کی کار کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا اور اس وقت تنویر ورکشاپ میں موجود تھا۔ ٹیوب کو پنکچر لگ رہا تھا جبکہ تنویر ایک کرسی پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔

''اوئے۔ تو کل کیوں نہیں آیا''...... تنویر کے کانوں میں ایک کرخت آواز پڑی تو اس نے نظریں اٹھا کر آواز کی سمت دیکھا۔ ورکشاپ کے مستری کے سامنے ایک دس بارہ سال کا بچہ کھڑا ہوا تھا اور مستری اس پر چیخ رہا تھا۔

''استاد جی۔ میری ماں بیمار تھی۔ میں اس کے ساتھ دوائی لینے ہسپتال گیا تھا''...... بچے نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ابے۔ بہانے کرتا ہے''...... مستری نے بچے کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک تھپڑ بچے کے منہ پر مار دیا۔ تھپڑ کھا کر بچہ لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا اور اس کا ایک ہونٹ پھٹ گیا۔



''مستری صاحب۔ انسان کو مجبوریاں پیش آتی ہی رہتی ہیں۔ بچے کی ماں بیمار تھی اس لئے بے چارہ کل نہیں آ سکا۔ اس میں اس قدر غصے ہونے کی کیا ضرورت ہے''...... بچے کو تھپڑ کھا کر زمین پر گرتے دیکھ کر تنویر کو غصہ تو بہت آیا لیکن اس نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے نرم لہجے میں مستری سے بات کی تھی۔

''آپ نہیں جانتے جناب۔ یہ ایسے ہی بہانے کرتے رہتے ہیں''...... مستری نے ورکشاپ میں موجود تمام بچوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اپنی سگی اولاد کے ساتھ بھی ایسا ہی ظالمانہ سلوک کرتے ہو''...... تنویر نے کہا۔ بچے کی سسکیاں تنویر کے کانوں میں پڑ رہی تھیں جس کی وجہ سے اس کا پارہ لحہ بہ لحہ چڑھتا جا رہا تھا۔

''یہ میرے شاگرد ہیں۔ میں ان کے ساتھ جیسا چاہوں سلوک کروں۔ آپ ان کے کیا لگتے ہو''...... مستری نے تنویر کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی عادت کے مطابق بچوں کو گالیاں دینے لگا۔ اس کی مزید بدتمیزی برداشت کرنا تنویر جیسے شخص کے بس میں نہیں تھا لہٰذا چٹاخ کی ایک زوردار آواز گونجی اور تنویر کا تھپڑ کھا کر مستری لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا اور اس کا بھی ہونٹ پھٹ گیا۔ مستری کو تھپڑ کھاتے دیکھ کر وہاں سناٹا چھا گیا۔ وہ صرف مستری ہی نہیں اس ورکشاپ کا مالک بھی تھا۔ تمام شاگرد اور ملازم دم بخود رہ گئے تھے۔

"تیری تو"...... مستری نے زمین سے اٹھتے ہوئے تنویر کو گالی دیتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ہتھوڑی تھی۔ تنویر کے قریب پہنچ کر اس نے وہ ہتھوڑی تنویر کے سر پر مارنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ دوسرا ہاتھ اس نے مستری کے سینے پر رکھا اور اسے دھکا دے دیا۔ مستری ایک بار پھر چکراتا ہوا زمین پر جا گرا۔

وہ تیزی سے اٹھا اور دوبارہ تنویر پر حملہ آور ہوا۔ تنویر نے ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک بار پھر اسے پیچھے دھکیل دیا۔ اس دوران ارد گرد کئی دکاندار وہاں جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے مل کر مستری کو قابو کیا۔ مستری خود کو ان سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ وہ تنویر کو گالیاں دینے کے علاوہ جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی دے رہا تھا۔ لوگوں نے مستری کو قابو کر لیا تو تنویر نے فوراً ہی اپنا موبائل فون نکالا۔ اس علاقے کا ایس ایچ او اس کا دوست تھا۔ تنویر نے اس کے نمبر پریس کیے۔

"ہیلو۔ میں تنویر بول رہا ہوں۔ آپ فوراً اپنے عملے سمیت شاہان روڈ پر ناصر ورکشاپ پر پہنچیں"...... تنویر نے اتنا کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے موبائل فون آف کر دیا۔

"تو نے اپنے غنڈوں کو بلایا ہے۔ جتنے مرضی غنڈے بلا لے میں تجھے چھوڑوں گا نہیں"...... مستری نے لوگوں کی گرفت میں مچلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تنویر کو گالی بھی دے دی۔



"صاحب۔ کیا ہوا ہے"...... ایک آدمی نے تنویر سے جھگڑنے کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا۔

"آپ دیکھ نہیں رہے یہ کتنا بدتمیز انسان ہے"...... تنویر نے اس آدمی سے کہا۔

"واقعی صاحب۔ یہ اس روڈ کا بدتمیز دکاندار ہے۔ سب لوگ اس سے تنگ ہیں"...... اس آدمی نے کہا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ہی پولیس کی گاڑی وہاں پہنچ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر کئی لوگ پیچھے ہٹ گئے جبکہ مستری کا غصہ یکدم ہوا ہو گیا اور اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیل گئے۔

"جی تنویر صاحب۔ کیا مسئلہ ہے"...... ایس ایچ او نے تنویر کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو آپ اسے ہتھکڑی لگوائیں"...... تنویر نے مستری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جی۔ آپ مجھے معاملے سے تو آگاہ کریں"...... ایس ایچ او نے تنویر سے پوچھا۔

"آپ میرا یہ کارڈ دیکھیں"...... تنویر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ایس ایچ او کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کارڈ کے مطابق تنویر خفیہ انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کا صوبائی آفیسر تھا۔ ایس ایچ او تو اسے دوست سمجھ کر آیا تھا لیکن اب وہ اتنا بڑا افسر تھا کہ ایس ایچ او نے فوراً ہی اسے سیلوٹ کیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے

سے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اسے سیلوٹ کرتے دیکھ کر اس کے تمام ماتحتوں نے بھی تنویر کو زور دار سیلوٹ کیا۔

''اب بھی آپ میرے حکم کی وجہ معلوم کریں گے''...... تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

''نن۔ نو سر''...... ایس ایچ او نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک سپاہی کو اشارہ کیا تو سپاہی نے فوراً ہی مستری کو ہتھکڑی لگا دی۔

''آپ اس کے خلاف چائلڈ لیبر ایکٹ کا ایسا پرچہ کاٹیں گے کہ اس کی ضمانت ہی نہ ہو سکے۔ بے شک اس ایکٹ کے علاوہ چند دفعات اور بھی اس پر لگا دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب یہ جیل سے رہا ہو کر آئے تو یہ ایک مہذب، بااخلاق اور رحم دل انسان بن چکا ہو۔ اس کے علاوہ اس کی ورکشاپ میں جتنے بھی بچے مزدوری کرتے ہیں آپ نے آج ہی مختلف ورکشاپوں میں ان کے روزگار کا بندوبست بھی کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں وہ مجبور، بے کس اور لاچار بچے ہیں۔ مزدوری کئے بغیر نہیں رہ سکتے لیکن آپ نے ان ورکشاپوں کے مستریوں اور مالکوں کو ہدایت کرنی ہے کہ وہ ان لاچار بچوں کو بھی انسان سمجھیں''...... تنویر نے ایس ایچ او کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''او کے سر۔ آپ کے حکم کی حرف بہ حرف تعمیل ہو گی سر''۔ ایس ایچ او نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔



''ہاں۔ آپ اس کارڈ کو اور میرے عہدے کو فراموش کر دیں گے اور مجھے اپنا دوست ہی سمجھیں گے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کا غصہ دور ہو چکا تھا۔

''او کے سر''...... ایس ایچ او نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی سیلوٹ بھی کیا۔

''اب آپ جا سکتے ہیں۔ میں کل آپ سے فون پر بات کروں گا''...... تنویر نے کہا۔

''رائٹ سر۔ صاحبان۔ آپ میں سے اکثر افراد یہاں ورکشاپوں کے مالک اور مستری ہیں۔ اگر آپ ناصر ورکشاپ کے معصوم بچوں کو اپنے پاس بلا لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر دے گا''...... ایس ایچ او نے پہلے تنویر اور پھر وہاں موجود افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صاحب۔ آپ مجھے ایک مرتبہ معاف کر دیں۔ میں قسم کھاتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ان بچوں کو اپنی سگی اولاد سمجھوں گا''۔ مستری نے ہتھکڑی لگے ہاتھ تنویر کے سامنے جوڑتے ہوئے کہا۔

''میں نے جس طرح تمہاری کلائیاں پکڑی تھیں، میں ایک جھٹکا دیتا تو تمہاری دونوں کلائیاں ہمیشہ کے لئے بے کار ہو جاتیں اور تم ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاتے لیکن میں ہنرمند ہاتھوں کو بے کار نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تمہاری بدتمیزی اور بداخلاقی کی سزا تمہیں ملے گی۔ تمہیں کچھ عرصہ کے لئے جیل ضرور جانا ہو گا''...... تنویر نے

کہا۔

”صاحب۔ آپ نے پہلے بھی مجھ پر ترس کھایا ہے اور اب بھی مجھ پر ترس کھائیں۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ مجھ سے جو چاہیں قسم لے لیں اب آپ مجھے بدلا ہوا انسان پائیں گے“...... مستری نے کہا تو تنویر کو اس کے لہجے میں سچائی محسوس ہوئی۔ ویسے بھی تنویر کا مقصد مستری کو احساس دلانا تھا کہ اس کی ورکشاپ میں کام کرنے والے بھی معصوم بچے ہیں۔ تنویر مستری کو جیل بھیجنے یا اس کا روزگار ختم کرنے کا خواہش مند نہیں تھا۔

”تم جیسے لوگ قسمیں بھی کھاتے ہیں اور وعدے بھی کرتے ہیں لیکن وہ زیادہ عرصہ اپنے وعدے پر قائم نہیں رہتے۔ تم نے بھی چند دن بعد اپنی پرانی روٹین پر آ جانا ہے“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں صاحب۔ مجھے صرف ایک موقع دیں اور جیسی چاہیں مجھ سے قسم لے لیں“...... مستری نے منت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر نے سپاہی کو ہتھکڑی کھولنے کا اشارہ کیا تو سپاہی نے فوراً ہی ہتھکڑی کھول دی۔ مستری نے ممنون نظروں سے تنویر کو دیکھا۔

”تھینک یو آفیسر۔ آپ کبھی کبھی اس ورکشاپ پر آ کر بچوں سے ان کا حال پوچھ لیا کریں۔ یقیناً اس کا اجر آپ کو اللہ کی بارگاہ میں ملے گا۔ اس کے علاوہ اپنے علاقے میں ہونے والے ظلم اور زیادتی کے آپ ذمہ دار بھی ہیں“...... تنویر نے ایس ایچ او کو ہدایت کرتے ہوئے کہا۔



”ضرور سر۔ میں اس ورکشاپ کا خود بھی چکر لگایا کروں گا اور اپنے مخبروں سے بھی رپورٹ لے لیا کروں گا۔ اگر اس ناصر نے آئندہ کسی بچے پر ہاتھ اٹھایا تو اس پر ایسا پرچہ بناؤں گا کہ اس کی باقی عمر یہاں جیل میں گزرے گی“...... ایس ایچ او نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر پولیس وہاں سے چلی گئی۔ پولیس کے جانے کے بعد وہاں پر کھڑے ہوئے باقی لوگ بھی چلے گئے جبکہ پانچ منٹ بعد تنویر کی گاڑی کے ٹائر کا پنکچر بھی لگ گیا۔ اب مستری نے خود اس کی گاڑی کا کام کیا تھا۔ تنویر نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر مستری کی طرف بڑھا دیا۔

”رہنے دیں صاحب۔ اب میں آپ سے پیسے لوں گا“۔ مستری نے پیسے لینے سے انکار کرتے ہوئے کہا۔

”میں مزدور کی مزدوری رکھ کر جہنم کا ایندھن نہیں بننا چاہتا“۔ تنویر نے کہا اور پھر اس نے نوٹ مستری کی جیب میں ڈال دیا اور خود کار پر سوار ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے اس کی کار آگے بڑھ رہی تھی۔

اب اس کا موڈ ہاٹ کافی پینے کا چاہ رہا تھا اور ہاٹ کافی اسے شیش محل ہوٹل کی اچھی لگتی تھی۔ لہٰذا دس منٹ بعد اس کی کار شیش محل ہوٹل کی پارکنگ میں داخل ہوئی۔ وہ کار سے اتر کر ہال میں داخل ہوا کیونکہ ابھی کھانے کا وقت نہیں ہوا تھا اس لئے ہال میں بہت سی میزیں خالی تھیں۔ وہ ایک میز کی طرف بڑھا اور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"صاحب۔ ہاٹ کافی لے آؤں"...... جلد ہی ایک ویٹر نے اس کے قریب آ کر پوچھا کیونکہ وہ ہاٹ کافی پینے کے لئے یہاں اکثر آتا رہتا تھا اس لئے ویٹر اسے جانتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ہاٹ کافی سرو کر دی گئی۔ ابھی اس نے کافی دو تین گھونٹ ہی لئے تھے کہ اس کی نظر ہال کے داخلی دروازے پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔

دروازے سے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی تھی۔ اس کا لباس قدیم شہزادیوں جیسا تھا اور شکل وصورت سے وہ قدیم دور کی شہزادی دکھائی دے رہی تھی۔ اس سے دو قدم پیچھے دو ملازم نظر آ رہے تھے۔ لڑکی نے ہال میں داخل ہونے کے بعد چند لمحوں تک ہال کا جائزہ لیا اور پھر اس کی نظر تنویر پر پڑی تو اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ تنویر کی میز کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے ملازم بھی مؤدبانہ انداز میں اس کے پیچھے چلنے لگے۔

"کیا میں آپ کے ساتھ بیٹھ سکتی ہوں"...... لڑکی نے تنویر کے قریب پہنچتے ہوئے نہایت ہی شائستہ لہجے میں کہا۔

"جی تشریف رکھیں"...... تنویر نے اخلاقاً مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی وہ لڑکی کی شخصیت سے متاثر ہوا تھا۔

"شکریہ۔ میرا نام پرنسس شاہانہ ہے"...... لڑکی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ تو سچ مچ کی شہزادی ہیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ



نے صرف لباس ہی شہزادیوں جیسا پہنا ہوا ہے"...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بدستور موجود تھی۔ اس نے ویٹر کو قریب آنے کا اشارہ کیا تو ویٹر جلدی سے اس کے قریب پہنچ گیا۔

"یس سر"...... ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے شہزادی شاہانہ کی طرف دیکھا۔

"آپ کے لئے کیا منگوایا جائے۔ کافی یا جوس"...... تنویر نے شہزادی شاہانہ سے پوچھا۔

"آپ ہاٹ کافی پی رہے ہیں تو میرے لئے بھی ہاٹ کافی منگوا لیں"...... شہزادی شاہانہ نے کہا تو تنویر نے ویٹر کو ہاٹ کافی لانے کا کہا تو ویٹر آرڈر سن کر چلا گیا۔

"آج کل تو بادشاہت گریٹ لینڈ میں یا پھر تاش کے پتوں پر رہ گئی ہے۔ آپ کہاں کی شہزادی ہیں"...... تنویر نے شہزادی شاہانہ سے پوچھا تو اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی ہاں۔ بادشاہت کا دور ختم ہو گیا ہے لیکن کافرستان کی حسین وادی سیماب' میں قانوناً نہ سہی عملاً اب بھی ہمارے خاندان کی بادشاہت ہے۔ اس وادی کی ایم این اے اور ایم پی اے کی سیٹیں اب بھی ہمارے ہی خاندان کے پاس ہوتی ہیں اور وادی کے لوگ اب بھی ہمیں پرنس، پرنسس اور عالم پناہ جیسے القابات سے پکارتے ہیں۔ ہم اب بھی اپنی وادی کے حکمران ہیں۔ ہمارے

خاندان کے لڑکوں اور لڑکیوں کو گورنمنٹ آف کافرستان نے باقاعدہ پرنسس اور پرنس کا خطاب دیا ہوا ہے''...... شہزادی شاہانہ نے شہزادیوں جیسے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ کافرستان سے آئی ہیں''...... تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

''آپ چونکے کیوں ہیں۔ کیا کافرستان سے صرف میں ہی پاکیشیا آئی ہوں''...... شہزادی شاہانہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

''کافرستان سے تو بے شمار لوگ یہاں آتے ہیں۔ آپ کافی پئیں ٹھنڈی ہو رہی ہے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شہزادی شاہانہ نے کپ اٹھا لیا۔

''آپ کس سلسلے میں پاکیشیا آئی ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''آج سے چار سال پہلے میں نے پاکیشیا کے شمالی علاقہ جات کی تعریف سنی تھی اور سیر کرنے کے لئے یہاں آئی تھی۔ اب میں ہر سال دو تین ہفتوں کے لئے یہاں آتی ہوں''...... شہزادی شاہانہ نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آپ نے دروازے پر رک کر مجھے دیکھا اور پھر مسکرائیں اور اس کے بعد میری طرف آئیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ آپ کسی اور میز کی طرف بھی تو جا سکتی تھیں''...... تنویر نے کہا۔

''آپ یہاں پولیس کے محکمے میں یا کسی ایجنسی میں تو ملازم نہیں ہیں''...... شہزادی شاہانہ نے پوچھا۔



''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ آپ جس انداز میں میری طرف آئی ہیں یہ سوال تو خود بخود ذہن میں ابھرتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''اب میں کیا کر سکتی ہوں۔ میرا انداز ہی ایسا ہے۔ اکثر لوگ میری طرف سے مشکوک ہو جاتے ہیں''...... شہزادی شاہانہ نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بھی مسکرانے لگا۔ وہ واقعی اس لڑکی کی طرف سے مشکوک ہو گیا تھا۔

''آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا کہ آپ صرف میری طرف ہی کیوں آئیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''میں نے ہال کے دروازے پر کھڑے ہو کر پورے ہال کا جائزہ لیا تو صرف تم نوجوان نظر آئے۔ سو تم سے باتیں کرنے کا موڈ بن گیا۔ اب میرا موڈ تو شاہی موڈ ہے نا۔ اس کی کوئی وجہ تو نہیں ہو سکتی۔ تمہیں اچھا نہیں لگا تو میں اٹھ کر چلی جاتی ہوں''۔ شہزادی شاہانہ نے کہا۔

''میرا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ تم یہاں سے اٹھ کر چلی جاؤ۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ میں ایک شہزادی سے ملاقات کر رہا ہوں۔ اتنی حسین و جمیل اور دلکش شہزادی بھلا کہاں نظر آتی ہے''۔ تنویر نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو اپنی تعریف سن کر شہزادی شاہانہ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔

''ہم اتنی دیر سے باتیں کر رہے ہیں اور یہ پہلی بات تم نے

اچھی کی ہے''...... شہزادی شاہانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا۔ یہ تو بہت بری بات ہے نا''...... شہزادی شاہانہ نے کہا۔

''تم نے بھی تو ابھی تک میرا نام نہیں پوچھا''...... تنویر نے کہا۔

''تم تو فوراً ہی بدلہ اتار دیتے ہو''...... شاہانہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میرا نام تنویر ہے اور میں کافرستان سے ساڑھیاں امپورٹ کرتا ہوں۔ ایک ماہ میں میرے دو سے تین چکر کافرستان کے لگتے ہیں''...... تنویر نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو تم سے کافرستان میں بھی ملاقات ہو سکتی ہے''۔ شہزادی شاہانہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر تم وادی سیماب کی سیر کرانے کا وعدہ کرو تو''۔ تنویر نے کہا۔

''اگر تم وادی سیماب آؤ گے تو مجھے بہت خوشی ہو گی۔ ہماری وادی میں بھی ساڑھیاں بہت ہی اعلیٰ، نفیس اور خوبصورت بنتی ہیں''...... شہزادی شاہانہ نے فوراً ہی دعوت دیتے ہوئے کہا۔

''اب تو تم سے اگلے ماہ وادی سیماب میں ہی ملاقات ہو گی''۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وادی سیماب پہنچ کر تم سیدھے شاہی محل آ جانا''۔ شاہانہ نے کہا۔



''اٹھ کر جانے کو دل تو نہیں چاہتا لیکن مجھے ایک کاروباری میٹنگ میں شریک ہونا ہے اس لئے میں اجازت چاہوں گا''...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''او کے۔ وش یو گڈ لک''...... شہزادی شاہانہ نے تنویر سے کہا تو تنویر ہال سے باہر نکل آیا۔ بے شک یہ لڑکی جو اپنے آپ کو شہزادی شاہانہ کہہ رہی تھی بہت ہی حسین تھی لیکن اس کے باوجود تنویر اس سے باتیں کر کے بوریت محسوس کر رہا تھا اس لئے وہ جلد ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

''آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہیں تھا اس لئے تمام ممبران ہی فارغ تھے اور دو دو تین تین دن ان کی آپس میں ملاقات ہی نہیں ہوتی تھی۔ جولیا کا فلیٹ تنویر کے راستے میں آتا تھا اس لئے تنویر نے سوچا کہ آج جولیا سے ملاقات کر لی جائے اور پھر وہ جلد ہی جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا لیکن جولیا کا فلیٹ لاک تھا۔ اس نے موبائل فون پر جولیا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی۔ موبائل فون پر بیل جا رہی تھی لیکن جولیا کال رسیو نہیں کر رہی تھی۔ تنویر نے چار پانچ مرتبہ کوشش کی اور پھر موبائل فون آف کر کے جیب میں رکھا اور واپس اپنی کار تک پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ پھر وہ کچھ ہی دیر میں اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔ سٹنگ روم میں داخل ہو کر ابھی اس نے اپنا چشمہ اور

موبائل فون ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ ڈور بیل بج اٹھی۔

''کون آ گیا ہے''...... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا مگر باہر گیلری میں اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اسی لمحے اس کی چھٹی حس نے اسے خطرے سے آگاہ کیا۔ اس نے فوراً ہی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھا لیکن گیلری میں دونوں اطراف میں دور دور تک کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ چند قدم دائیں بائیں گھوم کر دیکھنے لگا مگر اسے کوئی نظر نہ آیا۔ اچھی طرح اطمینان کر لینے کے بعد تنویر نے اپنے کندھے اچکائے اور واپس فلیٹ میں داخل ہو کر اس نے بیرونی دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اور وہ اچھل پڑا۔ اس کے سامنے صوفے پر شہزادی اتی کوک بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

''تت۔ تت۔ تم۔ شہزادی اتی کوک''...... تنویر نے حیرت کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال تھا کہ تم مریخ سے بھاگ آؤ گے تو تمہاری جان چھوٹ جائے گی''...... شہزادی اتی کوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تمہارے ملک سن سٹی نے بھی سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر لی ہے''...... تنویر نے نارمل انداز میں کہا۔ اب اس نے اپنی حیرت پر



قابو پا لیا تھا اور اس نے یہی سوچا تھا کہ شہزادی اتی کوک کے ملک نے بھی سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر لی ہو گی اور شہزادی اتی کوک اس کے ذریعے سیارہ مریخ سے زمین پر آئی ہو گی۔

''ہمارے ملک کا نام تبدیل ہو گیا ہے۔ اب وہ سن سٹی نہیں گریٹ بگ ہے اور ہم نے صرف سپر ٹرانسمٹ ہی ایجاد نہیں کی بلکہ جین کی تبدیلی کا بھی کامیاب تجربہ کیا ہے اس لئے جب تم نے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولا تو میں تمہارے دروازے کے کونے میں ایک چھوٹی سی تتلی کی شکل میں موجود تھی۔ دروازہ کھلتے ہی میں اندر آ گئی اور اندر آتے ہی میں اپنی اصلی شکل میں آ گئی''...... شہزادی اتی کوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم زمین پر آ تو گئی ہو لیکن یہ سن لو کہ جولیا کو تم پر شدید غصہ ہے۔ جولیا نے تمہیں زندہ نہیں چھوڑنا''...... تنویر نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا تو شہزادی اتی کوک زور زور سے ہنسنے لگی۔

''تم اس طرح ہنس کیوں رہی ہو''...... تنویر نے اتی کوک کو اس طرح ہنستے دیکھ کر پوچھا۔

''تنویر۔ آج تو تم بہت سی الجھنوں کا شکار ہو رہے ہو''...... اتی کوک نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ پہلے میں کون سی الجھن کا شکار ہوا ہوں''۔ تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''شہزادی شاہانہ سے مل کر بھی تو تمہیں الجھن محسوس ہو رہی

تھی‘‘...... اتی کوک نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ تو شہزادی شاہانہ بھی تمہی تھیں‘‘...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’ہاں۔ شہزادی شاہانہ بھی میں ہی تھی‘‘...... اتی کوک نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ اب دوسری الجھن بھی دور کر دو۔ جولیا کے ذکر پر تم اس طرح ہنسی کیوں تھیں‘‘...... تنویر نے پوچھا۔

’’تم میری پسند ہو۔ لہٰذا میں تمہیں لینے کے لئے آئی ہوں۔ جولیا میرے والد گریٹ کنگ اتاکوک کی پسند ہے اور جولیا کو میرے والد کے آدمی مریخ پر لے کر جا بھی چکے ہیں‘‘...... اتی کوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہی ہو‘‘...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

’’جھوٹ بولنا زمینی مخلوق کی خوبی ہے۔ مریخی مخلوق اس خوبی سے محروم ہے‘‘...... اتی کوک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکے گا‘‘...... تنویر نے اتی کوک کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اتی کوک پر چھلانگ لگا دی۔ وہ چیتے کی مانند اڑتا ہوا صوفے پر جا گرا۔ شہزادی اتی کوک پلک جھپکنے سے قبل صوفے سے پھسل کر قالین پر پہنچ گئی تھی۔ تنویر صوفے پر گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور اسی لمحے اسے اپنے سٹنگ



روم میں ایک اور مریخی باشندہ نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کی روشنی چمکی اور تنویر جو شہزادی اتی کوک کو ٹھوکر مارنے کے لئے اپنی ٹانگ کو حرکت میں لا چکا تھا یکدم بے حس ہو گیا اور پھر اس کا ذہن اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا۔

سیکرٹ سروس کے پاس ان دنوں کوئی کیس نہیں تھا اس لئے عمران کا زیادہ وقت مطالعے میں گزرتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ریڈنگ روم میں بیٹھا ایک سائنسی میگزین پڑھ رہا تھا کہ اس کے موبائل فون کی گھنٹی بجنے لگی تو اس نے میز پر رکھے ہوئے موبائل فون کی طرف دیکھا تو سکرین پر دانش منزل کے نمبر فلیش کر رہے تھے۔ عمران نمبر دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ بلیک زیرو اسے کسی اہم وجہ سے ہی فون کرتا تھا۔ اس نے موبائل فون اٹھایا اور اوکے کا بٹن پریس کیا اور پھر موبائل فون کان سے لگا لیا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''ہاں طاہر۔ خیریت تو ہے۔ کس لئے فون کیا ہے''...... عمران نے بلیک زیرو سے پوچھا۔



''عمران صاحب۔ آپ فوری طور پر دانش منزل آ سکتے ہیں''۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''لیکن میں نے تو ابھی تک خطبہ نکاح یاد نہیں کیا اور ویسے بھی نکاح پڑھانے کی ذمہ داری تو صفدر نے لی ہوئی ہے۔ وہ بھی اس شرط پر کہ اگر جولیا شادی پر راضی ہو جائے''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ معاملات انتہائی سنجیدہ ہیں۔ پلیز آپ آ جائیں''...... بلیک زیرو نے منت کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں تو کسی بھی مس سنجیدہ کو نہیں جانتا اور میں نے تو سنجیدہ نامی لڑکی سے شادی کرنی ہی نہیں ہے۔ ہاں۔ مس شگوفہ اور مس لطیفہ نام ہو تو پھر سوچا جا سکتا ہے''...... عمران نے شگفتہ لہجے میں کہا۔ اگر دوسری طرف سرسلطان ہوتے تو فوراً فون بند کر دیتے لیکن اب بلیک زیرو تھا اس لئے عمران سے پہلے فون بند کر دینا آداب کے خلاف تھا۔

''عمران صاحب۔ تنویر اور جولیا اغوا ہو چکے ہیں اور ان کی واپسی ناممکن ہے''...... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''اغوا نہیں ہوئے بلکہ تنویر، جولیا کو بہلا پھسلا کر لے گیا ہے۔ جولیا بے چاری لڑکی ہے اس لئے کب تک میری راہ تکتی''۔ عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں سنجیدہ ہونے والا تھا۔ بلیک زیرو کی بات نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ انہیں انسانوں نے نہیں بلکہ کسی اور مخلوق نے اغوا کیا ہے۔ پلیز آپ فوراً دانش منزل آ جائیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا تو عمران کی فراخ پیشانی پر شکنیں سی نمودار ہو گئیں۔ دوسری مخلوق کا سن کر اسے سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔ اس کے ذہن میں خیال ابھرا کہ شاید کوئی ماورائی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ پہلے بھی ایک بار ماورائی مخلوق نے عمران کی بجائے عمران کے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے کے لئے انہیں اغوا کر لیا تھا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلسلہ منقطع کر دیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ دانش منزل کے کنٹرول روم میں تھا۔ بلیک زیرو نے اسے کنٹرول روم میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ معمول کے مطابق اٹھ کھڑا ہوا۔ رسمی سلام دعا کے بعد عمران اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ بلیک زیرو بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ جولیا اور تنویر کو کس مخلوق نے اغوا کیا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"خودکار کیمرے نے تنویر کے سٹنگ روم کی جو ویڈیو بنائی ہے وہ آپ خود دیکھ لیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے کمپیوٹر کے کی بورڈ کے چند بٹن پریس کئے تو مانیٹر پر تنویر کے فلیٹ کے سٹنگ روم کا منظر ابھرا اور پھر اس منظر کو دیکھتے ہی عمران چونک پڑا۔ منظر میں ایک مریخی لڑکی نظر آ رہی تھی جسے عمران جانتا تھا وہ



مریخ کے ایک ملک سن سٹی کی شہزادی اتی کوک تھی۔ وہ تنویر کے ساتھ محو گفتگو تھی۔ عمران غور سے ان کی باتیں سننے لگا۔ منظر کے آخر میں شہزادی اتی کوک نے جولیا کا ذکر بھی کیا تھا اور پھر تنویر نے مریخی لڑکی پر حملہ کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔

"یہ واقعی مریخی شہزادی اتی کوک ہے"...... ویڈیو دیکھنے کے بعد عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ ویڈیو دو گھنٹے پہلے کی ہے اور اب آدھے گھنٹے سے میں جولیا اور تنویر سے رابطہ کرنے کی بار بار کوشش کر رہا ہوں لیکن ان دونوں سے رابطہ نہیں ہو رہا"...... بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ دونوں زمین کی حدود سے نکل چکے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اب ہم کیا کریں گے۔ ہم مریخ پر کیسے جائیں گے"۔ بلیک زیرو نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے لئے خود راستے بناتا ہے"...... عمران نے بلیک زیرو کو تسلی دیتے ہوئے کہا مگر وہ خود سوچ میں پڑ گیا تھا کہ وہ مریخ پر کیسے پہنچے گا۔ انسان نے مصنوعی سیارے، دوربینوں اور دیگر ذرائع سے مریخ کے بارے میں بہت سا علم تو حاصل کیا تھا لیکن سائنس دانوں کے قدم ابھی تک مریخ کی سطح تک نہیں پہنچے تھے۔ پہلے عمران، جولیا اور تنویر

مریخ پر گئے تھے تو مریخ والے انہیں اپنی سپر ٹرانسمٹ میں لے کر گئے تھے اور مریخی مخلوق اب بھی تنویر اور جولیا کو سپر ٹرانسمٹ میں ہی اغوا کر کے لے گئی تھی اور عمران کے پاس سپر ٹرانسمٹ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

''عمران صاحب۔ مریخی لڑکی تنویر سے ایکریمین لہجے میں بات کر رہی تھی۔ کیا مریخ کے سکولوں میں ایکریمین زبان پڑھائی جاتی ہے''...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''مریخ میں سکول نہیں ہوتے۔ وہاں ایجوکیشنل مشین ہوتی ہے۔ مریخی باشندے اپنے پانچ چھ سال کے بچے کو اس مشین میں رکھ دیتے ہیں جہاں اسے خوراک بھی ملتی ہے اور تعلیم بھی۔ دس سال کی عمر میں بچے کی تعلیم مکمل ہو جاتی ہے۔ پھر بچے کی دماغی صلاحیت کے مطابق اسے مزید ایک سال تک ڈاکٹر، انجینئر، فارمر یا زندگی کے دوسرے شعبوں سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔ ایجوکیشنل مشین میں انہیں مختلف زبانوں کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ان زبانوں میں زمینی زبانوں میں سے ایکریمین زبان کی تعلیم بھی شامل ہے''...... عمران نے مریخ کے ایجوکیشنل سسٹم کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اور غذا کے بارے میں تو آپ نے پہلے بتایا تھا کہ وہ اپنی تمام فصلوں کو کیلوریز میں تبدیل کر کے کیپسولوں میں بند کر دیتے



ہیں اور پھر ضرورت کے مطابق یہ کیپسول استعمال کرتے ہیں''۔ بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا حافظہ تو بہت تیز ہے۔ اگر تم بھگوڑے نہ ہوتے تو سکول کالج میں ہر سال پوزیشن لیتے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''عمران صاحب۔ آپ میرا ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے ہر کلاس میں ٹاپ کیا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر موجود مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہو گیا۔

''سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کا یہی دعویٰ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک میں ہی ایسا فرد ہوں جو زمانہ طالب علمی میں نالائق رہا ہے''...... عمران نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ اب مریخ پر جانے کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے''...... بلیک زیرو نے دوبارہ اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے کہا۔ وہ جولیا اور تنویر کی طرف سے بہت پریشان تھا۔

''مریخ پر جانا ہی تو اصل مسئلہ ہے۔ زمینی سائنس دانوں نے ابھی تک کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو انسان کو مریخ پر لے جائے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ مجھے تو اس مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔

میں تو جولیا اور تنویر کی طرف سے مایوس ہوتا جا رہا ہوں''...... بلیک زیرو نے مایوس لہجے میں کہا۔

''حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے''...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے۔ مایوسی تو کفر ہے عمران صاحب''۔ بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور استغفار کے کلمات پڑھنے لگا۔ وہ کچھ دیر تک توبہ کرتا رہا اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔

''عمران صاحب۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی راستہ بنا دے گا اور میرا دل کہہ رہا ہے کہ کم از کم آپ مریخ پر ضرور جائیں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اللہ کو یاد کرتے ہوئے تمہارے دل نے یہ کہا ہے۔ مجھے بھی یقین ہے کہ ایسا ضرور ہو گا''...... عمران نے پریقین لہجے میں کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگا دیا۔



سٹار سٹی کے کنگ مراٹ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ قبل ان کے ملک میں بیماری پھیل گئی تھی جس کی دوا وہ ایجاد نہیں کر سکے تھے۔ وہ سائنسی ترقی میں مریخ کے دوسرے ملکوں سے آگے تھے۔ انہوں نے سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر لی تھی جس کے ذریعے وہ سیارہ زمین تک جاتے تھے۔ وہ جین میں تبدیلی بھی کر سکتے تھے۔ جین میں تبدیلی کے ذریعے وہ جس مخلوق کے روپ میں بھی آنا چاہتے تھے آ جاتے تھے۔ زمین پر جانے والے مریخی باشندے زمینی انسانوں کی ہئیت اپنا لیتے تھے۔

ان کا چہرہ تو زمینی انسانوں سے کچھ ملتا جلتا تھا لیکن ان کی آنکھیں گول تھیں اور سر گول پتھر کی مانند تھے اور ان کی جلد سانپ کی جلد کی مانند تھی۔ جب وہ خود اس پراسرار بیماری کا علاج دریافت نہ کر سکے تو انہوں نے زمینی مخلوق سے مدد لینے کا ارادہ

کیا۔ سٹار سٹی کے نمائندے زمین پر پہنچے تو عمران کا ایک مضمون رسالے میں شائع ہوا تھا جس میں شہاب ثاقب کے متعلق لکھا گیا تھا۔ اس مضمون کو پڑھ کر مریخی مخلوق نے اندازہ لگایا کہ مضمون نگار ان کی مدد کر سکتا تھا۔ سو انہوں نے عمران کو کار سمیت اغوا کر لیا اور اس وقت کار میں عمران کے ساتھ جولیا اور تنویر بھی تھے۔ عمران، جولیا اور تنویر مریخ پر پہنچے تو دوسرے ممالک نے سٹار سٹی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھیننے کی کوشش کی۔ عمران نے سٹار سٹی کے سائنس دانوں کی مدد کی اور کنگ مراٹ نے ان تینوں کو واپس سیارہ زمین پر بھجوا دیا۔

کنگ مراٹ کے سامنے کمپیوٹر آن تھا اور اس میں وہ فائل اوپن تھی جس میں سٹار سٹی میں پراسرار بیماری کے پھیلنے کی تفصیلات درج تھیں۔ زمینی انسان عمران نے ان کے سائنس دانوں کی مدد کی تھی اور سائنس دانوں نے دوا تیار کر لی تھی۔ اب رپورٹ دی گئی تھی کہ اس بیماری کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ پڑھتے ہوئے کنگ مراٹ کو زمینی انسان علی عمران یاد آ گیا تھا۔

عمران کو یاد کر کے کنگ مراٹ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسے یہ زمینی انسان اور اس کے ساتھی بہت ہی اچھے لگے تھے اور عمران نے تو ان پر بہت بڑا احسان کیا تھا۔ اگر عمران ان کی مدد نہ کرتا تو اس بیماری سے ہزاروں ہلاکتیں ہو جاتیں۔ کمپیوٹر پر رپورٹ پڑھنے کے بعد کنگ مراٹ نے فائل کلوز کی اور پھر اسی



لمحے اس کے آفس میں بی ایجنسی کے چیف ڈی لانگ کا خاکہ نمودار ہوا جس کا مطلب تھا کہ ڈی لانگ ان سے ملنے کے لئے دروازے پر موجود ہے۔

کنگ مراٹ نے سپاٹ دیوار کی طرف اشارہ کیا تو دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا اور اگلے ہی لمحے سٹار سٹی کی خفیہ بی ایجنسی کا چیف ڈی لانگ آفس میں داخل ہوا۔ اس نے آفس میں داخل ہوتے ہی سر جھکا کر کنگ مراٹ کو سلام کیا۔ کنگ مراٹ نے اپنے سامنے انگلی کا اشارہ کیا تو اس کے سامنے ایک کرسی ظاہر ہو گئی۔

"بیٹھو ڈی لانگ"...... کنگ مراٹ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ معزز کنگ"...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے آنا ہوا"...... کنگ مراٹ نے ڈی لانگ سے پوچھا۔

"معزز کنگ۔ آپ کو زمینی باشندے علی عمران اور اس کے ساتھی یاد ہیں"...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ وہ تو سٹار سٹی کے محسن ہیں۔ میں انہیں کیسے بھول سکتا ہوں"...... کنگ مراٹ نے کہا۔

"معزز کنگ۔ اس وقت جولیا اور تنویر گریٹ بگ میں موجود ہیں۔ جولیا کو گریٹ بگ کے کنگ اتا کوک نے اور تنویر کو پرنس اتی کوک نے زمین سے اغوا کرایا ہے اور اب وہ ان سے جبراً شادی

کرنا چاہتے ہیں‘‘...... ڈی لانگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

’’اوہ۔ تم نے تو بہت بری خبر سنائی ہے۔ کیا کنگ اتا کوک نے عمران کو اغوا نہیں کرایا‘‘...... کنگ مراٹ نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

’’نہیں معزز کنگ۔ کنگ اتا کوک نے علی عمران کو اغوا نہیں کرایا‘‘...... ڈی لانگ نے کہا۔

’’یہ زمینی باشندے ہمارے محسن ہیں ڈی لانگ۔ ہمارے ہوتے ہوئے انہیں نقصان نہیں پہنچنا چاہئے‘‘...... کنگ مراٹ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو ڈی لانگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’آپ درست فرما رہے ہیں معزز کنگ۔ میرے لئے کیا حکم ہے‘‘...... ڈی لانگ نے سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

’’تم ہر حال میں زمینی باشندوں کو گریٹ بگ سے سٹارسٹی لے آؤ‘‘...... کنگ مراٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو ڈی لانگ یکدم ہی کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

’’معزز کنگ کے حکم کی تعمیل ہو گی‘‘...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو‘‘...... کنگ مراٹ نے کہا تو ڈی لانگ دیوار کی طرف بڑھا۔ جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچا دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔



ڈی لانگ کے آفس سے باہر نکل جانے کے بعد کنگ مراٹ نے انگلی سے فضا میں سائنس دان سر لانگ کا خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا جبکہ چند لمحوں بعد سپاٹ دیوار میں ایک مرتبہ پھر دروازہ نمودار ہوا اور سٹارسٹی کا سپر سائنس دان سر لانگ آفس میں داخل ہوا۔ اس نے سر جھکا کر کنگ مراٹ کو سلام کیا تو کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کر کے ایک کرسی ظاہر کر دی۔

’’تشریف رکھیئے معزز سر لانگ‘‘...... کنگ مراٹ نے شائستہ لہجے میں کہا۔

’’شکریہ معزز کنگ‘‘...... سر لانگ نے کنگ مراٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

’’سر لانگ۔ ہم نے اپنی سپر ٹرانسمٹ سیارہ زمین پر بھیجنی ہے‘‘...... کنگ مراٹ نے سر لانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’معزز کنگ۔ سپر ٹرانسمٹ ہر وقت مشن پر جانے کے لئے تیار ہیں‘‘...... سر لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’ہم نے پہلے بھی زمینی باشندے علی عمران کو مریخ پر بلایا تھا اور اب بھی ہم علی عمران کو ہی مریخ پر بلانا چاہتے ہیں‘‘...... کنگ مراٹ نے کہا۔

’’آپ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں وہ سٹارسٹی کی بھلائی کے لئے کرتے ہیں‘‘...... سر لانگ نے کہا۔

’’کنگ اتا کوک نے علی عمران کی ساتھی اور پرنس اتی کوک

نے تنویر کو اغوا کرایا ہے اور اب وہ دونوں جبراً ان زمینی باشندوں جولیا اور تنویر سے شادی کرنا چاہتے ہیں"...... کنگ مراٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ دونوں باپ بیٹی بہت ہی برے ہیں۔ نہ خود سکون سے رہتے ہیں اور نہ دوسروں کو رہنے دیتے ہیں"...... سر لانگ نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ مراٹ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"آپ سپر ٹرانسمٹ کو زمین پر بھجوانے کے انتظامات کریں۔ میں احکامات جاری کرتا ہوں"...... کنگ مراٹ نے کہا تو سر لانگ کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ نے درست فیصلہ کیا ہے معزز کنگ۔ جب ہم مشکل میں تھے تو ان زمینی باشندوں نے بغیر کسی جبر اور لالچ کے ہماری مدد کی تھی۔ اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں"...... سر لانگ نے کہا۔

"تھینک یو سر لانگ۔ اب آپ جلد از جلد انتظامات مکمل کرائیں"...... کنگ مراٹ نے کہا اور پھر انہوں نے انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور سر لانگ اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔



جولیا کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا ابھرا جو آہستہ آہستہ بڑا ہونے لگا اور پھر وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گئی۔ ہوش میں آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ وہ ایک خوبصورت بیڈ پر دراز تھی۔ اس نے اردگرد کا جائزہ لیا تو یہ ایک کشادہ کمرہ تھا لیکن اس کمرے میں نہ کوئی کھڑکی، روشن دان اور نہ ہی کوئی دروازہ تھا۔ اس کمرے کی ساخت دیکھ کر جولیا بری طرح چونکی تھی۔ اس قسم کے کمرے اس نے سیارہ مریخ پر دیکھے تھے۔ جب سیارہ مریخ کے کنگ مراٹ نے اسے، تنویر اور عمران کو اغوا کرایا تھا۔ کنگ مراٹ عمران سے کام لینا چاہتا تھا۔

"اوہ۔ کیا میں پھر سیارہ مریخ پر موجود ہوں"...... جولیا نے اپنے دل میں سوچا۔ اس کے بعد وہ اٹھی اور کمرے کی سپاٹ دیواروں پر ہاتھ پھیرنے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ بے سود ہے کیونکہ اگر وہ واقعی

مریخ پر تھی تو وہ کسی بھی صورت اس کمرے کا دروازہ ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ مریخ کے لوگ انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کرتے تھے۔ یہ جاننے کے باوجود وہ اپنے دل کو تسلی دینے کی خاطر دیواروں پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ ابھی اس نے دو دیواروں پر ہی ہاتھ پھیرا تھا کہ اس کے پیچھے دروازہ ظاہر ہوا اور ایک مریخی باشندہ کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ کیا دیکھ رہی ہیں میڈم"...... جولیا کو ایک آواز سنائی دی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"اوہ۔ میرا خیال واقعی درست ثابت ہوا ہے۔ میں واقعی سیارہ مریخ پر ہوں"...... جولیا نے مریخی باشندے کو دیکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ مریخی باشندے کی طرف بڑھی۔

"آپ خطرناک ارادے سے میری طرف بڑھ رہی ہیں۔ آپ فوراً رک جائیں نہیں تو میں آپ پر ریز فائر کر دوں گا"...... مریخی باشندے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریز پسٹل بھی نکال لیا۔ جولیا نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"آپ ہماری قید میں نہیں ہیں بلکہ آپ تو ہماری معزز مہمان ہیں لیکن اگر آپ کوئی غلط حرکت کریں گی تو پھر مجبوراً مجھے آپ پر ریز فائر کرنی پڑے گی"...... مریخی باشندے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔



"غلط حرکت کر کے میں نے کہاں جانا ہے۔ مریخی مخلوق کی مدد کے بغیر میں سیارہ مریخ سے باہر تو نہیں جا سکتی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو مریخی باشندے کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"آپ تو بہت ہی سمجھ دار ہیں۔ بہرحال اب آپ میرے ساتھ چلیئے۔ گریٹ کنگ اتاکوک آپ کے منتظر ہیں"...... مریخی باشندے نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کنگ اتاکوک کا نام سن کر چونک پڑی۔ یہ تو وہی کنگ تھا جس نے اس سے شادی کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کوشش میں وہ جنگ و جدل پر آمادہ ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اب اسے کنگ مراٹ نے نہیں بلکہ کنگ اتاکوک نے اغوا کرایا تھا۔

"کنگ اتاکوک۔ اوہ۔ تو تم لوگوں نے بھی جین میں تبدیلی کی دوا اور سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر لی ہے"...... جولیا نے مریخی باشندے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم نے سائنس میں بہت ترقی کر لی ہے جس کی وجہ سے اب ہمارے ملک کا نام بھی گریٹ بگ ہو گیا ہے۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ اب آپ میرے ساتھ چلیں"۔ مریخی باشندے نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"او کے۔ چلو۔ ملتے ہیں تمہارے کنگ اتاکوک سے"...... جولیا نے کہا تو اس کی بات سن کر مریخی باشندہ دروازے کی طرف مڑا۔

جولیا بھی اس کے ساتھ چلنے لگی۔ پہلے تو جولیا نے ارادہ کیا کہ وہ اس مریخی باشندے پر قابو پا لے مگر پھر اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا کیونکہ اس مریخی باشندے پر قابو پانے سے اسے کوئی فائدہ نہیں ہونا تھا۔ وہ یہاں کے حالات اور راستوں کے متعلق کچھ نہیں جانتی تھی اور یہاں سے فرار ہو کر وہ کہیں بھی نہیں جا سکتی تھی اس لئے اس نے فی الحال خود کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ کر کے وہ خاموشی سے مریخی باشندے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتی رہی۔ چند گیلریوں سے گزرنے کے بعد مریخی باشندہ ایک جگہ رک گیا۔ اس کے رکتے ہی اس جگہ دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔

''اندر تشریف لے جائیں۔ کنگ اتا کوک آپ کا انتظار کر رہے ہیں''...... مریخی باشندے نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے دروازے کی طرف قدم بڑھایا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ جولیا کمرے میں داخل ہو گئی۔ یہ کمرہ کافی وسیع و عریض تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک خوبصورت میز رکھی ہوئی تھی۔ میز کے ایک کونے میں دو کمپیوٹر اور دو چھوٹی چھوٹی اور مشینیں رکھی ہوئی تھیں۔ میز کی دوسری طرف کنگ اتا کوک ایک خوبصورت کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی جولیا کمرے میں داخل ہوئی کنگ اتا کوک اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ویلکم مس جولیا۔ گریٹ بگ کا گریٹ کنگ تمہیں ویلکم کہتا ہے''۔



کنگ اتا کوک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو اس کے سامنے میز کی دوسری جانب ایک کرسی ظاہر ہو گئی۔

''بیٹھو مس جولیا''...... کنگ اتا کوک نے مسکرا کر کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جولیا خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر سوالیہ نظروں سے کنگ اتا کوک کی طرف دیکھنے لگی۔

''مس جولیا۔ میں نے صرف تمہیں حاصل کرنے کے لئے سپر ٹرانسمٹ ایجاد کرائی ہے۔ اس پر ہمارا کثیر سرمایہ خرچ ہو گیا ہے۔ یوں سمجھ لو کہ تمہاری زمینی کرنسی میں یہ اربوں ڈالرز بنیں گے اور اس طرح جین میں تبدیلی کی جو دوا ہم نے ایجاد کی ہے وہ بھی میں نے تمہاری خاطر ایجاد کرائی ہے۔ پلیز۔ تم میری محبت کو سمجھو اور مجھ سے شادی کر لو''...... کنگ اتا کوک نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اگر میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو بھی جاؤں تو میں یہ چاہوں گی کہ میری شادی سیارہ زمین کے رسم و رواج اور روایات کے مطابق ہو''...... جولیا نے کہا۔ فی الحال جولیا کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ کچھ وقت حاصل کرے اور وقت حاصل کرنے کے لئے کنگ اتا کوک کو تسلی دینا ضروری تھا۔ جولیا کی توقع کے عین مطابق کنگ اتا کوک اس کا نرم لہجہ دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔ اس کا تو خیال تھا کہ جولیا یکسر انکار کر دے گی اور اسے جولیا پر سختی کرنا پڑے گی لیکن جولیا اس کے خیال کے برعکس صاف انکار نہیں کر رہی تھی۔

"مجھے تم سے شادی کرنے کے لئے کیا کرنا پڑے گا"...... کنگ اتاکوک نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"انتظار۔ پہلے تو مجھے وقت چاہئے کہ میں اس شادی کے متعلق سوچ سکوں۔ اس کے بعد پھر کچھ مرحلے اور ہیں۔ وہ میں وقت کے ساتھ ساتھ بتاؤں گی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچنے کے لئے تمہیں کتنا وقت چاہئے"...... کنگ اتاکوک نے پوچھا۔

"زمین کے دن رات میں اور مریخ کے دن رات میں کتنے گھنٹوں کا فرق ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کوئی فرق نہیں ہے۔ زمین کے دن رات چوبیس گھنٹے کے ہوتے ہیں اسی طرح مریخ کے دن رات بھی چوبیس گھنٹے کے ہی ہوتے ہیں۔ سیارہ مریخ اور سیارہ زمین بے حد ملتے جلتے ہیں۔ صرف رنگ کا فرق ہے۔ مریخ کی رنگت سرخ ہے۔ ہاں زمین کا ایک چاند ہے اور مریخ کے دو چاند"...... کنگ اتاکوک نے جولیا کو مریخ کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں میں پہلے سے جانتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے زمین اور مریخ کو ایک جیسے اجزاء سے بنایا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ زمینی مخلوق اور مریخی مخلوق میں بہت سی عادتیں ایک جیسی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"بات ہو رہی تھی ہماری شادی کی اور تم سوچنے کے لئے کچھ



وقت مانگ رہی تھیں"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"مجھے شادی کے متعلق سوچنے کے لئے ایک مہینہ چاہئے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایک ماہ بہت زیادہ ہے۔ میں تمہیں ایک ہفتہ دیتا ہوں"...... کنگ اتاکوک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ایک ہفتہ۔ یہ تو بہت کم ہے"...... جولیا نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ بہت ہے مس جولیا۔ یہ پورا ہفتہ میں نے اس لئے دیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ زمینی مخلوق اپنا وقت ضائع کرتی ہے۔ چونکہ تم بھی وقت ضائع کرنے کی عادی ہو اس لئے ایک ہفتہ بہت ہے"...... کنگ اتاکوک نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ ایک ہفتہ میں اس سپاٹ کمرے میں گزاروں گی"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم یہاں قیدی نہیں ہو بلکہ گریٹ بگ کی ہونے والی ملکہ ہو۔ میں اعلان کرا دیتا ہوں۔ تم گریٹ بگ کے بازاروں، زرعی فارموں، فیکٹریوں اور پہاڑوں میں گھوم پھر سکتی ہو۔ میں ایک ٹرانسمٹ بھی تمہارے لئے مخصوص کرا دیتا ہوں جو گریٹ بگ کی حدود تک کارآمد ہو گی اور اسے میرے آفس سے آپریٹ کیا جائے گا"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"کیوں۔ اسے آپ کے آفس سے آپریٹ کیوں کیا جائے

گا"...... جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تم ارادہ کرو گی کہ ٹرانسمٹ تمہیں بازار پہنچا دے تو ٹرانسمٹ تمہیں بازار پہنچا دے گی لیکن اس کا دروازہ تم نہیں کھول سکو گی اور نہ ہی کوئی اور کھول سکے گا بلکہ اس کا دروازہ میرے آفس کا کمپیوٹر کھولے گا۔ یہ چیک کرنے کے بعد کہ اردگرد کہیں تمہارا کوئی دشمن تو موجود نہیں ہے۔ اس طرح جہاں بھی تم جاؤ گی دروازہ کمپیوٹر ہی کھولے گا اپنی تسلی کرنے کے بعد"...... کنگ اتاکوک نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو خطرہ ہے کہ میں آپ کی ٹرانسمٹ لے کر بھاگ نہ جاؤں"...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ظاہری بات ہے۔ میں تم پر اعتماد نہیں کر سکتا اور پھر مریخ کے اس خطے میں ہمارے دو دشمن ملک بھی ہیں۔ سٹارسٹی اور مون لینڈ۔ وہ تمہیں اغوا کرا سکتے ہیں"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"مون لینڈ۔ کیا یہ کوئی نیا ملک ہے۔ پچھلی بار جب ہم مریخ پر آئے تھے تو اس نام کا کوئی ملک آپ کے اس خطے میں نہیں تھا"...... جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ملک تو یہ بھی پرانا ہے لیکن ہماری طرح انہوں نے بھی نام بدل لیا ہے۔ پہلے اس ملک کا نام بلیوسٹی تھا اور اس کے کنگ کا نام پاک ہے"...... کنگ اتاکوک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا

جولیا جانتی تھی کہ کنگ اتاکوک، کنگ مراٹ اور کنگ پاک سے



نفرت کرتا ہے اور نفرت بھی شدید نوعیت کی۔

"ہاں۔ یہ دونوں کنگ مجھے اغوا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں"۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں تمہیں ایسی ٹرانسمٹ دے رہا ہوں جسے میرے آفس سے کنٹرول کیا جائے گا۔ سٹارسٹی والے تمہارے دوست ہیں۔ وہ تمہیں چھیننے کی لازماً کوشش کریں گے"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"سٹارسٹی آپ سے سائنسی ترقی میں آگے ہے۔ اگر کنگ مراٹ کو معلوم ہو گیا کہ میں یہاں ہوں تو وہ لازماً مجھے یہاں سے لے جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ ایک دو قدم ہم سے آگے تھے لیکن اب نہیں ہیں۔ اب ہم ان کے برابر ہیں بلکہ ایک دو قدم اب ہم ان سے آگے ہوں گے۔ اگر تمہیں کنگ مراٹ کی طرف سے کسی مدد کی امید ہے تو یہ تمہاری خوش فہمی ہے۔ کوشش وہ ضرور کر سکتا ہے لیکن اس کوشش کو میں ناکام بنا دوں گا"...... کنگ اتاکوک نے غرور بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے فضا میں انگلی کی مدد سے ایک خاکہ بنایا۔ مریخی باشندے کا یہ خاکہ چند لمحوں تک فضا میں موجود رہا اور پھر غائب ہو گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہی خاکہ دیوار پر نظر آیا تو کنگ اتاکوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہوا اور ایک مریخی باشندہ کمرے میں داخل ہوا۔ یہ وہی مریخی باشندہ تھا

جس کا خاکہ کنگ اتاکوک نے بنایا تھا۔ کمرے میں داخل ہو کر اس مریخی باشندے نے کنگ اتاکوک کے سامنے جھک کر سلام کیا۔

”نمرٹ۔ یہ گریٹ بگ کی ہونے والی ملکہ ہیں۔ میں نے ان کے لئے ٹرانسمٹ ٹونٹی مخصوص کر دی ہے۔ یہ ٹرانسمٹ بہت ہی محفوظ ہے لیکن اس کے باوجود اب تم نے ہر وقت مس جولیا کے ساتھ رہنا ہے۔ ان کی ہر طرح سے حفاظت تمہاری ذمہ داری ہے۔ گریٹ بگ کی حدود میں یہ جہاں جانا چاہیں جا سکتی ہیں۔ البتہ گریٹ بگ کی حدود سے باہر جانا ان کے لئے ممنوع ہے کیونکہ ہمارے دشمن انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے“...... کنگ مراٹ نے آنے والے مریخی باشندے سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”نمرٹ۔ ملکہ گریٹ بگ کے لئے اپنی جان قربان کر دے گا“...... مریخی باشندے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مس جولیا۔ کیا آپ گریٹ بگ کے بازار کی سیر کرنا چاہیں گی“...... کنگ اتاکوک نے جولیا سے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں صرف بازار ہی کی نہیں بلکہ پورے گریٹ بگ کی سیر کرنا چاہوں گی“...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آہستہ آہستہ آپ کو پورے گریٹ بگ کی سیر کرا دی جائے گی“...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

”نمرٹ۔ تم مس جولیا کو گریٹ بگ کے بازار میں لے جاؤ“۔



کنگ اتاکوک نے نمرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس گریٹ کنگ“...... نمرٹ نے ایک مرتبہ پھر اپنے سر کو جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مس جولیا۔ آپ کی ٹرانسمٹ ٹونٹی باہر موجود ہے۔ اس کے قریب پہنچ کر آپ انگلی کا اشارہ کریں گی تو ٹرانسمٹ کا دروازہ اوپن ہو جائے گا۔ اس کے بعد ٹرانسمٹ میں بیٹھ کر آپ جہاں جانے کا ارادہ کریں گی تو ٹرانسمٹ آپ کو وہاں لے جائے گی۔ آپ کی منزل پر پہنچ کر ٹرانسمٹ رک جائے گی اور دروازہ اوپن ہو جائے گا“...... کنگ اتاکوک نے جولیا کو ٹرانسمٹ میں سفر کرنے کے متعلق معلومات دیتے ہوئے کہا۔ یہ باتیں وہ پہلے سے جانتی تھی کیونکہ پچھلی بار بھی کنگ مراٹ نے ان کے لئے ایک ٹرانسمٹ مخصوص کی تھی۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ٹرانسمٹ میں ایک خصوصی مشین لگی ہوتی ہے جو سفر سے متعلق ان کے دماغ کی لہروں کو ہدایت کے طور پر وصول کرتی ہے اور ان دماغ کی لہروں کے مطابق سفر کرتی ہے اور سوار کو منزل تک پہنچاتی ہے۔

”او کے۔ میں گریٹ بگ کی سیر کرنا چاہوں گی“...... جولیا نے کنگ اتاکوک سے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ نمرٹ کے ساتھ جا سکتی ہیں لیکن میری باتوں کو ذہن میں رکھنا۔ گریٹ بگ کی حدود سے باہر جانے کی کوشش آپ کو موت کے منہ میں لے جا سکتی ہے“...... کنگ اتاکوک نے جولیا کو

تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں یہ بات اچھی طرح جانتی ہوں''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ نمرٹ کے ساتھ کنگ اتاکوک کے آفس سے باہر آ گئی۔ باہر ایک طویل گیلری تھی۔ کنگ اتاکوک سے شادی کے خیال سے ہی جولیا کو ابکائی سی آنے لگی تھی۔ مریخی باشندوں کی جلد سانپ کی کینچلی جیسی تھی اور کنگ اتاکوک سے شادی کے تصور سے ہی جولیا کو گھن سی محسوس ہونے لگی۔ اس نے فوراً ہی سر کو جھٹک کر اس تصور کو ختم کیا اور گریٹ بگ سے فرار ہونے کی کوئی ترکیب سوچنے لگی۔

طویل گیلری کے اختتام پر سیڑھیاں تھیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ تقریباً پندرہ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد دیوار آ گئی۔ نمرٹ نے انگلی سے دیوار کی طرف اشارہ کیا تو سپاٹ دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا۔ وہ دروازے سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک میدان تھا اور کچھ فاصلے پر ایک باکس موجود تھا۔ جولیا جانتی تھی کہ یہ ٹرانسمٹ ہے جس میں مریخی مخلوق سفر کرتی تھی۔ وہ دونوں باکس کی طرف بڑھنے لگے۔ باکس کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

''مس جولیا۔ یہ ٹرانسمٹ آپ کے لئے مخصوص ہے۔ آپ اس کا دروازہ کھولنے کے لئے انگلی کا اشارہ کریں''...... نمرٹ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے باکس کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو باکس کا دروازہ کھل گیا۔ وہ دونوں باکس میں بیٹھ گئے۔ یہ باکس



ایک چھوٹی کار کے برابر تھا۔ ان کے باکس میں بیٹھتے ہی باکس کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ جولیا کا ارادہ بازار جانے کا تھا۔ باکس ہوا میں بلند ہوا اور ایک طرف اڑنے لگا۔ تھوڑی دیر کی پرواز کے بعد باکس ایک میدان میں اتر گیا اور خودبخود اس کا دروازہ کھل گیا۔ وہ دونوں باکس سے باہر نکل آئے تو باکس نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''واپس آ کر جب آپ ٹرانسمٹ کا خیال دل میں لائیں گی تو ٹرانسمٹ فوراً ہی آ جائے گی''...... نمرٹ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں جانتی ہوں۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے بھی مریخ پر آ چکی ہوں''...... جولیا نے کہا تو نمرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس طرف بڑھا جہاں ایک مصنوعی پہاڑی نظر آ رہی تھی۔ جولیا بھی اس کے ساتھ اس پہاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔ اس مصنوعی پہاڑی میں غار کا دہانہ بھی بنا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ بازار میں جانے میں راستہ تھا۔

جولیا کو معلوم تھا کہ مریخ پر شہاب ثاقب کثرت سے گرتے ہیں جن کی وجہ سے مریخ کا درجہ حرارت اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مریخی باشندے اس درجہ حرارت میں پگھل جاتے ہیں اسی لئے مریخی مخلوق پہاڑوں کی غاروں میں یا سطح مریخ سے نیچے آبادیاں بنا کر رہتی ہے۔ ان کے تمام گھر، بازار، دفاتر سطح زمین سے نیچے ہوتے ہیں۔

سطح زمین سے نیچے انہوں نے ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ وہاں کا درجہ حرارت چوبیس گھنٹے نارمل رہتا ہے۔ نہ تو سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی اس کے علاوہ جولیا یہ بھی جانتی تھی کہ نیچے آبادیوں میں دن رات کی کوئی تفریق نہیں تھی۔ مریخی باشندے ہر وقت کام کرتے تھے۔ جب وہ کام کرتے کرتے تھک جاتے تو چار پانچ گھنٹوں کے لئے سو جاتے تھے۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو جاتے تھے۔

وہ دونوں اس مصنوعی پہاڑی کے مصنوعی غار میں داخل ہو گئے۔ چند قدم چلنے کے بعد سیڑھیاں آ گئیں۔ وہ سیڑھیاں اترنے لگے۔ پندرہ سیڑھیاں اترنے کے بعد وہ ایک گیلری میں پہنچے اور جیسے ہی انہوں نے گیلری کراس کی تو سامنے بہت بڑا میدان آ گیا۔ اس میدان کے بعد مکانات نظر آنے لگے اور ایک بازار کی ابتدائی دکانیں بھی دکھائی دینے لگیں۔

جولیا نمرٹ کے ساتھ بازار کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ بازار پہنچ گئے۔ جولیا نے دیکھا کہ ہر دکان پر ایک کمپیوٹر موجود تھا۔ دکانیں مختلف نوعیت کی تھیں جن میں مریخی مخلوق کی ضروریات زندگی کے مطابق سامان رکھا ہوا تھا۔ بے شمار مریخی باشندے اس وقت بازار میں موجود تھے۔ دکاندار اور بازار میں موجود خریدار جولیا کو پراشتیاق نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ چونکہ جولیا کے متعلق کنگ اتاکوک کی ہدایات ان تک پہنچ چکی تھیں اس لئے انہیں جولیا کی آمد پر حیرت



نہیں تھی اور ویسے بھی ان میں سے اکثر لوگوں نے جولیا کو پہلے دیکھا ہوا تھا۔

جب تنویر اور مریخی باشندے کا مقابلہ شہزادی اتی کوک نے میدان میں کرایا تھا اس وقت گریٹ بگ کے اکثر باشندے میدان میں موجود تھے اور میدان میں لگائے گئے سٹیج پر کنگ اتاکوک، شہزادی اتی کوک اور شاہی خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ جولیا بھی سٹیج پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس وقت اکثر مریخی باشندوں نے جولیا، عمران اور تنویر کو حیرت سے دیکھا تھا لیکن اب ان کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات کی جگہ تجسس کے تاثرات تھے۔

ان کے بازار میں موجود یہ زمینی لڑکی ان کی ملکہ بننے والی تھی۔

جولیا مختلف دکانوں پر گئی تو دکانداروں نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اسے خوش آمدید کہا۔ نمرٹ نے اسے بھوک بتانے والی مشین خرید کر دی۔ مشین نے جولیا کو بتایا کہ اس وقت اسے کتنے کیلوریز کی ضرورت ہے۔ نمرٹ نے اس کے مطابق اسے فوڈ کیپسول لے کر دیئے۔ جولیا کو واقعی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ فوڈ کیپسول کھا کر اس کی بھوک مٹ گئی اور اسے اپنے جسم میں توانائی محسوس ہوئی۔

چائے اور کافی تمہارے سیارے پر ہوتی ہی نہیں“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ نمرٹ کو جولیا کی بات سمجھ نہ آئی تھی کیونکہ وہ چائے اور کافی کے نام سے ناآشنا تھا۔ البتہ پچھلی بار سٹارسٹی کے

ایک سائنس دان نے بتایا تھا کہ بہت عرصہ پہلے مریخ پر بھی مشروبات پیئے جاتے تھے لیکن پھر تجربات سے معلوم ہوا کہ بہت سے مشروبات مریخی مخلوق کی صحت کے لئے نقصان دہ ہیں اس لئے ان مشروبات کو ختم کر دیا گیا۔ ان میں چائے اور کافی بھی شامل تھی۔ البتہ پھلوں کے رس کی دکانیں موجود تھیں۔ ذائقے اور بہتر صحت پانے کے لئے مریخی مخلوق ان پھلوں کا رس پیتی تھی لیکن صرف اس وقت جب فوڈ مشین انہیں بتاتی تھی کہ اب ان کے جسم کو کتنی کیلوریز کی ضرورت ہے۔ جولیا کافی دیر تک نمرٹ کے ساتھ بازار میں گھومتی رہی۔ پھر اس نے نمرٹ کو واپس چلنے کے لئے کہا۔

''نمرٹ۔ مریخ پر جھیلیں بھی ہوتی ہیں'' ...... واپسی پر جولیا نے نمرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''جی ہاں۔ یہاں جھیلیں، ندیاں، نہریں، پہاڑ، صحرا اور جنگلات سبھی کچھ موجود ہے'' ...... نمرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''میں اب کسی جھیل کی سیر کرنا چاہتی ہوں'' ...... جولیا نے کہا۔ اس دوران وہ بیرونی راستے کی گیلری تک پہنچ گئے تھے اور جولیا نے یہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی کوشش ضرور کرے گی۔ اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ وہ کنگ اتاکوک کے لئے تر نوالہ ہرگز نہیں بنے گی۔

''اوکے مس جولیا۔ ٹو مون جھیل یہاں کی خوبصورت جھیل ہے۔



رات کے وقت جب اس جھیل میں دو چاندوں کا عکس نظر آتا ہے تو وہ بہت ہی رومانٹک منظر ہوتا ہے'' ...... نمرٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم اس وقت ٹو مون جھیل پر چل رہے ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے مس جولیا'' ...... نمرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیڑھیوں تک پہنچ گئے۔ پھر سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے وہ باہر میدان میں آ گئے۔

''مس جولیا۔ آپ ذہن میں ٹرانسمٹ ٹونٹی کا تصور لا کر ہوا میں انگلی کا اشارہ کریں'' ...... نمرٹ نے کہا۔ جولیا یہ بات جانتی تھی۔ اس نے فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی سامنے سے باکس نمودار ہو گیا۔ وہ باکس ان کے قریب آ کر رک گیا اور سطح مریخ پر اتر آیا۔ جولیا نے ایک بار پھر اس کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو باکس کا دروازہ کھل گیا۔ وہ دونوں باکس میں بیٹھ گئے تو باکس کا دروازہ بند ہو گیا۔ جولیا کے ذہن میں ٹو مون جھیل کا تصور تھا۔

باکس کا دروازہ بند ہوا تو باکس فضا میں بلند ہوا اور پھر ایک طرف پرواز کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد باکس نیچے اترا اور اس کا دروازہ خودبخود کھل گیا۔ جولیا اور نمرٹ باکس سے باہر نکل آئے۔ ان سے کچھ فاصلے پر پہاڑ تھا اور ان سے چند قدموں کے فاصلے پر ایک خوبصورت جھیل موجود تھی۔ جولیا اس جھیل کی طرف بڑھنے لگی۔

نمرٹ اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

”نمرٹ۔ تمہارے پاس بھی کوئی ریز پسٹل موجود ہے“۔ جولیا نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

”جی ہاں۔ آپ کی حفاظت کے لئے اس کا ہونا بہت ضروری ہے“...... نمرٹ نے جواب دیا۔

”ریز پسٹل کس طرح کا ہوتا ہے۔ ذرا مجھے تو دکھاؤ“...... جولیا نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سوری مس جولیا۔ گریٹ کنگ نے ہدایت کی ہے کہ آپ کو کسی قسم کا ہتھیار نہ دیا جائے“...... نمرٹ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

”میں ریز پسٹل لے کر بھلا کیا کروں گی۔ صرف دیکھنا ہی تو ہے“...... جولیا نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

”میں گریٹ کنگ کی کسی بھی ہدایت کو نظرانداز نہیں کر سکتا“۔ نمرٹ نے اس مرتبہ سخت لہجے میں کہا۔ جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کی بھرپور ٹھوکر نمرٹ کے سینے پر لگی اور وہ اچھل کر دور جا گرا۔ وہ گر کر سنبھلنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ جولیا نے چھلانگ لگائی اور اس کے سر پر پہنچ گئی۔ ایک مرتبہ پھر اس کی لات حرکت میں آئی اور اس کے پاؤں کی ٹھوکر نمرٹ کے سر میں لگی۔ سنبھلنے کی کوشش کرتا ہوا نمرٹ ایک بار پھر زمین پر گر گیا اور اس کا سر پتھریلی زمین سے ٹکرایا تو اس کے منہ سے چیخ



نکل گئی۔ ایک ٹھوکر کے بعد جولیا نے دوسری ٹھوکر ماری اور دوسری کے بعد تیسری۔ تیسری ٹھوکر کھا کر نمرٹ کے ہاتھ پاؤں لمبے ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی جولیا نے اس کی تلاشی لی تو اس کی جیبوں سے دو ریز پسٹل مل گئے۔

ایک ریز پسٹل سرخ رنگ کا تھا اور دوسرا سنہری رنگ کا۔ جولیا سمجھ گئی کہ سنہری رنگ کا ریز پسٹل بے ہوش کرنے والا ہے جبکہ سرخ ریز پسٹل سے ہلاکت خیز ریز نکلتی ہیں۔ ایسی ریز جو آگ لگا دیتی ہیں۔ وہ ان ریز کی ہلاکت خیزی اپنی آنکھوں سے نہ صرف دیکھ چکی تھی بلکہ اس کے استعمال کا طریقہ بھی اسے معلوم تھا۔ ریز پسٹل میں ٹریگر کی جگہ ایک بٹن لگا ہوا تھا اور یہ بٹن دبانے سے ریز فائر ہوتی تھی۔ اس نے ریز پسٹل کا رخ نمرٹ کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ سرخ رنگ کی ایک شعاع نکلی اور نمرٹ کے جسم کو آگ لگ گئی۔

باکس کی طرف جانا بے کار تھا کیونکہ کنگ اتاکوک اسے بتا چکا تھا کہ اس ٹرانسمٹ کو اس کے آفس سے کنٹرول کیا جائے گا۔ اس نے صرف ایک نظر باکس کی طرف دیکھا اور پھر وہ پہاڑوں کی طرف بڑھنے لگی۔ وہ جلد از جلد اس جگہ سے بہت دور ہو جانا چاہتی تھی۔

مون لینڈ کا کنگ پاک اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ کمپیوٹر پر ایک فائل اوپن تھی اور وہ اس فائل کو پڑھ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تک فائل پڑھتا رہا اور پھر اس نے فائل کلوز کر دی۔ فائل کلوز کرنے کے بعد اس نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا۔ ایک مریخی باشندے کا خاکہ بنا اور پھر مٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کے آفس کی دیوار پر وہی خاکہ نمودار ہوا تو کنگ پاک نے دیوار کی طرف اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہوا اور ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اس نے اندر آتے ہی جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا۔ کنگ پاک نے اپنے سامنے انگلی کا اشارہ کیا تو ایک کرسی ظاہر ہو گئی۔

"تشریف رکھیئے سر شالاک"...... کنگ پاک نے نہایت ہی نرم لہجے میں آنے والے مریخی باشندے سے کہا۔ کنگ پاک کا لہجہ اس



لئے نرم تھا کہ سر شالاک مون لینڈ کا سب سے بڑا سائنس دان تھا۔ پورے مریخ میں کنگ کے بعد سائنس دانوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ کنگ بھی سائنس دانوں سے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے تھے۔ مریخی باشندے سائنس دانوں کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھتے تھے۔

"تھینک یو کنگ پاک"...... سر شالاک نے بھی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سر شالاک۔ سی ریز تیار ہونے میں کتنا وقت لگے گا"۔ کنگ پاک نے پوچھا۔

"معزز کنگ۔ تقریباً پندرہ دن اور لگ جائیں گے"...... سر شالاک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کوشش کریں کہ یہ سی ریز جلد سے جلد تیار ہو جائیں۔ میں مون لینڈ اور سٹار سٹی کی سپر ٹرانسمٹ کو جلد سے جلد تباہ ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں"...... کنگ پاک نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ۔ میں آپ کے جذبات کو سمجھتا ہوں۔ سٹار سٹی اور گریٹ بگ نے سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر کے ہم پر برتری حاصل کر لی ہے اور ہم نے ان کی یہ برتری ہر حال میں ختم کرنی ہے۔ سی ریز سے نہ صرف ان دونوں ممالک کی سپر ٹرانسمٹ تباہ ہو جائیں گی بلکہ سپر ٹرانسمٹ جن لیبارٹریز میں تیار ہوئی ہیں ان لیبارٹریز کو بھی

تباہ کیا جا سکے گا“...... سر شالاک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ان لیبارٹریز کو بھی تباہ کر دیا جائے تو سٹارسٹی اور گریٹ بگ کو اتنا بڑا نقصان ہو گا کہ وہ سائنسی ترقی میں ہم سے پیچھے ہو جائیں گے“...... کنگ پاک نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا معزز کنگ۔ ہم نے ہر حال میں ان دونوں ممالک سے سائنسی ترقی میں آگے نکلنا ہے“...... سر شالاک نے کہا۔

”ایکس ایجنسی کے چیف نے جین کی تبدیلی کا فارمولا حاصل کر کے آپ کو دیا تھا۔ آپ نے جین کی تبدیلی کے انجکشن تیار کر لئے ہیں“...... کنگ پاک نے پوچھا۔

”یس معزز کنگ۔ ابھی کچھ دیر پہلے میں یہ انجکشن تیار کر کے فارغ ہوا ہوں“...... سر شالاک نے کہا۔

”گڈ۔ ویری گڈ۔ یعنی اس کام میں ہم ان دونوں ممالک کے برابر آ گئے ہیں“...... کنگ پاک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”معزز کنگ۔ تھوڑے عرصے کی بات ہے۔ ہم ان کے برابر نہیں بلکہ سائنسی ترقی میں ان سے آگے ہوں گے۔ آپ کی خصوصی توجہ مون لینڈ کو مریخ کا عظیم ملک بنا دے گی“...... سر شالاک نے کہا۔

”ہاں۔ ہماری یہی خواہش اور کوشش ہے کہ ہمارا ملک مریخ کا



عظیم ترین ملک ہو“...... کنگ پاک نے کہا۔

”آپ کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی“...... سر شالاک نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ اب آپ سی لیبارٹری میں جائیں اور جلد سے جلد سی ریز تیار کرنے کی کوشش کریں“...... کنگ پاک نے سر شالاک سے کہا تو سر شالاک فوراً ہی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر آفس سے باہر چلے گئے۔ سر شالاک کے جانے کے بعد کنگ پاک نے فضا میں مون لینڈ کی خفیہ ایجنسی زیڈ کے چیف شاموک کا خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا اور پھر چند لمحوں بعد شاموک کا خاکہ دیوار پر نمودار ہوا۔ کنگ پاک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو شاموک اندر آ گیا۔ اندر آتے ہی اس نے جھک کر کنگ پاک کو سلام کیا اور مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔ کنگ پاک نے اس کے لئے کرسی ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔

”شاموک۔ تمہارے حاصل کئے گئے فارمولے کی وجہ سے ہمارے سائنس دانوں نے جین کی تبدیلی کے انجکشن تیار کر لئے ہیں۔ اب مون لینڈ سٹارسٹی اور گریٹ بگ کے برابر آ گیا ہے“۔ کنگ پاک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کامیابی پر مبارک ہو معزز کنگ“...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ کامیابی تمہاری بہترین کارکردگی کی وجہ سے ہمیں حاصل

ہوئی ہے۔ ہم تمہیں انعام دیں گے“...... کنگ پاک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ تو غلام کی خوش قسمتی ہے کنگ پاک“...... شاموک نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔

”ہمارے سائنس دان سی ریز بھی تیار کرنے والے ہیں۔ جیسے ہی یہ سی ریز تیار ہوئی تم نے سٹارسٹی اور گریٹ بگ کی سپر ٹرانسمٹ تباہ کرنی ہیں۔ نہ صرف سپر ٹرانسمٹ بلکہ وہ لیبارٹریاں بھی جہاں یہ سپر ٹرانسمٹ تیار ہوتی ہیں“...... کنگ پاک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”شاموک آپ کے حکم پر اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہے معزز کنگ“...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اگر تم نے یہ مشنز کامیابی سے مکمل کر لئے تو تمہیں مون لینڈ کا سب سے بڑا اعزاز دیا جائے گا اور تمہیں مون لینڈ کا مشیر اعلیٰ بھی مقرر کیا جائے گا“...... کنگ پاک نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں معزز کنگ۔ مون لینڈ کے لئے شاموک آگ کے دریا میں بھی کود سکتا ہے“...... شاموک نے کہا۔

”بس۔ تمہارا یہی جذبہ تمہیں کامیابی سے ہمکنار کرے گا اور تمہاری کامیابی مون لینڈ کی کامیابی ہے“...... کنگ پاک نے شاموک کو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو شاموک نے ایک بار پھر سر جھکایا۔



”معزز کنگ۔ میں آپ کو ایک خبر دینے کے لئے حاضر ہونا چاہتا تھا کہ آپ نے طلب کر لیا“...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”اچھا۔ کیا خبر دینا چاہتے تھے“...... کنگ پاک نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

”معزز کنگ۔ آپ کو وہ زمینی لڑکی جولیا تو یاد ہو گی جسے اس کے ساتھیوں سمیت کنگ مراٹ نے زمین سے اغوا کرایا تھا اور کنگ اتاکوک نے اس سے شادی کرنے کی کوشش کی تھی“۔ شاموک نے کہا۔

”ہاں۔ اس زمینی لڑکی سے شادی کی خواہش تو ہماری بھی تھی لیکن کنگ مراٹ نے ان زمینی باشندوں کو واپس زمین پر بھجوا دیا تھا۔ ہمارے دل میں یہ بات ہے۔ موقع ملتے ہی ہم کنگ مراٹ کو اس کی عبرتناک سزا دیں گے“...... کنگ پاک نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

”معزز کنگ۔ اس زمینی لڑکی جولیا کو کنگ اتاکوک نے زمین سے اغوا کرا لیا ہے“...... شاموک نے کہا۔

”کیا“...... کنگ پاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ حیرت کی وجہ سے وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

”جی ہاں معزز کنگ۔ زمینی لڑکی جولیا یہاں پہنچ چکی ہے جبکہ پرنس اتی کوک اس کے ساتھی تنویر کو اغوا کرنے کے لئے خود سیارہ

زمین پر گئی ہوئی ہے۔ تنویر وہی زمینی باشندہ ہے جس سے پرنس اتی کوک نے شادی کا اعلان کیا تھا"...... شاموک نے کنگ پاک سے کہا تو کنگ پاک کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"اوہ۔ تو کنگ اتا کوک اپنی نسلوں کو پورے مریخ کا حاکم دیکھنا چاہتا ہے"...... کنگ پاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں معزز کنگ۔ ہمارے سائنس دانوں کا تو یہی دعویٰ ہے کہ زمینی لڑکی سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ صلاحیت اور قابلیت میں بہت آگے ہوں گے۔ وہ پورے مریخ پر حکمرانی کی صلاحیت رکھتے ہوں گے"...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کنگ اتا کوک کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہونا چاہئے شاموک"۔ کنگ پاک نے غراتے ہوئے کہا۔

"آپ حکم کریں معزز کنگ۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... شاموک نے کہا۔

"سی ریز تیار ہونے میں ابھی پندرہ دن باقی ہیں اور اس دوران تمہارے پاس اور کوئی مشن نہیں۔ تمہارا مشن اب یہی ہے کہ تم اس زمینی لڑکی جولیا کو مون لینڈ لے آؤ"...... کنگ پاک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ"...... شاموک نے کہا اور اس نے ایک بار پھر کنگ پاک کے سامنے سر جھکا دیا۔

"میں جلد از جلد زمینی لڑکی جولیا کو اپنے محل میں دیکھنا چاہتا



ہوں"...... کنگ پاک نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں معزز کنگ۔ جولیا کل تک آپ کے محل میں ہو گی"...... شاموک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... کنگ پاک نے کہا تو شاموک نے سر جھکا کر کنگ پاک کو سلام کیا اور پھر وہ واپسی کے لئے مڑ گیا۔

''باس۔ تم بہت پریشان نظر آ رہے ہو۔ میں نے اتنا پریشان تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا''...... جوزف نے عمران کو پریشان دیکھ کر کہا۔ عمران کچھ دیر پہلے ہی رانا ہاؤس پہنچا تھا۔

''بہت دن ہو گئے ہیں جولیا اور تنویر کو مریخی باشندے اغوا کر کے لے گئے ہیں اور مجھے مریخ پر جانے کا کوئی ذریعہ نہیں مل رہا۔ تم ذرا اپنے وچ ڈاکٹروں سے ذہنی رابطہ کرو۔ دیکھو کہ وہ اس سلسلے میں کیا کہتے ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جوزف نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر اس کی آنکھیں کافی دیر تک بند رہیں۔

''باس۔ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ وچ ڈاکٹر خاموش ہیں''۔ جوزف نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ دوسری دنیا کا معاملہ ہے''...... عمران نے کہا اور پھر



اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ جوزف کو یاد بھی نہیں تھا کہ اسے عمران کے ساتھ رہتے ہوئے کتنے سال گزر گئے ہیں۔ اتنی طویل مدت میں جوزف نے عمران کو کبھی پریشان نہیں دیکھا تھا۔

عمران بڑی سے بڑی مشکل میں بھی ہنسنے ہنسانے کی باتیں کرتا تھا۔ وہ خود بھی کسی بات پر پریشان نہیں ہوتا تھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پریشان نہیں ہونے دیتا تھا لیکن آج وہی عمران بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ جوزف اسے عقیدت اور محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''باس۔ لگتا ہے تم نے کھانا نہیں کھایا۔ تمہارے لئے کھانا لے کر آؤں''...... جوزف نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران نے یکدم آنکھیں کھولیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے کھانا نہیں کھایا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ جوزف تمہارا غلام ہے۔ جوزف دی گریٹ تمہارے چہرے کو دیکھ کر تمہارے بارے میں سب کچھ بتا سکتا ہے۔ دو تین وقت کی بھوک تو باس تمہارے چہرے پر ظاہر ہی نہیں ہوتی میرا اندازہ ہے کہ تم نے دو دنوں سے کھانا نہیں کھایا''...... جوزف نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کو یاد آ گیا کہ اس نے واقعی دو دنوں سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ وہ صرف چائے پر گزارہ کر رہا تھا اور

سچی بات تو یہ تھی کہ اسے ان دو دنوں اپنے ساتھیوں کے اغوا کی پریشانی کی وجہ سے بھوک محسوس بھی نہیں ہوئی تھی۔

''شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے دو دنوں سے کھانا نہیں کھایا''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ اگر بھوکے رہنے سے تم مریخ پر پہنچ سکتے ہو تو ضرور رہو بلکہ میں بھی بھوکا رہنا شروع کر دیتا ہوں کیونکہ مجھے بھی مریخ دیکھنے کا بہت شوق ہے''...... جوزف نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر مسکرانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آیا تو اس نے کھانے کے برتن اٹھائے ہوئے تھے۔ س نے کھانا عمران کے سامنے میز پر رکھا اور عمران نے کھانا شروع کر دیا۔

''یہ کھانا تم نے خود بنایا ہے''...... کھانے کے دوران عمران نے جوزف سے پوچھا۔

''جی ہاں۔ جوانا کی غیر موجودگی میں کھانا میں ہی پکاتا ہوں۔ جوانا ہو تو پھر کھانا پکانے کی ذمہ داری اس کی ہوتی ہے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''مجھے معلوم نہیں تھا کہ تم دونوں اتنے اچھے باورچی بن چکے ہو۔ میں تو اب سلیمان کی چھٹی کراتا ہوں۔ مونگ کی دال کھلا کھلا کر اس نے میرے معدے کا ستیاناس کر دیا ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا کیونکہ وہ



پیٹ بھر کر کھانا کھا چکا تھا۔

''باس۔ تمہارا معدہ سلیمان کے ہاتھ کے پکائے ہوئے کھانوں کا عادی ہو چکا ہے۔ اب تم کسی اور کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاؤ گے تو تمہیں بدہضمی ہو جائے گی''...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا اور برتن اٹھا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔ اس نے چائے کا کپ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے چائے کا کپ ہونٹوں کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ ڈور بیل بج اٹھی۔ عمران اور جوزف دونوں ہی چونک اٹھے اور ان دونوں نے ہی ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ رانا ہاؤس میں کسی کے آنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ عمران کے ملنے والے عمران کو فلیٹ پر ملتے تھے اور جوزف، جوانا کا کوئی ملنے والا تھا ہی نہیں جو ان سے ملنے کے لئے آتا۔

''جوانا تو واپس نہیں آ گیا''...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھ کر کہا تو اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

''نو باس۔ اسے گئے ہوئے تو ابھی دس دن ہوئے ہیں جبکہ وہ ایک مہینے کے لئے ایکریمیا گیا ہے اور کال بیل بجانے کا اس کا یہ انداز ہی نہیں ہے''...... جوزف نے کہا اور اسی وقت دوبارہ کال بیل بج اٹھی۔

''جاؤ دیکھو کون آیا ہے''...... عمران نے جوزف سے کہا تو

جوزف کمرے سے باہر چلا گیا۔ دو تین منٹ بعد جوزف کی واپسی ہوئی تو اس کے ساتھ دو اجنبی تھے جبکہ جوزف کے چہرے پر جوش کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ رانا ہاؤس میں دو اجنبی افراد کی اس طرح آمد عمران کو اچھی نہیں لگی تھی۔

''باس۔ ان کی بات سن کر تمہاری ناراضگی دور ہو جائے گی بلکہ تم سب کچھ بھول جاؤ گے''...... جوزف نے پرجوش لہجے میں کہا۔ اس نے عمران کی ناراضگی کو محسوس بھی کر لیا تھا۔

''اچھا۔ کون ہیں یہ لوگ اور تم اتنے پرجوش کیوں ہو گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''علی عمران صاحب۔ ہم سٹار سٹی سے آئے ہیں اور ہمیں کنگ مراٹ نے بھیجا ہے''...... ان میں سے ایک نے کہا۔

''کیا''...... اس کی بات سن کر عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوشیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کے دو ساتھی اس وقت مریخ کے ملک گریٹ بگ میں موجود ہیں۔ گریٹ بگ کے کنگ اتاکوک اور پرنس اتی کوک آپ کے دونوں ساتھیوں سے جبراً شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کنگ مراٹ نے ہمیں آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ ہم آپ کو مریخ پر لے چلیں تاکہ اگر وہاں آپ کی ضرورت محسوس ہو تو آپ وہاں موجود ہوں۔ ویسے کنگ مراٹ نے آپ کے ساتھیوں کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ایجنٹ گریٹ بگ بھیج دیئے تھے''...... ان



دونوں میں سے ایک نے عمران کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پہلے تو تم لوگ اپنے نام بتاؤ۔ اس کے بعد یہ ثبوت دو کہ تم مریخی باشندے ہو اور پھر یہ بھی ثابت کرو گے کہ تم کنگ مراٹ کے ہی ساتھی ہو''...... عمران نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میرا نام شالوٹ ہے اور میرے ساتھی کا کا نام براٹ ہے''۔ پہلے والے نے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور یہ بات عمران بھی جانتا تھا کہ مریخ کے جتنے بھی باشندوں کا گروپ ہو ان میں سے صرف ایک ہی بات کرتا تھا جو کہ ان کا لیڈر ہوتا تھا۔ باقی باشندے گونگوں کی طرح خاموش رہتے تھے۔ نام بتانے کے بعد وہ دونوں یکدم تبدیل ہو گئے۔ اب وہ مریخی باشندوں کے روپ میں آ گئے تھے۔ عمران نے سر ہلا کر اطمینان کا اظہار کیا کیونکہ وہ ان سے مطمئن ہو چکا تھا۔

''آپ اس سٹمپ کو پہچانتے ہوں گے۔ یہ کنگ مراٹ کی سرکاری سٹمپ ہے''...... شالوٹ نے کہا اور پھر ان دونوں نے اپنے بازو ننگے کر کے عمران کو دکھائے۔ ان کے بازوؤں پر کنگ مراٹ کی سرکاری سٹمپ لگی ہوئی تھی۔ عمران اس سٹمپ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔

''آپ کی زمین پر واپسی کے وقت کنگ مراٹ نے علیحدگی میں آپ سے کہا تھا کہ آپ کو جس قدر جواہرات اور گولڈ چاہئے وہ آپ کو دینے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ نے انکار کر دیا تھا''۔

شالوٹ نے کہا۔

''میں تمہاری سٹمپ دیکھ چکا ہوں اور مطمئن ہو چکا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''اگر آپ مطمئن ہو چکے ہیں تو کیا ہم زمینی باشندوں کی شکل میں آ جائیں''...... شالوٹ نے پوچھا۔

''ہاں۔تم زمینی انسانوں کی شکل میں آ سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور اگلے ہی لمحے شالوٹ اور براٹ زمینی انسانوں کی شکل میں آ چکے تھے۔عمران انہیں غور سے دیکھ رہا تھا۔

''اب تم لوگ کرسیوں پر بیٹھ جاؤ۔ باقی باتیں بیٹھ کر ہی کرو''۔ عمران نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''سوری علی عمران صاحب۔ ہم یہاں بیٹھنے نہیں آئے۔ ہم نے فوری طور پر واپس جانا ہے آپ کو ساتھ لے کر''...... شالوٹ نے کرسی پر بیٹھنے سے انکار کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم ٹھیک کہتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ تمہاری سپر ٹرانسمٹ کہاں ہے''؟ عمران نے شالوٹ سے پوچھا۔

''یہاں سے تقریباً دو سو کلومیٹر دور شمال کی جانب ایک جنگل میں ہماری سپر ٹرانسمٹ موجود ہے اور اب ہم نے جلد از جلد اس تک پہنچنا ہے''...... شالوٹ نے کہا۔

''دو سو کلومیٹر تو بہت فاصلہ ہوتا ہے۔تم یہاں تک کیسے پہنچے



ہو''...... عمران نے شالوٹ سے پوچھا۔

''ہم وہاں سے یہاں تک پرندے بن کر آئے لیکن اب چونکہ آپ نے ہمارے ساتھ جانا ہے اس لئے آپ اپنی گاڑی لے چلیں۔گاڑی ایسی ہو کہ جنگل میں بہت دور تک جا سکے''۔ شالوٹ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہاں خصوصی ساخت کی جیپ موجود ہے۔ میں وہ لے لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ میری ایک گزارش ہے۔ مجھے بھی ساتھ لے چلو''۔ جوزف نے عمران سے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا یہ ساتھی بھی میرے ساتھ جائے گا''...... عمران نے شالوٹ سے کہا تو اس نے کندھے اچکا دیئے۔

''ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کنگ مراٹ ناراض نہ ہوں''...... شالوٹ نے کہا۔

''کنگ مراٹ میری کسی بات پر ناراض نہیں ہو سکتے''...... عمران نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''جی ہاں۔ یہ بات تو ہم بھی جانتے ہیں۔ کنگ مراٹ آپ کو سٹارسٹی کا محسن کہتے ہیں''...... شالوٹ نے کہا۔

''جوزف۔تم جیپ نکالو۔ میں طاہر کو فون کر لوں''...... عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ عمران نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر پریس کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ہونے پر ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''مریخ سے کنگ مراٹ کے ایجنٹ مجھے لینے کے لئے آئے ہیں۔ میں اور جوزف ان کے ساتھ جا رہے ہیں''...... عمران نے مقامی زبان میں بلیک زیرو سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ مریخی مخلوق زمین کی زبانوں میں سے صرف ایکریمی زبان جانتی تھی۔

''اوہ۔ عمران صاحب۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں''۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہمیں معلوم نہیں مریخ پر کتنا عرصہ لگ جائے جبکہ تمہارا پاکیشیا سے زیادہ عرصہ باہر رہنا مناسب نہیں ہے۔ اوکے۔ ہمارے لئے دعا کرنا۔ اللہ حافظ''...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

''باس۔ جیپ تیار ہے''...... جیسے ہی عمران نے ٹیلی فون کا رسیور رکھا جوزف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ہم تیار ہیں۔ آؤ ہمارے ساتھ''...... عمران نے شالوٹ سے کہا اور پھر اس نے دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ رانا ہاؤس کے گیٹ کے قریب ہی جیپ موجود تھی۔ جیپ سٹارٹ تھی۔ عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف گیٹ کھولنے کے لئے گیٹ کی طرف بڑھا۔ شالوٹ اور براٹ پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ جوزف نے گیٹ کھولا تو عمران جیپ کو باہر لے آیا۔ جوزف نے گیٹ کو خصوصی لاک لگائے اور پھر وہ عمران کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ کر



بیٹھ گیا۔ عمران نے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے وہ دو گھنٹوں سے بھی پہلے جنگل میں پہنچ گئے۔ جنگل میں پہنچ کر وہ کچھ دیر مزید سفر کرتے رہے۔ اس کے بعد جنگل اتنا گھنا اور راستہ اتنا دشوار ہو گیا تھا کہ جیپ مزید آگے نہیں جا سکتی تھی۔ انہوں نے جیپ وہیں چھوڑ دی اور پیدل آگے بڑھنے لگے۔ آدھ گھنٹہ پیدل چلنے کے بعد ان کے سامنے جنگل کے درمیان ایک چھوٹا سا میدان آ گیا تھا۔ اس جگہ گھاس اور جنگلی جھاڑیاں تو موجود تھیں لیکن درخت نہیں تھے۔ اس میدان میں سپر ٹرانسمٹ موجود تھی جو ایک بڑی طشتری کی شکل میں تھی۔

''سپر ٹرانسمٹ کے لئے یہ بہترین جگہ تھی اس لئے ہم نے اسے یہاں اتار دیا''...... شالوٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پچھلی بار جب ہمیں زمین سے مریخ پر لے جایا گیا تھا تو کیا اس وقت بھی تم آئے تھے''...... عمران نے شالوٹ سے پوچھا۔

''نہیں۔ اس وقت ہم نہیں تھے۔ ہمارے دوسرے ساتھی تھے''۔ شالوٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں چونکہ بے ہوشی کی حالت میں لے جایا گیا تھا اس لئے ہم نے تمہارے ان ساتھیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ البتہ ہمیں واپس چھوڑنے کے لئے جو آئے تھے ان سے میری باتیں ہوتی رہی تھیں''...... عمران نے کہا۔ اب وہ سپر ٹرانسمٹ کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے۔ شالوٹ نے انگلی کے اشارے سے سپر ٹرانسمٹ کا دروازہ

اوپن کیا۔ دروازہ اوپن ہوتے ہی ایک سیڑھی بھی دروازے سے لگ گئی۔ وہ سیڑھی پر چڑھ کر سپر ٹرانسمٹ میں داخل ہو گئے۔

جب وہ چاروں سپر ٹرانسمٹ میں داخل ہو چکے تو دروازہ بند ہو گیا۔ عمران پہلے بھی سپر ٹرانسمٹ میں سفر کر چکا تھا۔ سپر ٹرانسمٹ کے ایک کونے میں کئی ڈائل اور چھوٹی چھوٹی مشینیں لگی ہوئی تھیں۔ درجنوں بٹن بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''جی ہاں۔ میرا ساتھی جاکوک بتا رہا تھا کہ آپ بہت ذہین انسان ہیں۔ زمین پر واپس آتے ہوئے آپ نے سپر ٹرانسمٹ آپریٹ بھی کی تھی''...... شالوٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جاکوک نے مجھے آپریٹنگ سسٹم سمجھایا تو مجھے سمجھ آ گیا۔ سو میں نے سپر ٹرانسمٹ کو آپریٹ کر لیا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شالوٹ نے مشینوں کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ کچھ دیر تک مشینوں کے مختلف بٹن دباتا رہا۔ اس دوران اس کی نظر بار بار ڈائلوں پر بھی جا رہی تھی۔ مشینوں پر نصب بٹنوں کے علاوہ ڈائلوں کے قریب لگے ہوئے درجنوں بٹنوں میں سے بھی وہ چند بٹن دباتا رہا اور پھر یکدم ہی سپر ٹرانسمٹ میں سنہری رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اس روشنی کے پھیلتے ہی شالوٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

مزید چند بٹن پریس کرنے کے بعد وہ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سپر ٹرانسمٹ میں دس سیٹیں تھیں اور ان سیٹوں کے بعد بہت سی جگہ خالی



تھی اور یہ جگہ اتنی تھی کہ ایک اسٹیشن ویگن وہاں کھڑی کی جا سکتی تھی۔ وہ سب سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ چند منٹوں کے لئے سپر ٹرانسمٹ میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے اور پھر ایک خفیف سا جھٹکا لگا اور سپر ٹرانسمٹ اوپر اٹھنے لگی۔ اس دوران مختلف ڈائل جلنے بجھنے لگے اور ان میں لگی ہوئی سوئیاں بھی حرکت میں آ گئیں جبکہ کچھ مشینوں کی سکرینیں بھی روشن ہو چکی تھیں اور ان پر مختلف نمبرز ظاہر ہو رہے تھے۔

یہ نمبرز مریخی زبان کے تھے اور عمران کسی حد تک مریخی زبان سے واقف ہو چکا تھا۔ پچھلی بار آتے ہوئے اس نے سپر ٹرانسمٹ کے آپریٹر جاکوک سے سپر ٹرانسمٹ آپریٹ کرنے کے علاوہ مریخی زبان کے بہت سے الفاظ بھی سیکھے تھے۔ اب اسے یقین تھا کہ وہ مریخی مخلوق سے ان کی زبان میں بات کر لے گا۔ کچھ دیر تک تو انہیں احساس ہوتا رہا کہ سپر ٹرانسمٹ اوپر اٹھ رہی ہے مگر پھر انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے سپر ٹرانسمٹ ساکن ہو گئی ہو لیکن یہ صرف ان کا احساس تھا۔

''کنگ اتاکوک کے ملک کا نام تو سن سٹی تھا جبکہ تم نے گریٹ بگ کا نام لیا ہے''...... عمران نے شالوٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''چند مزید سائنسی ایجادات کر کے وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کا ملک گریٹ ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے اپنے ملک کا نام ہی گریٹ بگ رکھ لیا ہے''...... شالوٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”گریٹ بگ والوں نے جو سپر ٹرانسمٹ ایجاد کی ہے وہ اس سپر ٹرانسمٹ سے زیادہ تیز رفتار ہے یا کم“...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے شالوٹ سے پوچھا۔

”ہماری سپر ٹرانسمٹ زیادہ تیز رفتار ہے۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم صرف چار دنوں میں مریخ پر پہنچ جائیں گے“...... شالوٹ نے کہا۔ برائٹ نے تو ویسے ہی خاموش رہنا تھا اس دوران جوزف نے بھی خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

”ارے شب دیجور کی اولاد۔ تو کیوں منہ لٹکائے بیٹھا ہوا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”باس۔ میں نے تم کو تو کھانا کھلا دیا مگر خود نہیں کھایا۔ اب معلوم نہیں اس اڑن طشتری میں کھانا ملے گا یا نہیں“...... جوزف نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”مریخی مخلوق کھانا نہیں کھاتی“...... عمران نے کہا تو جوزف شالوٹ کی طرف دیکھنے لگا۔

”علی عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ہم لوگ کھانا نہیں کھاتے“...... شالوٹ نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم لوگ کھانا نہیں کھاتے تو زندہ کیسے رہتے ہو۔ ہر جاندار کو زندہ رہنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے“...... جوزف نے



کہا۔ اسے شالوٹ کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

”زمینی مخلوق کے لئے کھانا ضروری ہے۔ مریخی مخلوق بالکل کھانا نہیں کھاتی“...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”پھر تم نے مروا دیا باس۔ مجھے تو اس وقت سخت بھوک لگی ہوئی ہے“...... جوزف نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی ہم زمین کی حدود سے باہر نہیں نکلے۔ تم چاہو تو میں تمہیں اٹھا کر سپر ٹرانسمٹ سے باہر پھینک دیتا ہوں۔ تم واپس زمین پر پہنچ جاؤ گے“...... عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”باس۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہم زمین سے سینکڑوں فٹ اوپر آ چکے ہیں۔ اب اگر تم مجھے زمین پر پھینکو گے تو میری ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جائے گا“...... جوزف نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”سینکڑوں فٹ نہیں جوزف صاحب بلکہ ہم سینکڑوں کلومیٹر زمین سے اوپر آ چکے ہیں“...... شالوٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا کیونکہ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

”یہ ٹھیک کہہ رہا ہے شب دیجور کی اولاد“...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اچھا باس۔ اگر تم کھائے پیئے بغیر رہ لو گے تو میں بھی رہ لوں گا“...... جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔

”جوزف صاحب۔ یہ گھڑی آپ ہاتھ پر باندھ لیں“۔ شالوٹ

نے اسے ایک فوڈ مشین دیتے ہوئے کہا۔ یہ فوڈ مشین گھڑی جیسی تھی جو بتاتی تھی کہ انسان کو کتنی کیلوریز کی ضرورت ہے اور پھر مریخی مخلوق مشین کی بتائی ہوئی کیلوریز کے مطابق فوڈ کیپسول استعمال کرتی تھی۔

"وقت دیکھنے کی ضرورت تمہیں ہو گی یا باس کو۔ میں نے وقت دیکھ کر کیا کرنا ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ گھڑی پہن لو۔ شالوٹ اتنی محبت سے دے رہا ہے"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ تم کہتے ہو تو میں پہن لیتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور پھر اس نے شالوٹ سے گھڑی لے لی۔ اس نے گھڑی اپنی کلائی پر باندھی تو اس پر مریخی زبان کے چند ہندسے چمکنے لگے۔ شالوٹ نے جوزف کا ہاتھ پکڑ کر وہ ہندسے دیکھے اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور ایک کیپسول منتخب کر کے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"جوزف صاحب۔ یہ کیپسول آپ کھا لیں"...... شالوٹ نے کیپسول جوزف کی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کس بیماری کا کیپسول ہے مسٹر شالوٹ۔ میں تو بیمار نہیں ہوں۔ پھر میں کیپسول کیوں کھاؤں"...... جوزف نے شالوٹ سے کہا اور کیپسول کو غور سے دیکھنے لگا۔

"اس اڑن طشتری میں ابھی چیل کے گھونسلے میں بیٹھنے والی



بدروح آنے والی ہے جس نے یہ کیپسول کھایا ہو گا وہ تو اس بدروح سے بچ جائے گا اور جس نے نہیں کھایا ہو گا اسے بدروح کھا جائے گی"...... عمران نے کہا تو جوزف کا جسم خوف سے لرزنے لگا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"باس۔ ایسی باتیں مذاق میں بھی نہ کیا کرو"...... جوزف نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر جلدی سے یہ کیپسول کھا لو ورنہ شمالی جھاڑیوں کی بدروح آ کر تجھ سے کیپسول چھین کر کھا جائے گی"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جلدی سے فوڈ کیپسول منہ میں ڈال لیا۔

"یہ بدروح کیا ہوتی ہے عمران صاحب"...... شالوٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ جب سامنے آتی ہے تو پھر سمجھ میں بھی آتی ہے ورنہ اسے سمجھنا ممکن نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ شالوٹ کو عمران کی بات سمجھ نہیں آئی تھی لیکن وہ خاموش ہی رہا۔

"ہاں جوزف۔ اب بتاؤ کیا تمہیں بھوک محسوس ہو رہی ہے"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس۔ مجھے ذرا غور کرنے دو"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ مجھے بھوک محسوس نہیں ہو رہی۔ شاید بدروح کے ذکر کی وجہ سے میری بھوک اڑ گئی ہے"...... چند لمحوں

تک غور کرنے کے بعد جوزف نے کہا۔

”بدروح کی اولاد۔ بھوک بدروح کی وجہ سے ختم نہیں ہوئی بلکہ تم نے فوڈ کیپسول کھایا ہے۔ مریخی مخلوق نے پچاس روٹیوں کو ایک چھوٹے سے کیپسول میں بند کر دیا ہے۔تم نے یہ ایک کیپسول کھایا ہے تو یہ سمجھو کہ تم نے پچاس روٹیاں کھا لی ہیں“...... عمران نے جوزف کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”واہ باس۔ پھرتو مریخ والوں نے بہت ترقی کر لی ہے“۔ جوزف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تجھے ان کی ترقی کیپسول میں نظر آ رہی ہے۔ اس اڑن طشتری میں نظر نہیں آئی“...... عمران نے جوزف کو گھورتے ہوئے کہا۔

”باس۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ اپنی اپنی نظر کی بات ہے“۔ جوزف نے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم سے یہ باتیں کون کرتا ہے۔ اسے ذرا میرے سامنے تو لاؤ“...... عمران نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

”ہو۔ ہو۔ ہو۔ باس۔ تم مذاق بہت کرتے ہو“...... جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”میں کوئی سٹیج ڈراموں میں کام کرتا ہوں“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اپنی اپنی نظروں والی بات تم ہی نے تو مجھ سے کہی



تھی“...... جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ میں نے کہی تھی۔ پھر تو یہ بات بالکل ٹھیک ہو گی“۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”علی عمران صاحب۔ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ سے ایک بات کہوں لیکن مجھے ڈر ہے کہ آپ نے ناراض ہو کر معزز کنگ مراٹ سے میری شکایت کر دی تو انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں سے جلا دینا ہے“...... شالوٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم بے فکر ہو کر بات کرو۔ تمہاری شکایت نہیں ہو گی“۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تمام زمینی باشندے اسی طرح فضول باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں“...... شالوٹ نے کہا۔

”ہاں۔ ہم اپنا زیادہ تر وقت ضائع ہی کر دیتے ہیں۔ اب یہ دیکھو کہ ہمارے ہاں سکول، کالج اور یونیورسٹیوں سے تعلیم مکمل کرتے کرتے آدمی کی عمر چوبیس پچیس سال سے اوپر ہو جاتی ہے اور جب وہ عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے یعنی کام کرنے لگتا ہے تو اس وقت اس کی عمر کم از کم اٹھائیس سال ہو چکی ہوتی ہے جبکہ تمہارے ہاں ایجوکیشنل مشین ہوتی ہے جس میں تم اپنے پانچ چھ سال کے بچے کو رکھ دیتے ہو۔ اس مشین میں اسے خوراک بھی ملتی رہتی ہے اور اس کے دماغ کو تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ دس سال کا بچہ اپنی ایجوکیشن مکمل کر چکا ہوتا ہے۔ پھر اسے مزید ایک سال تک

پروفیشنل تعلیم دی جاتی ہے۔ یوں مریخی باشندہ گیارہ سال ہی کی عمر میں عملی زندگی اپنا لیتا ہے“...... عمران نے شالوٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ یہی بات تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کے ہاں وقت بہت ضائع کیا جاتا ہے“...... شالوٹ نے کہا۔

”جب زمین پر بھی ایجوکیشنل مشین جیسی چیزیں بن گئیں تو پھر ہمارا بھی وقت برباد نہیں ہوا کرے گا۔ ابھی تو ہمیں وقت کی اہمیت کا اندازہ بھی نہیں ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ بہت بڑے سائنس دان اور باصلاحیت انسان ہیں۔ آپ زمین والوں کو سائنسی ترقی کی طرف لے کر آئیں نا۔ زمینی مخلوق پر تو آپ کا بہت اثر و رسوخ ہو گا“۔ شالوٹ نے کہا۔

”زمین پر دو چار ملک نہیں سینکڑوں ممالک ہیں اور اربوں کی تعداد میں انسان آباد ہیں۔ میرا اثر و رسوخ تو آٹھ دس افراد پر ہو سکتا ہے۔ اربوں انسان تو میری بات نہیں مان سکتے اور پھر زمین پر مجھ سے کئی گنا زیادہ باصلاحیت انسان بھی موجود ہیں اور مجھ سے بڑھ کر سائنس دان بھی جو دن رات ترقی کے لئے کوشاں ہیں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ بات تو ہم جانتے ہیں کہ زمین پر سینکڑوں ملک اور اربوں کی آبادی ہے۔ ہم سائنسی ترقی میں اس قدر آگے



ہیں کہ ہمیں ان اربوں انسانوں میں سے کسی ایک انسان کو تلاش کرنا ہو تو ہم بہت آسانی سے اپنے ٹارگٹ پر پہنچ سکتے ہیں“۔ شالوٹ نے کہا۔

”ہاں۔ جیسا کہ تم نے مجھے تلاش کر لیا اور گریٹ بگ کے ایجنٹوں نے میرے ساتھی تنویر اور جولیا کو تلاش کر لیا اور اس سے قبل بھی تمہارے ساتھیوں نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو تلاش کر کے کار سمیت اغوا کر لیا تھا“...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ مریخ پر صرف تین ملک ہیں تو آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ مریخ کا جو خطہ آپ نے دیکھا ہے وہاں تین ملک ہی ہیں جبکہ مریخ میں دوسرے خطے بھی ہیں جہاں کئی ملک ہیں اور زمین کے ملکوں کی طرح ہمارے ملکوں کی بھی آپس میں دوستیاں اور دشمنیاں ہیں“...... شالوٹ نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری دشمنیاں تو میں دیکھ ہی چکا ہوں۔ شاید اب دوستیاں بھی دیکھ لوں“...... عمران نے کہا۔

”اگر آپ سونا چاہیں تو مجھے بتا دیں۔ میں آپ دونوں کے لئے بیڈ لگا دیتا ہوں“...... شالوٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بیڈ لگا دو۔ ابھی تو ہمیں کشش ثقل سے نکلنے میں بھی کافی وقت لگے گا“...... عمران نے کہا تو شالوٹ نے درجنوں بٹنوں میں سے دو بٹن پریس کئے تو سپر ٹرانسمٹ میں موجود خالی جگہ پر دو بیڈ

نمودار ہو گئے جن کی چوڑائی دو دو فٹ اور لمبائی چھ فٹ تھی۔ عمران اور جوزف بیڈ پر لیٹ گئے اور پھر کچھ دیر بعد انہیں نیند بھی آ گئی۔ پھر ایک تیز جھٹکا لگنے سے عمران کی آنکھ کھل گئی تھی۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھا تو وہ بیڈ سے اٹھ رہا تھا۔

''باس۔ یہ جھٹکا کیسا تھا''...... جوزف نے بیڈ سے اٹھ کر سیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''ہم زمین کی کشش سے باہر نکلے ہیں اسی لئے یہ جھٹکا لگا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر عمران بھی بیڈ سے اٹھ کر سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سپر ٹرانسمٹ کے بٹنوں کو دیکھا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔ بٹن پریس ہوتے ہی بیڈ اپنی جگہ سے غائب ہو گئے تھے۔

''عمران صاحب۔ اگر آپ چاہیں تو کنٹرول پینل پر نظر رکھ سکتے ہیں''...... شالوٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اگر تم سونا چاہتے ہو تو پھر ٹھیک ہے۔ میں سپر ٹرانسمٹ کنٹرول کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''میں اور رابرٹ بیک وقت نہیں سو سکتے''...... شالوٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر فی الحال تم دونوں ہی اسے آپریٹ کرتے رہو اگر ضرورت محسوس ہوئی تو پھر میں کنٹرول سنبھال لوں گا''...... عمران نے کہا اور پھر اس کی نظر سٹاپ واچ کی طرف اٹھی جو وقت بتا رہی



تھی کہ اس سپر ٹرانسمٹ کو سفر کرتے ہوئے چالیس گھنٹے گزر چکے ہیں۔

''ہم تو بہت دیر تک سوئے رہے ہیں''...... عمران نے وقت دیکھنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے آپ پر سکون آور ریز فائر کر دی تھیں۔ میں نے سوچا کہ مریخ پہنچ کر نہ معلوم آپ کو آرام کرنے کا وقت ملے یا نہ ملے اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ سفر کے دوران زیادہ سے زیادہ آرام کر لیں''...... شالوٹ نے کہا۔

''شالوٹ۔ تم بہت ہی عقل مند ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شالوٹ بھی مسکرانے لگا۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے انہیں سفر کا چوتھا دن تھا۔ جوزف اب اس سفر سے بور ہو چکا تھا۔

''باس۔ یہ سفر کب ختم ہو گا''...... جوزف نے بیزار لہجے میں کہا تو شالوٹ نے اس کی طرف دیکھا۔

''جوزف صاحب۔ اب صرف چھ گھنٹوں کا سفر باقی رہ گیا ہے''...... شالوٹ نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مجھے تو ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ میری ساری زندگی اس سپر ٹرانسمٹ میں سفر کرتے ہوئے گزر گئی ہے''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر اب تمہیں اٹھا کر سپر ٹرانسمٹ سے باہر پھینک دیا جائے تو تم نہ زمین پر جا کر گرو گے اور ہی مریخ پر بلکہ تم خلاؤں میں

خود بخود اڑتے پھرو گے اور اسی طرح اڑتے ہوئے کسی بدروح سے ٹکرا جاؤ گے اور خلاؤں کی بدروحیں زمین کی بدروحوں سے زیادہ خطرناک اور ظالم ہوتی ہیں“...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو جوزف کا جسم کانپنے لگا۔

”بب۔ بب۔ باس۔ میرے سامنے بدروحوں کا ذکر نہ کیا کرو“...... جوزف نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

”شالوٹ۔ سپر ٹرانسمٹ کا دروازہ اوپن کرو اور جوزف کو باہر پھینک دو“...... عمران نے شالوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شالوٹ نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھا۔ وہ عمران کے سنجیدہ لہجے سے دھوکہ کھا رہا تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ عمران سچ مچ جوزف کو سپر ٹرانسمٹ سے باہر پھینکنا چاہتا ہے۔

”باس۔ میں ڈنڈ لگاتا ہوں۔ جب تمہارا جی بھر جائے مجھے بتا دینا میں رک جاؤں گا“...... جوزف نے کہا اور فوراً ہی خالی جگہ پر جا کر ڈنڈ لگانے لگا۔ شالوٹ اور براٹ حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

”عمران صاحب۔ آپ کا یہ ساتھی کیا کر رہا ہے“...... شالوٹ نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے پوچھا۔

”یہ اپنی کہی ہوئی بات پر شرمندگی کا اظہار کر رہا ہے“...... عمران نے شالوٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”کیا تمام زمینی باشندے اسی طرح اپنی شرمندگی کا اظہار کر کے



معافی مانگتے ہیں“...... شالوٹ نے پوچھا۔

”نہیں۔ سب تو ایسا نہیں کرتے۔ یہ سٹائل صرف سر پھروں کا ہے“...... عمران نے کہا۔

”سر پھرے“...... شالوٹ نے بدستور حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے سر پھرے کی قطعاً سمجھ نہ آئی تھی۔

”سر پھرے کا مطلب تم نہیں سمجھ پاؤ گے“...... عمران نے کہا تو شالوٹ خاموش ہو گیا۔

”چلو رک جاؤ اور اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ“...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ جلدی سے اپنی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ جوزف ابھی سیٹ پر بیٹھا ہی تھا کہ سپر ٹرانسمٹ میں ایک تیز سیٹی کی آواز گونجی۔ یہ آواز سن کر شالوٹ، براٹ اور عمران بری طرح چونک پڑے کیونکہ یہ سیٹی کی آواز خطرے کا الارم تھی۔ شالوٹ نے فوراً ہی ایک مشین کا بٹن پریس کیا تو وہ مشین فوراً ہی ٹی وی سکرین کی طرح روشن ہو گئی۔ اس پر خلاء کا منظر دکھائی دینے لگا اور تیزی سے ہندسے بھی ظاہر ہونے لگے۔ جوزف کو ان تینوں کے چہروں سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ سپر ٹرانسمٹ خطرے سے دوچار ہو چکی تھی۔ پھر سپر ٹرانسمٹ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ یہ جھٹکا اتنا شدید تھا کہ وہ چاروں ہی سیٹوں سے اچھل کر سپر ٹرانسمٹ کے فرش پر جا گرے اور پھر انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے سپر ٹرانسمٹ کسی پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی ہو۔

تنویر کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک کرسی پر پایا۔ کرسی بہت کشادہ، نرم اور آرام دہ تھی۔ اس کے سامنے دوسری کرسی پر شہزادی اتی کوک بیٹھی ہوئی تھی۔ اتی کوک کی نظریں تنویر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور ان نظروں میں پیار ہی پیار تھا۔

''تمہیں ہوش آ گیا تنویر''...... تنویر کو ہوش میں آتے دیکھ کر اتی کوک نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں دکھائی دے تو رہا ہے کہ میں ہوش میں آ گیا ہوں''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا تم مجھ سے ناراض ہو''...... اتی کوک نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

''ناراض نہیں۔ میں تو تم سے بہت خوش ہوں''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔



''سچ تنویر۔ تم خوش ہو نا۔ مجھے یقین تھا کہ میری محبت پا کر تمہیں بہت خوشی ہو گی''...... اتی کوک نے کہا کیونکہ وہ تنویر کے طنز کو نہیں سمجھ سکی تھی۔

''کیا اس وقت ہم تمہارے محل میں ہیں''...... تنویر نے کچھ سوچتے ہوئے اتی کوک سے پوچھا۔

''ہاں۔ تم اس وقت کنگ اتاکوک کے محل میں ہو''...... اتی کوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تم مجھ سے کیا چاہتی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں''...... اتی کوک نے کہا۔

''میں تم سے شادی ایک شرط پر کر سکتا ہوں''...... تنویر نے اتی کوک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم اپنی کوئی بھی شرط منوانے کی پوزیشن میں نہیں ہو''...... اتی کوک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا ریز پسٹل لے آؤ اور مجھ پر ریز فائر کر کے جلا ڈالو۔ شادی تو میں تم سے نہیں کروں گا''...... تنویر نے حتمی لہجے میں کہا تو اتی کوک نے حیرت سے تنویر کو دیکھا۔

''تم مر جانا پسند کرو گے لیکن مجھ سے شادی نہیں کرو گے''۔ اتی کوک نے کہا۔

''ہاں۔ یہی بات ہے۔ ہماری زمین پر کئی لوگ اپنے آپ کو مار

ڈالتے ہیں۔ ہم لوگ اسے خودکشی کہتے ہیں۔ اگر تم نے زمینی مخلوق کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی ہوئی ہیں تو خودکشی کے بارے بھی میں تم نے ضرور پڑھا ہو گا''...... تنویر کہا تو اتی کوک سوچ میں پڑ گی۔

''ہاں۔ خودکشی کے بارے میں، میں نے ایک مضمون پڑھا تھا۔ اس مضمون میں لکھا تھا کہ زمین کے ایک ملک باچان میں تو ایسی موت کو بہت مقدس سمجھا جاتا ہے''...... اتی کوک نے کہا۔

''ہاں۔ تم نے ٹھیک مضمون پڑھا ہے۔ اگر تم نے مجھے زیادہ تنگ کیا تو میں خودکشی کر لوں گا''...... تنویر نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''اچھا تم بتاؤ کہ تمہاری شرط کیا ہے''...... اتی کوک نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

''ہماری باتیں کوئی اور تو نہیں سن رہا''...... تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ میرا کمرہ ہے۔ اس کمرے سے باہر ہمارے دماغ کی لہریں بھی نہیں جا سکتیں''...... اتی کوک نے کہا۔

''میں تم سے صرف ایک شرط پر شادی کرنے کے لئے تیار ہوں کہ تم ایسا چکر چلاؤ کہ جولیا کی شادی کنگ اتاکوک سے ہرگز نہ ہو سکے''...... تنویر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''جولیا تو ہمارے ایک ایجنٹ کو ہلاک کر کے فرار ہو چکی ہے اور ابھی تک اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کہاں ہے''...... اتی کوک



نے کہا تو تنویر نے اطمینان کا گہرا سانس لیا۔

''تمہارے والد کنگ اتاکوک کے ایجنٹ اسے تلاش تو کر رہے ہوں گے''...... تنویر نے پوچھا۔

''ہاں۔ جولیا کی تلاش جاری ہے اور جلد ہی اسے ٹریس کر لیا جائے گا''...... اتی کوک نے کہا۔

''بس تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا۔ اگر کنگ اتاکوک کے ایجنٹ جولیا کو تلاش کر لیں تو تمہیں ہر حال میں اس کی شادی کو رکوانا ہو گا۔ نہ صرف اس کی شادی رکواؤ گی بلکہ اسے واپس زمین پر بھی بھجوا دو گی''...... تنویر نے کہا۔

''اوکے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر ہمارے ایجنٹوں نے جولیا کو تلاش کر لیا تو میں اسے زمین پر واپس بھجوا دوں گی''...... کچھ دیر سوچنے کے بعد اتی کوک نے وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

''گڈ گرل۔ اب میں تم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بتاؤ ہماری شادی کب اور کیسے ہو گی''...... تنویر نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو شہزادی اتی کوک بھی خوش ہو گئی۔

''شادی اسی میدان میں ہو گی جہاں تمہارا مقابلہ اکاکاک سے ہوا تھا۔ اس شادی میں گریٹ بگ کے تمام لوگ شریک ہوں گے اور یہ شادی کل ہی ہو گی''...... اتی کوک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''شادی کے لئے اتنی جلد بازی اچھی نہیں ہوتی۔ تم تھوڑا انتظار

کر لو۔ جب تمہارے ایجنٹ جولیا کو تلاش کر لیں گے اور تم اسے واپس زمین پر بھجواؤ گی تو اس وقت ہم شادی کریں گے“...... تنویر نے کہا۔

”اگر جولیا ہمارے ایجنٹوں کو نہ ملی تو پھر“...... اتی کوک نے پوچھا۔

”جولیا کی کوئی نہ کوئی خبر تو ضرور ملے گی نا۔ ہم خبر ملنے کے بعد شادی کا پروگرام طے کریں گے“...... تنویر نے کہا۔

”تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ ذرا مجھے وہ تو بتاؤ“...... اتی کوک نے تنویر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم لوگ تو کہتے ہو کہ تم دماغ کی لہروں کو پڑھ لیتے ہو۔ کیا میرے دماغ کی لہریں تم سے پڑھی نہیں جا رہیں“...... تنویر نے ایک مرتبہ پھر طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا مگر اتی کوک اس کا طنز نہ سمجھ سکی۔

”کچھ کمزور دماغ ہوتے ہیں۔ ان کمزور دماغ کی لہریں بھی کمزور ہوتی ہیں۔ وہ کمزور لہریں ہم کیچ کر لیتے ہیں اور انہیں پڑھ بھی لیتے ہیں لیکن طاقتور دماغ کی طاقتور لہریں کیچ نہیں ہو سکتیں۔ تم، تمہاری ساتھی جولیا اور تمہارا ساتھی عمران بہت ہی طاقتور دماغ کے مالک ہو اس لئے تمہارے دماغ کی لہروں کو کیچ کرنا ممکن نہیں ہے۔ تجربات جاری ہیں اور امید ہے بہت جلد ہم طاقتور دماغ کی لہروں کو کیچ کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کر لیں گے“...... اتی کوک نے



کہا۔

”ہاں۔ اب تم اپنا سوال دوہراؤ۔ اب میں جواب دوں گا“۔ تنویر نے کہا۔

”میں نے یہ پوچھا تھا کہ تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ وہ ذرا مجھے بتاؤ“...... اتی کوک نے پوچھا۔

”میرے ذہن میں یہ ہے کہ جب تک جولیا مل نہیں جاتی میں اور تم گریٹ بگ کی سیر کریں۔ بازاروں کی، گریٹ بگ کے میدانوں کی، پہاڑوں کی، صحراؤں کی اور باغوں کی۔ مجھے اب ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔ میں گریٹ بگ کے ہر کونے کی سیر کرنا چاہتا ہوں“...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں تمہیں سیر کرا دیتی ہوں“...... اتی کوک نے کہا اور پھر اس نے فضا میں ایک خاکہ بنایا۔ ایک مریخی باشندے کا خاکہ بنا اور مٹ گیا۔ چند لمحوں بعد وہی خاکہ کمرے کی دیوار پر بنا تو اتی کوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا۔ سپاٹ دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا۔ پھر دروازہ کھلا اور جس کا خاکہ بنا تھا وہ مریخی باشندہ کمرے میں داخل ہوا۔

”جی گاگ۔ تم اپنے تین ساتھیوں کے ہمراہ باہر میدان میں پہنچو۔ ہم بھی وہاں آ رہے ہیں“...... جیسے ہی مریخی باشندہ کمرے میں داخل ہوا اتی کوک نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے پرنس“...... جی گاگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ

واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آؤ تنویر۔ اب ہم بھی چلیں"...... جی گاگ کے جانے کے بعد اتی کوک نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اتی کوک اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تو تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں میدان میں پہنچ گئے جہاں جی گاگ اور اس کے تین ساتھی موجود تھے۔ ان کے قریب پہنچ کر شہزادی اتی کوک رک گئی تو ان چاروں نے سر جھکا کر سلام کیا۔ اتی کوک نے فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو اس وقت ایک باکس ظاہر ہو گیا۔ باکس ان کے قریب ہی سطح مریخ پر اترا اور اس کا دروازہ اوپن ہو گیا۔ اتی کوک اور تنویر پہلے باکس میں سوار ہوئے۔ ان کے بعد جی گاگ اور اس کے ساتھی بھی باکس میں سوار ہو گئے۔ باکس کا دروازہ بند ہو گیا اور پھر باکس فضا میں بلند ہو کر ایک طرف بڑھنے لگا۔

"تم نے ان چاروں کو بھی ساتھ لے لیا ہے جبکہ میں صرف تمہارے ساتھ سیر کرنا چاہتا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زمینی لڑکی جولیا نے بھی سیر کی خواہش کی تھی۔ کنگ اتا کوک نے ایک مریخی باشندہ بھی اس کے ساتھ بھیجا اور وہ اسے ہلاک کر کے کہیں غائب ہو گئی۔ اب تم بھی ایسا کر سکتے ہو اس لئے یہ ایجنٹ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ اگر تم نے بھی کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر یہ تم پر بے ہوش کر دینے والی ریز فائر کریں گے اور تمہیں ہمارے محل میں پہنچائیں گے جہاں فوراً ہی



ہماری شادی ہو جائے گی"...... اتی کوک نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ مجھ سے اتنے خوفزدہ ہو"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر میں تم سے شادی کی خواہش مند نہ ہوتی تو میں تمہارے اتنے نخرے نہ اٹھاتی"...... اتی کوک نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر کے چہرے پر موجود مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"تنویر۔ تمہارے ان چار باشندوں کے قابو میں آنے والا نہیں ہے شہزادی اتی کوک"...... تنویر نے دل میں سوچا اور اسی لمحے باکس سطح مریخ پر اترا اور اس کا دروازہ اوپن ہو گیا۔ پہلے تنویر اور اتی کوک باکس سے باہر آئے اور پھر جی گاگ اور اس کے ساتھی۔

تنویر نے غور سے اپنے اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ ایک جنگل کے کنارے پر موجود تھے۔ یہ درخت زمین کے درختوں سے کسی حد تک ملتے جلتے تھے۔ ان کی رنگت زمین کے درختوں کی طرح سبز ہی تھی البتہ اونچائی میں زمینی درختوں کی نسبت زیادہ بلند تھے۔ بعض درختوں پر پھل بھی نظر آ رہے تھے۔

"اس جنگل کا نام ستی جنگل ہے۔ یہ بہت ہی خطرناک جنگل ہے۔ اس جنگل میں بہت ہی خوفناک جانور ہیں۔ جو مریخی انسانوں کو ہڑپ کر جاتے ہیں"...... اتی کوک نے کہا۔ شاید وہ تنویر کو ڈرانا چاہتی تھی مگر تنویر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"حیرت ہے۔ کوئی بات تم پر اثر نہیں کرتی۔ کسی بات پر تم خوفزدہ

نہیں ہوتے''...... اتی کوک نے تنویر کو مسکراتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جانداروں کے لئے سب سے بڑا خوف موت ہوتا ہے۔ جب مجھے موت کا ہی خوف نہیں ہے تو میں کسی اور بات سے کیسے خوفزدہ ہو سکتا ہوں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان چاروں کو ایک نظر دیکھا اور فوراً ہی ایکشن میں آنے کا فیصلہ کیا۔ وہ چاروں ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ تنویر یکدم سپرنگ کی مانند اچھلا اور ان چاروں مریخی باشندوں سے جا ٹکرایا۔ وہ چاروں ہی اچھل کر دور جا گرے۔ گرتے ہی وہ سنبھلنے لگے لیکن تنویر بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے حرکت میں آیا۔ وہ اڑتا ہوا ان کے قریب پہنچا اور اس کی لات حرکت میں آئی اور دو مریخی باشندوں کے سروں میں اس کی ٹھوکریں لگیں اور ان کے دماغ اندھیروں میں گم ہو گئے جبکہ تیسرے مریخی باشندے کے سینے میں تنویر کی لات لگی تھی اور وہ ایک مرتبہ پھر اچھل کر دور جا گرا تھا جبکہ چوتھا باشندہ جو کہ جی گاگ تھا قلابازیاں کھاتا ہوا تنویر سے کچھ فاصلے پر چلا گیا تھا۔

قلابازیاں کھانے کے دوران ہی اس نے اپنی جیب سے سنہری رنگ کا ریز پسٹل نکال لیا تھا۔ اس پسٹل سے بے ہوش کر دینے والی ریز خارج ہوتی تھی۔ پھر رکتے ہی اس نے ریز پسٹل کا رخ تنویر کی طرف کر کے بٹن دبا دیا۔ ریز پسٹل سے سنہری رنگ کی شعاع نکلی اور تنویر ایک مرتبہ پھر فضا میں اچھلا۔ شعاع اس کے نیچے



سے نکل گئی۔ تنویر ابھی فضا میں ہی تھا کہ جی گاگ نے ریز پسٹل کا رخ ایک بار پھر تنویر کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ تنویر نے فضا میں ہی پرندے کی طرح غوطہ لگایا اور تنویر کے اس غوطہ لگانے سے دو شعاعیں آپس میں ٹکرا گئیں۔ اس دوران تیسرے مریخی باشندے نے بھی اپنا ریز پسٹل نکال کر تنویر پر ریز فائر کر دی تھی۔

اس کے ریز پسٹل سے نکلی ہوئی ریز اور جی گاگ کے ریز پسٹل سے نکلی ہوئی ریز آپس میں ٹکرا گئی تھیں اور ان دونوں ریز کے آپس میں ٹکرانے سے ایک دھماکہ ہوا اور آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والی روشنی پیدا ہوئی۔ دونوں مریخی باشندوں کی توجہ ایک لمحہ کے لئے روشنی کی طرف ہوئی اور اس ایک لمحے کا فائدہ تنویر نے اٹھایا۔ وہ اڑتا ہوا تیسرے مریخی باشندے کے قریب پہنچا اور اس کے دونوں پیر اس مریخی باشندے کے سر پر لگے۔ اس مریخی باشندے کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر اس اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اس کے سر پر دوبارہ ٹھوکریں لگیں تو اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب گیا اور وہ نیچے گر گیا۔

اس دوران جی گاگ نے اس پر دوبارہ ریز فائر کی تھی۔ پہلی مرتبہ اس نے ہوا میں ہی غوطہ لگا کر خود کو اس ریز سے بچایا تھا اور دوسری بار اس نے خود کو مریخی باشندے پر گرا دیا تھا۔ اسی مریخی باشندے کے قریب ہی اس کا ریز پسٹل بھی پڑا ہوا تھا۔ تنویر نے

پلک جھپکنے سے قبل ہی وہ ریز پسٹل اٹھا لیا اور رولنگ کرتے ہوئے اس نے جی گاگ پر ریز فائر کر دی۔ جی گاگ کو پتہ ہی نہیں چل سکا تھا کہ تنویر اس کے ساتھی کا ریز پسٹل اٹھا چکا ہے۔ اسے تو اس وقت پتہ چلا جب ریز اس سے ٹکرائی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

یہ تمام کارروائی محض چند سیکنڈوں میں مکمل ہو گئی تھی۔ ان چاروں کے بے ہوش ہو جانے کے بعد تنویر نے اتی کوک کی طرف دیکھا۔ وہ اپنے باکس میں بیٹھ چکی تھی۔ تنویر نے ریز پسٹل کا رخ اس کے باکس کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ شعاع نکلی لیکن وہ باکس سے ٹکرا کر رہ گئی۔ باکس کا دروازہ کلوز ہو چکا تھا۔ اسی لمحے باکس فضا میں بلند ہوا اور پھر چند ہی لمحوں میں باکس اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

باکس کے نظروں سے اوجھل ہو جانے کے بعد تنویر نے ان چاروں مریخی باشندوں کی تلاشی لی۔ ان کی جیبوں سے سنہری ریز پسٹل کے علاوہ سرخ رنگ کے ریز پسٹل بھی تھے۔ تنویر کو معلوم تھا کہ سرخ ریز پسٹل سے سرخ رنگ کی ریز نکلتی ہے جس سے جانداروں کو آگ لگ جاتی ہے اور وہ چند لمحوں میں ہی جل کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ تنویر یہ بات بھی جانتا تھا کہ ان ریز پسٹل سے ریز کبھی ختم بھی نہیں ہوتیں۔

تنویر نے ایک سرخ رنگ کا ریز پسٹل اپنی جیب میں رکھ لیا اور دوسرا ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جیب میں اس نے سنہری رنگ کا ریز پسٹل



بھی رکھ لیا تھا۔ پھر اس نے ان چاروں مریخی باشندوں پر سرخ رنگ کی ریز فائر کیں تو ان چاروں کے جسموں کو آگ لگ گئی اور تنویر جنگل کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر وہ جنگل میں داخل ہو گیا۔ یہ جنگل بالکل زمینی جنگل کی طرح تھا۔ جنگل آہستہ آہستہ گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ جنگل میں بہت دور تک چلا گیا تھا اور پھر ایک جگہ اسے چونک کر رکنا پڑا۔

"تم اپنے ملک کی حدود میں ابھی تک ایک زمینی لڑکی کو تلاش نہیں کر سکے۔ کیوں"...... گریٹ لیگ کی خفیہ ایجنسی ایکس کا چیف لی ناٹ کنگ اتاکوک کے سامنے تھا اور کنگ اتاکوک اس پر غصے ہو رہا تھا اور لی ناٹ کنگ کے غصے کی وجہ سے پریشان نظر آ رہا تھا۔

"گریٹ گنگ۔ بہت جلد زمینی لڑکی کو تلاش کر لیا جائے گا"۔ لی ناٹ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تسلی کے الفاظ نہیں چاہئیں۔ مجھے تمہاری کارکردگی چاہئے"...... کنگ اتاکوک نے بدستور غراتے ہوئے کہا۔

"گریٹ کنگ۔ آج ہر حال میں زمینی لڑکی کو تلاش کر لیا جائے گا"...... لی ناٹ نے کہا۔

"او کے۔ اگر آج تم نے زمینی لڑکی کو تلاش کر لیا تو تمہاری جان بچ جائے گی اور اگر آج تم اسے تلاش نہ کر سکے تو میں اپنے ہاتھوں



سے تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں گا"...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

"تھینک یو گریٹ کنگ۔ آج زمینی لڑکی آپ کے قدموں میں ہو گی"...... لی ناٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب جاؤ اور جا کر اسے تلاش کرو۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"۔ اتاکوک نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا حکم سنتے ہی لی ناٹ نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکایا اور کنگ کے آفس سے باہر چلا گیا۔

آج کئی دن گزرنے کے بعد بھی زمینی لڑکی کا کوئی پتہ نہیں چلا تھا اس لئے کنگ اتاکوک کو غصہ آ رہا تھا۔ زمینی لڑکی جولیا سٹار سٹی اور مون لینڈ میں بھی نہیں تھی۔ کنگ اتاکوک سوچنے لگا کہ جولیا کہاں جا سکتی تھی لیکن اسے اپنے اس سوال کا جواب نہیں مل رہا تھا۔

اسی سوچ میں نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اس کے آفس میں ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر دیوار کی طرف دیکھا۔ دیوار پر لی ناٹ کا خاکہ بنا ہوا تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ اندر آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔ کنگ اتاکوک نے انگلی کا اشارہ کیا تو سپاٹ دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور لی ناٹ اندر آ گیا۔

"کیا بات ہے لی ناٹ۔ کیا زمینی لڑکی مل گئی"...... کنگ اتاکوک نے سخت لہجے میں کہا۔

"گریٹ کنگ۔ زمینی لڑکی کو میرے ایجنٹ تلاش کر رہے ہیں وہ آج مل جائے گی۔ میں ایک اور اہم خبر لے کر آپ کی خدمت میں

حاضر ہوا ہوں''...... لی ناٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ کیا زمینی لڑکی جولیا سے بھی زیادہ اہم خبر ہو سکتی ہے''...... کنگ اتاکوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''گریٹ کنگ۔ آپ کے دشمن کنگ مراٹ نے جولیا کے ساتھی علی عمران کو بلانے کے لئے اپنی سپر ٹرانسمٹ بھیجی ہوئی ہے اور وہ سپر ٹرانسمٹ ایک یا دو دنوں میں مریخ پر واپس آ جائے گی''...... لی ناٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اتاکوک چونک پڑا۔

''اوہ۔ واقعی یہ تو بہت اہم خبر ہے''...... کنگ اتاکوک نے چونکتے ہوئے کہا۔

''گریٹ کنگ۔ اس خبر کی اہمیت کے پیش نظر مجھے فوری طور پر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا پڑا''...... لی ناٹ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تم نے اچھا کیا۔ اب تم جاؤ۔ میں اس علی عمران کا کوئی بندوبست کرتا ہوں''...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

''اوکے گریٹ کنگ''...... لی ناٹ نے ایک بار پھر سر کو جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آفس سے باہر نکل گیا۔ جیسے ہی وہ دروازے سے باہر گیا دروازہ غائب ہو گیا اور دیوار سپاٹ نظر آنے لگی۔ کنگ اتاکوک نے انگلی سے فضا میں ایک اور مریخی باشندے کا خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا اور اگلے ہی لمحے مٹ گیا اور پھر چند سیکنڈ بعد وہی خاکہ سپاٹ دیوار پر بنا تو اتاکوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا



اور سپاٹ دیوار میں دروازہ ظاہر ہوا تو ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اس نے بھی دستور کے مطابق جھک کر کنگ اتاکوک کو سلام کیا۔

''راباگ۔ تمہیں ہمارے دوست کنگ شاشاک کے پاس فوری طور پر پہنچنا ہے''...... اتاکوک نے آنے والے سے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی گریٹ کنگ''...... راباگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے شاشاک کو ہمارا پیغام دینا ہے کہ کنگ مراٹ نے اپنی سپر ٹرانسمٹ پر زمین کے ایک باشندے کو بلوایا ہے۔ یہ وہی علی عمران ہے جسے کنگ مراٹ پہلے بھی زمین سے بلوا چکا ہے اور اب وہ ہماری دشمنی میں اسے بلوا رہا ہے۔ کنگ مراٹ کی یہ سپر ٹرانسمٹ ایک دو دنوں میں واپس آنے والی ہے۔ اس سپر ٹرانسمٹ کو صحیح سلامت واپس مریخ پر نہیں آنا چاہئے''...... اتاکوک نے راباگ کو اپنا پیغام سمجھاتے ہوئے کہا۔

شاشاک مریخ کے دوسرے خطے کے ایک اہم ملک لاماس کا کنگ تھا۔ گریٹ بگ کے لاماس کے ساتھ گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ کنگ شاشاک بھی کنگ مراٹ کو پسند نہیں کرتا تھا۔ لاماس بھی سائنسی ترقی میں بہت آگے تھا اور لاماس کے پاس تو سپر ٹرانسمٹ کو شدید نقصان پہنچانے والے ہتھیار بھی تھے اس لئے کنگ اتاکوک نے کنگ شاشاک کی مدد لینے کا فیصلہ کیا تھا۔ کنگ اتاکوک

کے کنگ شاشاک سے ذاتی تعلقات بھی بہت گہرے تھے۔

"او کے گریٹ کنگ۔ میں آپ کا پیغام کنگ شاشاک تک پہنچا دیتا ہوں"...... راباگ نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... اتاکوک نے راباگ سے کہا تو وہ واپس مڑا۔ اتاکوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا اور راباگ باہر نکل گیا۔ اب اتاکوک کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔ اسے یقین تھا کہ لاماس کے خطرناک ہتھیار سپر ٹرانسمٹ کو تباہ کر دیں گے۔



دھماکہ انتہائی شدید تھا اور سپر ٹرانسمٹ کو اس قدر زور دار جھٹکا لگا تھا کہ وہ چاروں ہی سپر ٹرانسمٹ کی دیواروں سے جا ٹکرائے تھے اور عمران کو ایسا محسوس ہوا تھا جیسے سپر ٹرانسمٹ پہاڑ سے ٹکرائی ہو۔ سپر ٹرانسمٹ اب باقاعدہ قلابازیاں کھاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران نے شالوٹ اور براٹ کی طرف دیکھا۔ وہ دونوں بے ہوش کر سپر ٹرانسمٹ کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

جوزف بھی بے ہوشی کی حالت میں ان کے قریب ہی پڑا تھا۔ عمران کے اپنے دماغ میں بھی دھماکے ہو رہے تھے اور اس کا سر بری طرح دکھنے لگا تھا لیکن عمران نے خود کو سنبھالا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بھی اس موقع پر بے ہوش ہو گیا تو پھر قیامت تک ہوش میں نہیں آ سکے گا۔ لہٰذا وہ کراہتے ہوئے اٹھا اور سپر ٹرانسمٹ کی مشینوں کے پاس پہنچا۔ اس کا سر چکرا رہا تھا۔ اس نے ایک ہینڈل

کا سہارا لیا اور پھر مشینوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

سپر ٹرانسمٹ کا کنٹرول سسٹم تو وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا لہٰذا اس نے تین چار بٹن پریس کیے۔ ایک درجن کے قریب ناب لگی ہوئی تھیں۔ اس نے دو تین ناب بھی گھمائیں۔ اس دوران اس کی نظریں ڈائلوں پر جمی رہیں۔ کچھ دیر کی کوشش کے بعد سپر ٹرانسمٹ دوبارہ سکون کی حالت میں آ گئی۔ عمران نے سپر ٹرانسمٹ کے میٹر چیک کیے۔ اب وہ نارمل حالت بتا رہے تھے۔ سپر ٹرانسمٹ پرسکون انداز میں سفر کرنے لگی تو عمران نے بھی سکون کا سانس لیا۔ پھر اس نے بے شمار بٹنوں کا جائزہ لیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی سپر ٹرانسمٹ میں بلیو کلر کی روشنی چمکی اور چند لمحوں بعد جوزف، شالوٹ اور براٹ کے جسموں میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔

عمران سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب دماغ میں ہونے والے دھماکوں اور سر درد میں کمی ہو چکی تھی۔ تقریباً ایک منٹ تک آنکھیں بند رکھنے کے بعد عمران نے آنکھیں کھولیں اور ان تینوں کی طرف دیکھا۔ جوزف مکمل طور پر ہوش میں آ چکا تھا جبکہ شالوٹ اور رابرٹ ابھی ہوش میں آ رہے تھے۔

''باس۔ کیا ہوا تھا''...... عمران کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر جوزف نے اس سے پوچھا اور اٹھ کر سیٹ پر آ گیا۔

''کسی دشمن نے سپر ٹرانسمٹ پر حملہ کیا تھا''...... عمران نے سنجیدہ



لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ دشمن تمہارے پیچھے پیچھے ہیں چاہے تم زمین پر رہو یا مریخ پر''...... جوزف نے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ اسی لمحے شالوٹ اور براٹ بھی کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئے اور پھر وہ دونوں ہی حیرت بھری نظروں سے سپر ٹرانسمٹ کو اور عمران کو دیکھنے لگے۔

''عمران صاحب۔ ہم پر تو بہت ہی شدید حملہ ہوا تھا۔ سپر ٹرانسمٹ کو آپ نے کنٹرول کیا ہے۔ کیا آپ بے ہوش نہیں ہوئے تھے''...... شالوٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ براٹ بھی سوالیہ نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

''میں بھی بے ہوش ہونے لگا تھا مگر پھر میں نے سوچا کہ اگر میں اس وقت بے ہوش ہو گیا تو قیامت تک بے ہوش رہوں گا اس لئے میں نے فوری طور پر بے ہوش ہونے کا پروگرام کینسل کر دیا اور اب تم پر بلیو ریز فائر کر کے تمہیں بھی ہوش میں لے آیا ہوں کیونکہ تین بے ہوش افراد کے درمیان اکیلا ہوش مند اچھا نہیں لگتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ظاہری سی بات تھی کہ عمران کی یہ باتیں شالوٹ اور براٹ کی سمجھ سے باہر تھیں۔

''عمران صاحب۔ معلوم نہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بہرحال مجھے اب دیکھنا پڑے گا کہ اب ہم مریخ سے کتنی دور پہنچ گئے ہیں اور اب ہماری سپر ٹرانسمٹ کس رخ پر جا رہی ہے''...... شالوٹ نے

عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر مشینوں کے قریب پہنچ گیا۔ وہ چند لمحوں تک مشینوں اور ڈائلوں کو دیکھتا رہا۔

''حیرت ہے عمران صاحب۔ آپ نے تو سپر ٹرانسمٹ کو صحیح رخ پر ڈال دیا ہے''...... شالوٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ میں نے تو بس چند بٹنوں کو ہی چھیڑا تھا''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''یہ حملہ کس نے کیا تھا اور کیوں کیا تھا''...... جوزف نے شالوٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یہ حملہ گریٹ بگ اور مون لینڈ والے تو نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے پاس ایسے ہتھیار نہیں ہیں جو اس سپر ٹرانسمٹ کو نقصان پہنچا سکیں۔ یہ ضرور لاماس والوں کا کام ہے۔ لاماس کا کنگ شاشاک کنگ اتاکوک کا دوست ہے''...... شالوٹ نے اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

''کیا کنگ اتاکوک کو میری مریخ پر آمد اچھی نہیں لگ رہی''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ لگتا تو کچھ ایسے ہی ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ آپ کی ذہانت سے بہت متاثر ہے اور اب اسے آپ کی ذہانت سے خوف محسوس ہو رہا ہو گا اس لئے اس نے کنگ شاشاک سے کہہ کر آپ کو ختم کرانے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش وہ دوبارہ بھی کرا سکتا ہے''...... شالوٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔



''مجھے ختم کرانے کی کوشش سینکڑوں افراد نے ہزاروں مرتبہ کی ہے لیکن ہر بار میرے اللہ نے مجھے بچایا ہے اور جب تک وہ مجھے بچاتا رہے گا کوئی بھی مجھے ختم نہیں کر سکے گا''...... عمران نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم مریخ کی حدود سے باہر نکل گئے تھے اور اب ایک مرتبہ پھر مریخ کی حدود میں داخل ہونے والے ہیں۔ ہم دو گھنٹوں بعد سٹار سٹی پہنچ جائیں گے۔ اگر اس دوران دشمنوں نے کوئی مداخلت نہ کی تو، میں اب سٹار سٹی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں''...... شالوٹ نے کہا اور پھر وہ ایک مشین کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے مشین پر لگے ہوئے چند بٹن دبائے تو مشین پر مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے۔ تقریباً دو منٹ بعد ایک سنہری رنگ کا بلب جلا تو شالوٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہیلو شالوٹ۔ سپر ٹرانسمٹ کنٹرول آفس سے راگوٹ بول رہا ہوں''...... مشین سے ایک آواز سنائی دی۔

''یس۔ سپر ٹرانسمٹ سے شالوٹ بول رہا ہوں''...... شالوٹ نے مشین کا ایک اور بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

''شالوٹ۔ کیا ہوا تھا۔ کچھ دیر پہلے کمپیوٹر نے بتایا تھا کہ سپر ٹرانسمٹ شدید خطرے سے دوچار ہے''...... مشین میں سے ایک بار پھر راگوٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سپر ٹرانسمٹ پر حملہ ہوا تھا اور میرا اندازہ ہے کہ یہ حملہ لاماس والوں نے کیا تھا۔ اگر ہمارے مہمان علی عمران صاحب سپر ٹرانسمٹ کو کنٹرول نہ کرتے تو یہ تباہ ہو جاتی"...... شالوٹ نے کہا۔

"اوہ۔ میں اس کی اطلاع معزز کنگ مراٹ تک پہنچاتا ہوں۔ سپر ٹرانسمٹ کے سٹارسٹی تک پہنچنے میں ابھی ایک گھنٹہ اور چالیس منٹ باقی ہیں۔ لاماس والے دوبارہ بھی حملہ کر سکتے ہیں"۔ راکوٹ نے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سنہری رنگ کا بلب بجھ گیا۔

"کیا زمین پر پہنچ کر اس مشین کے ذریعے مریخ پر بات نہیں کی جا سکتی"...... جوزف نے شالوٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں۔ مریخ کی حدود میں داخل ہوتے ہی یہ مشین کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔ مریخ کی حدود سے باہر یہ مشین کام نہیں کرتی"...... شالوٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زمین پر پہنچ کر کیا اس سپر ٹرانسمٹ کا رابطہ مریخ سے بالکل ختم ہو جاتا ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"سپر ٹرانسمٹ کنٹرول آفس میں کمپیوٹر صرف اتنا بتاتا ہے کہ اب سپر ٹرانسمٹ مریخ سے اتنی دور ہے اور خطرے سے دوچار نہیں ہے۔ جب سپر ٹرانسمٹ کسی خطرے میں گھر جائے تو کمپیوٹر بتا دیتا ہے کہ سپر ٹرانسمٹ کو اس وقت خطرہ ہے اور سپر ٹرانسمٹ اس خطرے کے وقت مریخ سے کتنی دور ہے"...... شالوٹ نے تفصیلا



سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب سپر ٹرانسمٹ مریخ کی حدود میں داخل ہو گئی ہے۔ کیا اب سٹارسٹی سے سپر ٹرانسمٹ کی مدد کی جا سکتی ہے"...... جوزف نے پوچھا۔

"جوزف صاحب۔ اب ہم ہوشیار ہیں۔ اب ہم سپر ٹرانسمٹ سے ہی دشمنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پہلے تو ہم مطمئن تھے یا یوں کہہ لیں کہ غافل تھے اس لئے ہمیں اس وقت پتہ چلا جب ہماری سپر ٹرانسمٹ پر حملہ ہو چکا تھا۔ اب اگر ہم پر حملہ کیا گیا تو ہم بھرپور جواب دیں گے"...... شالوٹ نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے عمران چونک پڑا اور فوراً ہی اٹھ کر سپر ٹرانسمٹ کی مشینری کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں ایک سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس سکرین کو دیکھ کر شالوٹ اور براٹ کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیل گئے بلکہ وہ تو خوفزدہ بھی نظر آنے لگے تھے۔

"تم دونوں اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر شالوٹ سوچ میں پڑ گیا۔ وہ ایک بار پھر خطرے میں تھے اور عمران اسے بیٹھنے کے لئے کہہ رہا تھا اور شالوٹ سوچ رہا تھا کہ عمران کی بات مانے یا نہ مانے اور پھر اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن دبایا تو سپر ٹرانسمٹ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ جوزف،

شالوٹ اور براٹ اچھل کر سپر ٹرانسمٹ کی دیواروں سے جا ٹکرائے۔ یہ جھٹکا عمران نے سپر ٹرانسمٹ کو دیا تھا۔ سپر ٹرانسمٹ اوپر جاتے ہوئے ایک لمحے سے بھی کم وقت میں نیچے کی طرف مڑی تھی اور یہ جھٹکا سپر ٹرانسمٹ کے یکدم رخ بدلنے کی وجہ سے لگا تھا اور اسی رخ بدلنے کی وجہ سے سپر ٹرانسمٹ محفوظ رہی تھی ورنہ اس کا حال کچھ دیر پہلے جیسا ہونا تھا۔

عمران نے ایک بار پھر مشین پر لگے درجنوں بٹنوں میں سے دو بٹنوں کو پریس کیا تو سپر ٹرانسمٹ کو ایک اور شدید جھٹکا لگا۔ اب عمران نے سپر ٹرانسمٹ کا رخ صحیح سمت کی طرف کیا تھا اور سپر ٹرانسمٹ کو یہ جھٹکا بھی اسی لئے لگا تھا۔ ان کی نظریں ایک روشن سکرین پر تھیں اور اس چھوٹی سی سکرین پر ایک باکس نظر آ رہا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ یہ باکس ٹرانسمٹ کہلاتا ہے۔

عمران کا ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے دو تین بٹن پریس کر دیئے۔ بٹنوں کے پریس ہوتے ہی سپر ٹرانسمٹ کے بیرونی حصے سے دو شعاعیں نکل کر اس باکس کی طرف بڑھیں اور پھر سکرین پر انہوں نے دیکھا کہ دونوں شعاعیں باکس سے ٹکرائی تھیں اور باکس کو فوراً ہی آگ لگ گئی تھی۔

''وہ مارا۔ دشمن کی ٹرانسمٹ کو آگ لگ گئی ہے''...... شالوٹ نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا۔ عمران نے ایک ڈائل کی طرف دیکھا۔ سٹار سٹی پہنچنے کے لئے انہیں مزید ڈیڑھ گھنٹہ چاہئے تھا اور ابھی دس



منٹ ہی گزرے تھے کہ انہیں سکرین پر ایک اور باکس اڑتا ہوا دکھائی دیا۔

''عمران صاحب ہوشیار۔ دشمن کی ایک اور ٹرانسمٹ ہماری طرف بڑھ رہی ہے''...... شالوٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ میں دیکھ رہا ہوں اور ہوشیار بھی ہوں''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اسی لمحے انہیں باکس میں سے ایک سرخ رنگ کی شعاع نکل کر سپر ٹرانسمٹ کی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ عمران کے ہاتھ ایک مرتبہ پھر بجلی کی سی سرعت کے ساتھ حرکت میں آئے۔ عمران نے دو تین بٹن فوراً ہی پریس کر دیئے جس سے ایک بار پھر سپر ٹرانسمٹ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر انہیں سکرین پر شعاع نظر آئی جو سپر ٹرانسمٹ کے نیچے سے گزری اور اس کے ساتھ ہی سپر ٹرانسمٹ میں سے بھی ایک سرخ رنگ کی شعاع نکلی جو اس باکس سے ٹکرائی اور اس باکس کو بھی آگ لگ گئی۔ شالوٹ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

''اوہ۔ عمران صاحب جس تیزی کا مظاہرہ آپ نے کیا ہے اس تیزی سے میں حرکت نہیں کر سکتا تھا''...... شالوٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کی نظریں بدستور سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

''معلوم نہیں تم لوگ چائے کے بغیر زندہ کیسے ہو''...... کچھ دیر

خاموش رہنے کے بعد عمران نے شالوٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس ٹرانسمٹ کے بعد کوئی اور ٹرانسمٹ نہیں آئی تھی اور خطرے کی نشان دہی کرنے والی مشین بھی اب خاموش ہو گئی تھی اس لئے عمران مطمئن ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے چائے کی طلب بھی محسوس ہو رہی تھی۔ چائے پیئے بغیر آج اسے چوتھا روز تھا۔

''چائے۔ یہ کیا ہوتی ہے عمران صاحب''...... شالوٹ نے پوچھا۔

''چائے ایک مشروب کا نام ہے۔ گرم گرم چائے کا کپ پی کر انسان کا ذہن فریش ہو جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سنا ہے کہ بہت عرصہ پہلے کچھ مشروبات مریخ پر بھی پیئے جاتے تھے۔ پھر تحقیقات کے دوران پتہ چلا کہ یہ مشروبات صحت کے لئے مضر ہیں تو ان پر پابندی لگا دی گئی۔ اب تو ہم لوگ صرف تازہ پانی پیتے ہیں''...... شالوٹ نے کہا۔

''ہاں۔ پچھلی بار یہ بات مجھے بتائی گئی تھی۔ اب مجھے چاہئے تو یہ تھا کہ میں چائے کا سامان ساتھ لے کر آتا لیکن تمہارے آنے کی خوشی میں، میں یہ بات بھول ہی گیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باس۔ کیا مریخ پر گیس اور بجلی ہے''...... جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''گیس کا تو پتہ نہیں لیکن بجلی تو موجود ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔



''باس۔ پھر تو غلطی ہو گئی۔ میں الیکٹرک چولہا لے آتا اور تمہیں چائے بنا بنا کر پلاتا رہتا''...... جوزف نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''بجلی تو موجود ہے لیکن سسٹم میں فرق ہے۔ مریخ پر بجلی کا سسٹم کچھ اور ہے اور ہماری زمین پر کچھ اور۔ تمہارے الیکٹرک چولہے نے یہاں کام نہیں کرنا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ ان کے پاس بجلی کا کیا سسٹم ہے''...... جوزف نے پوچھا۔

''شالوٹ۔ تم ہی اسے بتاؤ کہ تمہارے پاس بجلی کا کیا سسٹم ہے''...... عمران نے شالوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''سورج توانائی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ ہم شمسی توانائی ہی استعمال کرتے ہیں''...... شالوٹ نے کہا۔

''تو کیا تمہارے ہاں بھی لوڈشیڈنگ ہوتی ہے''...... جوزف نے کہا۔

''لوڈشیڈنگ۔ یہ کیا چیز ہوتی ہے جوزف صاحب''...... شالوٹ نے کہا۔

''ملک بھر میں بجلی کی کمی ہو جاتی ہے اور پھر محکمہ دن میں بار بار بجلی بند کر دیتا ہے۔ بجلی کی اس بندش کو ہمارے ہاں لوڈشیڈنگ کہا جاتا ہے۔ لوڈشیڈنگ سے ہمارا کاروبار زندگی بری طرح متاثر ہوتا

ہے“...... جوزف نے شالوٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ہمارے ہاں بجلی کی بندش نہیں ہوتی۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری زندگی میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کبھی بجلی گئی ہو“...... شالوٹ نے کہا تو جوزف نے عمران کی طرف اس انداز میں دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ یہ ہے اصل ترقی لیکن عمران اب اس کی طرف متوجہ نہیں تھا بلکہ اس کی نظریں سپر ٹرانسمٹ میں لگی ہوئی مختلف مشینوں اور ڈائلوں پر تھیں۔

باتوں میں کافی وقت گزر گیا تھا۔ اب چند منٹوں کے بعد سپر ٹرانسمٹ نے سٹارسٹی پہنچ جانا تھا۔ شالوٹ اب مشینوں کی طرف ہی متوجہ تھا۔ پھر چند منٹ بھی گزر گئے اور سپر ٹرانسمٹ خودبخود ایک جگہ رک گئی۔ شالوٹ نے ایک بٹن پریس کیا تو سپر ٹرانسمٹ کا دروازہ کھل گیا۔

”عمران صاحب باہر چلیئے“...... شالوٹ نے خوشی سے معمور لہجے میں کہا۔ اسے سٹارسٹی واپس پہنچنے پر خوشی ہو رہی تھی۔ عمران نے اس کی بات سنی تو وہ سیٹ سے اٹھا اور گیٹ کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہو۔ دروازے پر سیڑھیاں لگ چکی تھیں۔ عمران نے سیڑھیوں پر قدم رکھا اور نیچے اتر آیا۔ اس کے بعد وہ تینوں بھی سپر ٹرانسمٹ سے باہر آ گئے۔ جیسے ہی وہ سپر ٹرانسمٹ سے باہر آئے ایک طرف سے باکس آتا ہوا دکھائی دیا۔ ایک دو سیکنڈ کے بعد ہی وہ باکس ان کے قریب پہنچ کر سطح مریخ پر



اتر آیا۔ اس باکس کا دروازہ کھلا اور اس میں سے پانچ مریخی باشندے باہر نکلے۔ باہر آ کر وہ عمران کے سامنے مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ یہ بالوٹ اور اس کے ساتھی ہیں۔ معزز کنگ مراٹ کے خصوصی مہمان کا یہ استقبال کرتے ہیں“...... شالوٹ نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”سر۔ معزز کنگ مراٹ اپنے محل میں آپ کے منتظر ہیں“۔ بالوٹ نے مؤدبانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہم بھی تو معزز کنگ مراٹ سے ہی ملنے آئے ہیں۔ چلو“۔ عمران نے کہا۔

”تم اپنی ٹرانسمٹ میں آ جاؤ۔ سر عمران ہمارے ساتھ جائیں گے“...... بالوٹ نے شالوٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”او کے“...... شالوٹ نے کہا اور پھر اس نے فضا میں انگلی کا اشارہ کیا تو اگلے ہی لمحے ان کے سامنے ایک اور باکس آ گیا۔ وہ باکس بھی نیچے اتر آیا۔ شالوٹ اور براٹ اس باکس کی طرف بڑھ گئے۔

”آیئے سر۔ آپ ہمارے ساتھ چلیئے“...... بالوٹ نے عمران سے کہا تو وہ اس کے ساتھ اس ٹرانسمٹ کی طرف بڑھے۔ ابھی وہ دو قدم ہی چلے تھے کہ دونوں باکس کو آگ لگ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہاں ایک ساتھ کئی چیخیں بلند ہوئیں۔

جولیا پہاڑی راستوں پر چلتی ہوئی بہت دور تک آ گئی تھی۔ یہ پہاڑ زمینی پہاڑوں جیسے ہی تھے۔ صرف رنگت کا فرق تھا۔ ان پہاڑوں کی رنگت سرخ تھی۔ بناوٹ، اونچائی اور گہرائیوں کے لحاظ سے وہ زمین کے پہاڑوں جیسے ہی تھے۔ راستے بھی کافی دشوار گزار تھے۔

جولیا ان دشوار گزار راستوں پر چل رہی تھی۔ مسلسل کئی گھنٹوں تک چلنے کی وجہ سے وہ تھکاوٹ محسوس کر رہی تھی اور اب اس کی نظریں کسی پناہ گاہ کی تلاش میں تھیں۔ ویسے بھی دن اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا تھا اور رات ہونے سے پہلے پہلے جولیا نے اپنے لئے کوئی محفوظ پناہ گاہ تلاش کرنی تھی۔ چونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا اس لئے اسے یہاں سردی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد اسے ایک غار مل ہی گیا۔ اس نے غار کے اندر جھانکا۔ رات



گزارنے کے لئے یہ بہترین جگہ تھی۔ وہ غار میں داخل ہو گئی۔ یہ غار اندر سے کافی کشادہ تھا۔

جولیا نے غور سے غار کا جائزہ لیا اور پھر وہ باہر نکل آئی۔ پہاڑوں پر پہاڑی درختوں اور جھاڑیوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ جولیا کو خشک جھاڑیوں اور خشک لکڑیوں کی تلاش تھی۔ رات کو شدید سردی سے بچنے کے لئے اسے آگ کی ضرورت تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد اس نے خشک لکڑیاں اور جھاڑیاں اکٹھی کر لیں اور پھر اس نے دو پتھر بھی اٹھا لئے اور واپس غار میں آ گئی۔ آگ جلانے کے لئے وہ زمانہ قدیم کے انسانوں کا طریقہ استعمال کرنا چاہتی تھی۔

غار میں آ کر اس نے خشک جھاڑیاں اور لکڑیاں ایک کونے میں رکھ دیں۔ اب چونکہ اسے بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی اس لئے اس نے فوڈ مشین پر اپنے مطلوبہ کیلوریز چیک کیں۔ نمرٹ نے بازار سے اسے کافی تعداد میں فوڈ کیپسول خرید دیئے تھے۔ فوڈ کیپسولوں کی ڈبی اس کی جیب میں موجود تھی۔ اس نے مطلوبہ کیلوریز کے مطابق کیپسول کھایا تو اس کی بھوک ختم ہو گئی اور اسے اپنے جسم میں توانائی محسوس ہونے لگی۔ بھوک مٹنے کے بعد جولیا نے چند لکڑیاں ایک طرف کر کے رکھیں اور پھر ان پر جھاڑیاں ڈال دیں۔ اس کے بعد اس نے پتھروں کو آپس میں رگڑا اور یہ دیکھ کر اسے خوش محسوس ہوئی کہ پتھروں کے آپس میں رگڑنے سے چنگاریاں پیدا ہوئی

تھیں۔ جولیا نے پتھر جھاڑیوں کے بالکل قریب کر کے رگڑے۔ کئی چنگاریاں نکل کر جھاڑیوں پر پڑیں اور پھر تھوڑی دیر کی کوشش کے بعد جھاڑیوں کو آگ لگ گئی۔ جولیا کو اور زیادہ خوشی محسوس ہوئی۔

آگ آہستہ آہستہ بڑھنے لگی۔ رات ہوتے ہی سردی تو بہت بڑھ گئی تھی لیکن آگ جلنے کی وجہ سے غار کے اندر کا ماحول گرم ہو گیا تھا۔ غالباً چاند کی آخری تاریخیں تھیں جس کی وجہ سے باہر چاند بھی نظر نہیں آ رہے تھے۔ اندھیرے نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جبکہ غار کے اندر آگ کی وجہ سے روشنی ہو رہی تھی۔ اب جولیا کو نیند آ رہی تھی اس لئے جولیا نے سونے کا فیصلہ کیا۔ اس نے چند لکڑیاں اور آگ میں ڈالیں اور آگ سے کچھ فاصلے پر لیٹ گئی۔ اس کا اندازہ تھا کہ ایک گھنٹے تک لکڑیاں جلتی رہیں گی اور پھر دو سے تین گھنٹوں تک کوئلے بھی دہکتے رہیں گے۔ یوں وہ رات کے تین سے چار گھنٹے پرسکون نیند میں گزار سکے گی اور اگر کوئلوں کے بجھنے سے پہلے اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ مزید لکڑیاں آگ میں ڈال دے گی۔ یہی سوچتے سوچتے اسے نیند آ گئی۔

نجانے وہ کتنی دیر تک سوئی رہی کہ اچانک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ اس کے لاشعور نے اسے جگا دیا تھا۔ آگ تو بجھ چکی تھی لیکن کوئلے ابھی تک دہک رہے تھے اور ان دہکتے ہوئے کوئلوں کی وجہ سے غار میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی اور اس ہلکی روشنی میں اس کی نظر



سامنے پڑی تھی۔ اس کے سامنے چند فٹ کے فاصلے پر ایک بڑا سا سانپ کنڈلی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ سانپ کی نظریں جولیا پر تھیں اور شاید سانپ کی آنکھوں میں حیرت بھی تھی اور شاید یہ جولیا کی چھٹی حس تھی جس نے خطرے کی گھنٹی بجائی تھی اور جولیا بیدار ہو گئی تھی۔ اس سانپ میں اور زمین کے سانپ میں معمولی سا فرق بھی نہیں تھا۔ جولیا کا ہاتھ فوراً ہی اپنے کوٹ کی جیب میں گیا اور اس نے ریز پسٹل نکال لیا۔ اب سانپ کو بھی خطرے کا احساس ہو گیا تھا اور وہ بلند ہونے لگا تھا۔ جولیا نے فوراً ہی اس پر ریڈ ریز فائر کر دی۔ ریز سانپ سے ٹکرائی اور سانپ کو آگ لگ گئی۔

''ہونہہ۔ تو مریخ پر بھی سانپ ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسرے جانور بھی ہوتے ہوں گے''...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کر لکڑیوں کی طرف بڑھی۔ اس نے کافی ساری لکڑیاں آگ میں ڈال دیں۔ جب آگ بھڑک اٹھی تو اس نے بہت سی جلتی ہوئی لکڑیاں اٹھا کر غار کے دہانے کے قریب رکھ دیں تاکہ کوئی اور سانپ یا کوئی اور جانور غار کے اندر نہ آ سکے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد وہ ایک بار پھر سونے کے لئے لیٹ گئی۔

جولیا کی آنکھ کھلی تو اس نے غار سے باہر دیکھا تو باہر ہلکا ہلکا اجالا ہو رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ صبح ہو رہی ہے۔ اس نے آگ کی طرف دیکھا تو اب وہاں راکھ نظر آ رہی تھی۔ البتہ اکا دکا کوئلے اب بھی دہکتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جو کچھ راکھ میں دبے ہوئے

تھے اور کچھ راکھ سے باہر دکھائی دے رہے تھے۔

جولیا آگے بڑھنے کا ارادہ کر کے غار سے باہر نکل آئی۔ فوڈ کیپسول اس نے چلتے ہوئے ہی کھا لیا تھا۔ اسے اپنی منزل کا کچھ علم نہیں تھا۔ وہ خود کو تقدیر کے حوالے کر کے آگے بڑھ رہی تھی۔ دوپہر تک وہ پہاڑی راستوں پر ہی چلتی رہی۔ دوپہر کے بعد پہاڑ ختم ہو گئے اور اس کے سامنے ایک میدان آ گیا۔ وہ میدانی راستے پر آگے بڑھنے لگی۔ میدان میں اسے چلتے ہوئے ابھی چند منٹ ہی ہوئے تھے کہ اچانک اس کے سامنے ایک باکس آ کر رکا۔ جولیا فوراً ہی چوکنا ہو گئی اور اس کا ہاتھ اپنے کوٹ کی جیب میں چلا گیا۔ اس کی جیب میں مشین پسٹل تھا۔ کچھ دیر بعد باکس کا دروازہ کھلا اور اس سے دو مریخی باشندے باہر نکلے۔ ان میں سے ایک مرد اور دوسری عورت تھی۔ جولیا کو دیکھ کر ان دونوں کی آنکھوں میں شدید حیرت ابھر آئی تھی۔ پھر مرد نے مریخی زبان میں جولیا سے کچھ کہا جو جولیا کو سمجھ نہ آیا۔

''مجھ سے سیارہ زمین کی ایکریمی زبان میں بات کرو''...... جولیا نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوہ۔ کیا تمہارا تعلق سیارہ زمین سے ہے''...... مریخی عورت نے جولیا سے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں سیارہ زمین سے آئی ہوں۔ تمہارا تعلق مریخ کے کس ملک سے ہے اور تمہارا نام کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔



''سیارہ زمین سے آئی ہو۔ حیرت ہے۔ بہرحال ہمارا تعلق مریخ کے ملک پاکاس سے ہے۔ ہمارے کنگ کا نام شاکاب ہے۔ میرا نام لی کاز ہے اور یہ میری بیوی شی کاز ہے۔ ہم مون لینڈ گئے تھے اپنے رشتہ داروں کے پاس۔ اب واپس پاکاس جا رہے تھے کہ تمہیں دیکھ کر رک گئے''...... مریخی باشندے نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہارا نام کیا ہے اور تم سیارہ مریخ پر کیسے پہنچ گئیں''...... مریخی عورت نے جولیا سے پوچھا۔

''میرا نام جولیا ہے اور میں خود مریخ پر نہیں آئی بلکہ مجھے مریخی اپنی کسی سپر ٹرانسمٹ میں اغوا کر کے لائے ہیں''...... جولیا نے انہیں حقیقت بتاتے ہوئے کہا کیونکہ یہاں کوئی بات چھپانے کا فائدہ نہیں تھا۔

''تمہیں مریخی باشندے اغوا کر کے لائے ہیں۔ کس ملک سے ان کا تعلق ہے''...... لی کاز نے پوچھا۔ اس کے اور اس کی بیوی شی کاز کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

''یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ ان کا تعلق کس ملک سے تھا''...... جولیا نے کہا کیونکہ اس نے گریٹ بگ کا نام لینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

''سٹارٹی یا گریٹ بگ کے باشندے ہو سکتے ہیں''...... شی کاز نے اپنے شوہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان دونوں ملکوں کو سیارہ زمین سے زیادہ دلچسپی ہے''۔ لی

کاز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں ایک اور سوال پیدا ہو رہا ہے''...... شی کاز نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا''...... لی کاز نے اپنی بیوی سے پوچھا اور پھر وہ بھی جولیا کو غور سے دیکھنے لگا۔

''اس زمینی لڑکی جولیا کو جو بھی اغوا کر کے لائے ہیں وہ اسے یہاں کیوں چھوڑ گئے ہیں''...... شی کاز نے کہا تو لی کاز کی آنکھوں میں شک کے تاثرات پیدا ہو گئے۔

''ہاں۔ یہ بات شک میں ڈال رہی ہے۔ کیوں مس جولیا۔ تمہیں وہ لوگ یہاں کیوں چھوڑ گئے ہیں''...... لی کاز نے پہلے اپنی بیوی اور پھر جولیا سے پوچھا۔

''اس سوال کا جواب تو وہی لوگ دے سکتے ہیں جو مجھے زمین سے اغوا کر کے لائے تھے اور یہاں چھوڑ کر چلے گئے ہیں''۔ جولیا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو وہ دونوں میاں بیوی سوچ میں پڑ گئے۔

''وہ ہمیں ملیں گے تو ہم ان سے پوچھیں گے نا''...... لی کاز نے کہا۔

''اب تم ہمارے ساتھ چلنا چاہو گی''...... شی کاز نے سوالیہ انداز میں جولیا سے کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔

''ہم تمہیں اپنے کنگ کے پاس پہنچا دیں گے۔ ہو سکتا ہے ہمارے



کنگ اپنے تعلقات استعمال کر کے تمہیں واپس سیارہ زمین پر بھجوا دیں''...... لی کاز نے کہا۔ اب جولیا کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ ان کی آفر قبول کر لے۔ پاکاس کا کنگ شاکاب دوست ثابت ہوتا تھا یا دشمن یہ بعد کی بات تھی۔ فی الحال پاکاس جانے میں کوئی حرج نہیں تھا۔

''اوکے۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں''...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''آؤ ہمارے ساتھ''...... شی کاز نے کہا اور پھر وہ باکس کی طرف بڑھے۔ باکس اندر سے زمینی کار کی مانند تھا۔ دو سیٹیں آگے تھیں اور دو سیٹیں پیچھے تھیں۔ جولیا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ لی کاز اور شی کاز اگلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ ان تینوں کے بیٹھتے ہی باکس کا دروازہ بند ہو گیا اور پھر باکس ہوا میں بلند ہوا اور ایک طرف پرواز کرنے لگا۔ ابھی اس کی پرواز کو چند منٹ ہی گزرے تھے کہ لی کاز نے سامنے لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی جولیا پر سبز رنگ کی شعاع پڑی اور ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں جولیا کے دماغ پر سیاہ چادر پھیل گئی جبکہ لی کاز اور شی کاز کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

تنویر کے سامنے ایک عجیب وغریب قسم کا جانور آ گیا تھا۔ ایسا جانور اس نے زمین پر تو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حقیقت میں تو درکنار اس نے کبھی تصویر میں بھی اس قسم کا جانور نہیں دیکھا تھا۔ یہ جانور کم از کم پانچ فٹ لمبا تھا۔ اس کی جسامت بیل کے برابر تھی۔ چہرے کے اعضاء بندر سے ملتے جلتے تھے۔ اس کی آنکھوں میں چیتے کی سی چمک تھی اور سر پر تین سینگ تھے۔ تینوں سینگ کسی تیز دھار خنجر کی مانند چمک رہے تھے اور اس کی گردن پر شیر کی طرح بال تھے۔

تنویر اس جانور کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جبکہ تنویر کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بھی حیرت موجود تھی۔ پھر اچانک اس جانور نے منہ کھولا اور اس کی خوفناک آواز سے جنگل گونج اٹھا۔ اس کا منہ مگرمچھ کی طرح کھلا تھا اور اس کے دانت بھی مگرمچھ جیسے ہی تھے۔



خوفناک آواز نکالنے کے بعد اس جانور نے تنویر کی طرف دوڑ لگا دی اور پھر جیسے ہی وہ تنویر کے قریب پہنچا تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دور ہو گیا۔ وہ جانور اپنے ہی زور میں بھاگتا ہوا بہت آگے تک چلا گیا۔

آگے تک جا کر وہ رکا اور پھر واپس مڑا اور ایک بار پھر تنویر کی طرف بھاگنے لگا۔ ساتھ ہی اس نے دوبارہ خوفناک آواز نکالی تھی لیکن اب تنویر بھی جیب سے ریز پسٹل نکال چکا تھا۔ لہٰذا جیسے ہی وہ جانور تنویر کی طرف آنے لگا تنویر نے اس پر ریز فائر کر دی۔ ریز اس جانور کے ماتھے سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی۔ آگ لگتے ہی وہ جانور خوفناک آواز میں دھاڑنے لگا۔ اس کی دھاڑ سے سارا جنگل تھرانے لگا تھا۔

آگ لگنے کے باوجود بھی وہ جانور تنویر کی طرف دوڑتا ہوا آیا اور تنویر ایک بار پھر اچھل کر ایک سائیڈ پر ہو گیا اور وہ جانور بہت آگے تک چلا گیا۔ کافی آگے جا کر وہ رکا اور مڑا لیکن اب وہ ایک دو قدم ہی چلا تھا کہ زمین پر گر گیا۔ آگ نے اس کے سارے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ تنویر نے اسے جلنے دیا اور خود آگے بڑھنے لگا۔ وہ جلد از جلد اس جگہ سے دور ہو جانا چاہتا تھا۔

تنویر ابھی کچھ دور ہی چلا تھا کہ اسے اپنی دائیں طرف سے ایک زبردست پھنکار سنائی دی۔ تنویر لاشعوری طور پر اپنی جگہ سے اچھلا اور دور جا گرا۔ اس کا اس طرح اچھلنا ہی اسے بچا گیا تھا۔ دائیں

طرف انیس بیس فٹ لمبا سانپ تھا جس کی موٹائی کم از کم ایک فٹ تھی۔ اس سانپ کی پھنکار کے ساتھ اس کے منہ سے آگ کا شعلہ زمین پر گرا تھا اور سرخ زمین وہاں سے سیاہ ہو گئی تھی۔ اس سانپ کی پھنکار دوبارہ بھی سنائی دی اور اس کے منہ سے ایک بار پھر آگ کا شعلہ نکل کر تنویر کی طرف بڑھا۔ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹیں بدل کر خود کو سانپ کے اس حملے سے بچایا اور پھر اس نے ریز پسٹل کا رخ سانپ کی طرف کر کے فائر کر دیا۔

سرخ رنگ کی شعاع سانپ سے ٹکرائی اور سانپ کو آگ لگ گئی اور پلک جھپکتے ہی سانپ کا جسم جل گیا۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیا۔ قدرت کی مہربانی سے تنویر بچ گیا تھا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک چلنے کے بعد جنگل کم گھنا ہونے لگا اور مزید کچھ دیر چلنے کے بعد جنگل ختم ہو گیا اور تنویر نے خود کو ایک میدان میں پایا۔ کچھ دور اسے چھوٹے بڑے پہاڑ بھی نظر آ رہے تھے۔ وہ ان پہاڑوں کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ پہاڑوں تک نہیں پہنچا تھا کہ اس کے سامنے یکدم ہی ایک باکس نمودار ہوا اور پھر وہ باکس رکا اور اس میں سے دس مریخی باشندے باہر نکل آئے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ریز پسٹل نظر آ رہے تھے۔ یہ سنہری رنگ کے ریز پسٹل تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اسے زندہ گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔

''یہ یقیناً شہزادی اتی کوک کے ایجنٹ ہیں''...... تنویر نے اپنے



دل میں سوچا۔ وہ جانتا تھا کہ شہزادی اتی کوک کسی بھی حالت میں اس کی ہلاکت نہیں چاہے گی۔ اس نے تنویر کو شادی کے لئے پسند کیا تھا اور وہ ہر ممکن کوشش کرے گی کہ اس کی تنویر سے شادی ہو جائے۔

''مسٹر تنویر۔ خود کو ہمارے حوالے کر دو''...... ایک مریخی باشندے نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم کون ہو اور میں خود کو تمہارے حوالے کیوں کروں''...... تنویر نے پوچھا۔

''میرا نام لی باگ ہے اور میں شہزادی اتی کوک کی ذاتی فورس کا انچارج ہوں۔ میں نے تمہیں گرفتار کر کے شہزادی اتی کوک کے حوالے کرنا ہے''...... مریخی باشندے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اگر میں تمہاری بات نہ مانوں تو پھر تم کیا کرو گے''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر ہم تمہیں بے ہوش کر کے لے جائیں گے''...... لی باگ نے کہا۔

''تمہاری شہزادی اتی کوک جانتی ہے کہ میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔ پھر اس نے تمہیں کیوں بھیجا ہے''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شہزادی اتی کوک نے کہا ہے کہ میں تمہیں سمجھاؤں اور بتاؤں

کہ تم یہاں اجنبی ہو۔ یہاں کے راستوں سے، افراد سے، جانوروں سے غرضیکہ ہر چیز سے انجان ہو۔ تم مارے جا سکتے ہو لہٰذا اپنی ضد سے باز آ جاؤ اور شہزادی اتی کوک کی بات مان لو“...... لی باگ نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”اب تم فوراً واپس چلے جاؤ اور اپنی شہزادی سے جا کر کہو کہ اس کا مجھ سے شادی کا خواب کبھی بھی پورا نہیں ہو گا“...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہم خالی ہاتھ تو واپس نہیں جا سکتے۔ تمہیں ساتھ لے کر ہی جائیں گے“...... لی باگ نے کہا۔ اس دوران سب مریخی باشندوں نے تنویر کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ تنویر نے یہ بات محسوس کر تو لی تھی لیکن وہ حرکت میں نہیں آنا چاہتا تھا کیونکہ ان سب کے ریز پسٹلز کا رخ اس کی طرف تھا۔ وہ اپنے ریز پسٹل سے تین چار مریخی باشندوں کو بیک وقت نشانہ بنا سکتا تھا مگر دس باشندے ایک ہی وقت میں اس کا شکار نہیں بن سکتے تھے۔ لہٰذا اس نے جوش کی بجائے ہوش سے کام لینے کا فیصلہ کیا تھا۔

”کہتے تو تم ٹھیک ہو۔ مجھے تو یہاں بہت آسانی سے مارا جا سکتا ہے“...... تنویر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہی بات تو ہم تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی“...... لی باگ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ تنویر کو اس کی بات سمجھ آ گئی ہے۔



”اوکے۔ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں“...... تنویر نے لی باگ سے کہا اور پھر اس نے قدم بڑھائے۔ جیسے ہی تنویر نے ٹرانسمٹ کی طرف قدم بڑھائے تمام مریخی باشندے مطمئن ہو گئے۔ تنویر ابھی ٹرانسمٹ کی طرف دو قدم ہی بڑھا تھا کہ وہ چونک پڑا اور اس کی نظریں یکدم ایک طرف جم سی گئیں۔

”اوہ۔ سٹارسٹی کے ایجنٹ تو یہاں جین بدل کر آ گئے ہیں“۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر تمام مریخی باشندے اس طرف دیکھنے لگے جس طرف تنویر کی نظریں تھیں۔ یہ بہت ہی سادہ سا حربہ تھا جو زمین پر کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا لیکن مریخی باشندے اس دھوکے میں آ گئے۔ شاید وہ اس قسم کی باتوں کے عادی نہیں تھے۔

جیسے ہی ان کی توجہ تنویر سے ہٹی تنویر نے پلک جھپکنے میں ہی ریز پسٹل جیب سے نکالا اور اس نے ان تمام مریخی افراد پر شعاع فائر کر دی۔ اس کا ہاتھ بہت تیزی سے گھوما تھا۔ سات مریخی باشندے اس کے ریز پسٹل کی زد میں آ گئے تھے جن میں لی باگ بھی شامل تھا۔ سات مریخی باشندوں کے جسم کو آگ لگ چکی تھی جبکہ باقی تین نے اچھل کر جان بچائی۔ پھر وہ فوراً ہی زمین پر لیٹ گئے اور انہوں نے رولنگ شروع کر دی۔ اس رولنگ کے دوران ان کے ریز پسٹل سے بھی شعاعیں نکلیں اور تنویر کی طرف بڑھیں۔ تنویر نے ایک لمبا جمپ لگایا اور وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اس کے جسم نے

فضا میں ہی قلابازی کھائی اور اس قلابازی کے دوران اس نے ریز پسٹل سے ریز فائر کی اور اس مرتبہ بھی ایک مریخی باشندہ اس کے ریز پسٹل کی زد میں آ گیا۔ پہلے سات مریخی باشندوں کی طرح اس کے منہ سے بھی دلدوز چیخ نکلی اور اس کے جسم کو بھی آگ لگ گئی۔ اب اس کے مقابلے میں صرف دو مریخی باشندے رہ گئے تھے۔

اسی لمحے وہاں ایک اور ٹرانسمٹ ظاہر ہوئی۔ ان دو مریخی باشندوں کی توجہ آنے والی ٹرانسمٹ کی طرف ہوئی لیکن تنویر نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی تھی۔ اس نے باقی ماندہ دونوں مریخی افراد پر بھی ریز فائر کر دی۔ ان کی بھی چیخیں بلند ہوئیں اور ان کے جسم جلنے لگے لیکن اسی لمحے ٹرانسمٹ سے ایک تیز روشنی نکلی جس نے بہت سے علاقے کو چکاچوند کر دیا تھا۔ جیسے ہی وہ روشنی تنویر پر پڑی تنویر کو اپنا ذہن تاریک ہوتا ہوا محسوس ہوا اور اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔



لاماس سٹی کا کنگ شاشاک اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آفس میں ایک میز پر چند چھوٹی چھوٹی مشینیں اور دو کمپیوٹر بھی رکھے ہوئے تھے۔ کنگ شاشاک ایک کمپیوٹر کی سکرین کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ اس کے ذہن سے لہریں ٹکرائیں جس کا مطلب تھا کہ کوئی اس سے ذہنی رابطہ کر رہا ہے۔ اس نے کمپیوٹر کی سکرین سے اپنی نظریں ہٹائیں اور اپنے ذہن کو آزاد چھوڑ دیا۔

"کنگ شاشاک۔ میں کنگ اتاکوک ہوں"...... کنگ شاشاک کے ذہن سے ایک جملہ ٹکرایا۔

"اوہ۔ کنگ اتاکوک۔ فرمائیے۔ کیسے یاد کیا آپ نے"...... کنگ شاشاک نے اپنے ذہن میں سوچا۔

"میرا ایک ایجنٹ راباگ آپ کے پاس آ رہا ہے۔ آپ نے اس کی بات توجہ سے سنی ہے"...... کنگ شاشاک کے ذہن سے

جملہ ٹکرایا۔

''لگتا ہے آپ کسی خاص الجھن کا شکار ہو گئے ہیں''...... کنگ شاشاک نے اپنے ذہن میں سوچا۔

''جی ہاں۔ کچھ ایسا ہی ہے۔ تفصیلات آپ کو راباگ ہی بتائے گا۔ میں نے آپ سے اس لئے ذہنی رابطہ کیا ہے تاکہ آپ اس سے فوراً مل لیں اور اسے انتظار نہ کرنا پڑے''...... کنگ شاشاک کے ذہن سے جملہ ٹکرایا۔

''اوہ نہیں کنگ۔ آپ کے ایجنٹ کو ہم بھلا انتظار کرا سکتے ہیں''...... کنگ شاشاک نے سوچا۔

''اوکے۔ میں اب آپ سے رابطہ ختم کر رہا ہوں''...... کنگ شاشاک کے ذہن میں جملہ ابھرا اور اس کے بعد کنگ شاشاک کو ذہن پر جو معمولی سا دباؤ محسوس ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا۔ کنگ شاشاک سوچنے لگا کہ کنگ اتاکوک کو کیا مسئلہ درپیش ہو سکتا ہے لیکن اس کے اس سوال کا جواب کوئی نہیں دے سکتا تھا اور پھر وہ راباگ کا انتظار کرنے لگا۔

کچھ دیر بعد اس کے آفس کی ایک دیوار پر ایک خاکہ نمودار ہوا اور اس کے ساتھ ہی بیل کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دی تو کنگ شاشاک نے فوراً ہی دیوار کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا اور اگلے ہی لمحے ایک مریخی آدمی اس کے آفس میں داخل ہوا۔ کنگ شاشاک کے



قریب پہنچ کر اس نے مؤدبانہ انداز میں اپنے سر کو جھکایا۔ کنگ شاشاک نے ایک بار پھر انگلی کا اشارہ کیا تو اس کے سامنے ایک کرسی ظاہر ہو گئی۔

''بیٹھ جاؤ راباگ''...... کنگ شاشاک نے آنے والے سے کہا تو اس نے سر اٹھایا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تھینک یو''...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد راباگ نے کنگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''کنگ اتاکوک نے مجھ سے ذہنی رابطہ کر کے بتایا ہے کہ تم مجھ سے ملنے کے لئے آ رہے ہو۔ ہاں بتاؤ کہ ہمارے دوست کو کیا مسئلہ درپیش ہے''...... کنگ شاشاک نے راباگ سے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ آپ جانتے ہیں کہ کنگ مراٹ ہمارے کنگ کے دشمن ہیں''...... راباگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کنگ مراٹ صرف کنگ اتاکوک کا ہی نہیں بلکہ میرا بھی دشمن ہے''...... کنگ شاشاک نے کہا۔

''اپنی اس دشمنی کی وجہ سے کنگ مراٹ نے اپنی سپر ٹرانسمٹ پر زمین کے چند ایجنٹوں کو بلایا ہے جو کہ بہت ہی خطرناک ہیں۔ کنگ مراٹ ان کی مدد سے ہمارے معزز کنگ اتاکوک کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے''...... راباگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر کنگ شاشاک کو غصہ آ گیا۔

''زمینی انسانوں کی یہ جرأت کہ وہ ہمارے دوست کو نقصان

پہنچائیں''...... کنگ شاشاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ جرأت تو ان زمینی انسانوں کو کنگ مراٹ دے رہا ہے نا''...... راباگ نے کہا۔

''کیا سیارہ زمین کے انسان نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ وہ ہمارا مقابلہ کر سکیں''...... کنگ شاشاک نے راباگ سے پوچھا۔

''نہیں معزز کنگ۔ زمینی انسان ترقی میں ابھی ہم سے بہت پیچھے ہیں لیکن کنگ مراٹ تو سائنسی ترقی میں ہمارے برابر ہے بلکہ ہم سے کچھ آگے ہی ہے۔ زمین کے ان انسانوں کو وہ پہلے بھی مریخ پر بلا کر ان کی مدد حاصل کر چکا ہے''...... راباگ نے کہا۔

''ہاں۔ کچھ اطلاعات ہم تک بھی پہنچیں تھیں کہ کنگ مراٹ نے زمینی مخلوق کو مریخ پر بلا کر اپنا کوئی مسئلہ حل کرایا ہے۔ کمال ہے۔ پسماندہ زمینی انسان اب ہمارے مسئلے حل کرنے لگے ہیں''۔ کنگ شاشاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ ان میں سے ایک انسان کے بارے میں تینوں ممالک کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر اس کا دماغ فوڈ کیپسول میں منتقل کر کے کھا لیا جائے تو کھانے والا سپر مائینڈ ہو جائے گا''...... راباگ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ اس قدر سپر مائینڈ انسان ہے''...... کنگ شاشاک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہم جتنا سپر مائینڈ اسے سمجھ رہے ہیں وہ اس سے کئی گنا بڑھ کر ہے اور اب وہی زمینی انسان جس کا نام علی عمران ہے دوبارہ مریخ پر آ رہا ہے تاکہ کنگ اتاکوک کو نقصان پہنچا سکے اور اس سلسلے میں کنگ مراٹ نے بھی خصوصی انتظامات کئے ہوں گے''...... راباگ نے کہا تو کنگ شاشاک سوچ میں ڈوب گیا اور پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

''اب کنگ اتاکوک ہم سے کیا چاہتے ہیں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کنگ شاشاک نے پوچھا۔

''معزز کنگ۔ سپر ٹرانسمٹ آج یا کل کسی بھی وقت زمین سے واپس مریخ پر پہنچ سکتی ہے۔ ہمارے کنگ اتاکوک چاہتے ہیں کہ جیسے ہی سپر ٹرانسمٹ مریخ کی حدود میں داخل ہو آپ اسے تباہ کر دیں''...... راباگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہمارے ہتھیار سپر ٹرانسمٹ کو مکمل طور پر تباہ نہیں کر سکتے۔ البتہ اسے اس قدر نقصان پہنچا سکتے ہیں کہ وہ آؤٹ آف کنٹرول ہو جائے اور آؤٹ آف کنٹرول ہو کر وہ خلاؤں میں بھٹک جائے یا کسی ایسے خلائی بھنور میں جا پھنسے جہاں وہ خودبخود تباہ ہو جائے''...... کنگ شاشاک نے کہا۔

''جی معزز کنگ۔ ہمارے کنگ اتاکوک کا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ سپر ٹرانسمٹ سٹارسٹی واپس نہ پہنچ سکے۔ اب وہ خلاء میں تباہ ہو یا مریخ پر اس سے فرق نہیں پڑتا''...... راباگ نے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

"او کے۔ کنگ اتاکوک کا یہ مقصد پورا ہو جائے گا"...... کنگ شاشاک نے کہا اور پھر اس نے ہوا میں انگلی سے ایک خاکہ بنایا۔ ہوا میں خاکہ بنا اور مٹ گیا۔ پھر چند لمحوں بعد آفس کی دیوار پر ایک خاکہ نمودار ہوا۔ کنگ شاشاک نے دیوار کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا اور خاکے والا مریخی باشندہ اندر داخل ہوا۔ کنگ شاشاک کے قریب پہنچ کر وہ مریخی باشندہ کنگ شاشاک کے سامنے جھک گیا۔ کنگ نے ایک بار پھر انگلی کا اشارہ کیا تو راباگ کے ساتھ ہی ایک اور کرسی ظاہر ہو گئی۔

"بیٹھو می لاک"...... کنگ شاشاک نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو آنے والا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تھینک یو معزز کنگ"...... کرسی پر بیٹھنے کے بعد آنے والے نے کنگ شاشاک کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ راباگ ہے۔ کنگ اتاکوک کا ایجنٹ اور راباگ یہ می لاک ہے۔ لاماس کی ایجنسی زون کا چیف"...... کنگ شاشاک نے راباگ اور می لاک کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا۔

"می لاک۔ کنگ مراٹ نے کنگ اتاکوک کی دشمنی میں چند زمینی انسانوں کو مریخ پر بلوایا ہے۔ وہ زمینی انسان کسی بھی وقت سپر ٹرانسمٹ میں مریخ پر پہنچ سکتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ صحیح



سلامت مریخ پر پہنچیں اس لئے جیسے ہی سٹار سٹی کی سپر ٹرانسمٹ مریخ کی حدود میں داخل ہو تم نے اس پر حملہ کرنا ہے اور اسے اس قدر شدید نقصان پہنچانا ہے کہ وہ ناکارہ ہو کر خلاؤں میں جا گرے اور وہیں کسی نہ کسی طرح تباہ ہو جائے"...... کنگ شاشاک نے می لاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معزز کنگ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... می لاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھے بتاؤ کہ تم سپر ٹرانسمٹ کو کس طرح نقصان پہنچاؤ گے"۔ کنگ شاشاک نے پوچھا۔

"معزز کنگ۔ ہمارے ایکس ٹرانسمٹ میں جدید ترین ہتھیار موجود ہیں جس سے ایکس ویز خارج ہوتی ہیں۔ یہ ریز پہاڑ کی مانند سپر ٹرانسمٹ سے ٹکرائیں گی جس سے سپر ٹرانسمٹ کی مشینری جام ہو جائے گی اور اس میں موجود افراد سپر ٹرانسمٹ کی دیواروں سے ٹکرا کر یا تو ختم ہو جائیں گے یا طویل وقت کے لئے بے ہوش ہو جائیں گے۔ سپر ٹرانسمٹ آؤٹ آف کنٹرول ہو کر خلاؤں میں چلا جائے گی جہاں سے وہ زمین پر بھی جا کر گر سکتی ہے یا خلاؤں میں چلنے والے طوفانی بھنور میں بھی پھنس سکتی ہے۔ بہرحال وہ کہیں بھی چلی جائے اس نے ہر حال میں تباہ ہونا ہے۔ وہ واپس مریخ پر نہیں آ سکتی"...... می لاک نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم راباگ کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اپنی تمام کارروائی کے دوران اسے اپنے ساتھ رکھو"...... کنگ شاشاک نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی معزز کنگ"...... می لاک نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"می لاک۔ کیا تمہاری ناکامی کے بھی کچھ چانس ہیں"...... کنگ شاشاک نے پوچھا۔

"ہرگز نہیں معزز کنگ۔ میری ناکامی کا ایک فیصد بھی چانس نہیں ہے"...... می لاک نے پراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم دونوں جا سکتے ہو"...... کنگ شاشاک نے کہا تو اس کا حکم سنتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے سر جھکائے اور کنگ شاشاک کو سلام کیا اور پھر اس دیوار کی طرف بڑھے جہاں دروازہ ظاہر ہونا تھا۔ کنگ شاشاک نے انگلی کا اشارہ کیا تو سپاٹ دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا۔ می لاک اور راباگ دروازے سے باہر نکل گئے۔



کنگ شاکاب اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا آفس کافی کشادہ اور وسیع و عریض تھا۔ کنگ شاکاب کی شاندار کرسی کے سامنے ایک بہت بڑی میز تھی جس پر چند چھوٹی چھوٹی مشینیں اور ایک کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ کنگ شاکاب اس وقت اپنے ملک پاکاس کے ایک سائنس دان سر جالاس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"سر جالاس۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ شمالی خطے کے دو ملکوں سٹار سٹی اور گریٹ بگ سپر ٹرانسمٹ ایجاد کر چکے ہیں۔ سٹار سٹی کے سائنس دان تو کئی بار سیارہ زمین کا چکر بھی لگا چکے ہیں لیکن ہم ابھی تک سپر ٹرانسمٹ ایجاد نہیں کر سکے"...... کنگ شاکاب نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ۔ ہم جو سپر ٹرانسمٹ بنا رہے ہیں وہ ان دونوں ملکوں کی سپر ٹرانسمٹ سے بہتر ہو گی۔ یہ لوگ تو صرف سیارہ زمین

تک جاتے ہیں ہم آپ کو دوسرے سیاروں کی سیر بھی کرائیں گے“...... سر جالاس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن کنگ شاکاب کی ناراضگی کم نہ ہوئی۔

”آپ کی یہ بات ہم بہت دنوں سے سن رہے ہیں“...... کنگ شاکاب نے بدستور ناراض سے لہجے میں کہا۔

”معزز کنگ۔ بس تھوڑے دنوں کی بات ہے۔ پھر آپ میرے ساتھ سیارہ زمین اور دوسرے سیاروں کی سیر کو چلیں گے“...... سر جالاس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کہتے ہیں کہ میں انتظار کرتا رہوں تو میں کچھ دن اور انتظار کر لیتا ہوں“...... کنگ شاکاب نے کہا۔ اب ان کا موڈ کچھ بہتر ہو گیا تھا۔ ویسے بھی وہ سائنس دانوں سے زیادہ خفگی کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ پورے مریخ پر ہی سائنس دانوں کی بہت عزت کی جاتی تھی۔

”معزز کنگ۔ یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔ اب آپ کو زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا“...... سر جالاس نے یقین بھرے لہجے میں کہا تو کنگ شاکاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”میں آپ کی کامیابی کی خبر سننے کے لئے بے چین ہوں“۔ کنگ شاکاب نے کہا۔

”معزز کنگ۔ آپ کی یہ بے چینی ختم ہونے ہی والی ہے“۔ سر جالاس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اسی لمحے آفس میں بیل کی آواز



سنائی دی تو کنگ شاکاب نے چونک کر دیوار کی طرف دیکھا۔ دیوار پر دو خاکے بنے ہوئے تھے۔ کنگ شاکاب نے فوراً ہی ایک مشین کا بٹن دبایا تو مشین پر لگی ہوئی چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر مختلف نمبر چلنے لگے۔ کنگ شاکاب دو تین سیکنڈ تک ان نمبروں کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے دیوار کی طرف اشارہ کی تو سپاٹ دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ دروازے میں سے ایک مریخی مرد اور ایک عورت اندر آ گئے۔

”اوکے سر جالاس۔ آپ سے پھر ملاقات ہو گی“...... کنگ شاکاب نے کہا۔

”جی بہتر معزز کنگ“...... سر جالاس نے کہا اور پھر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سر جھکا کر کنگ شاکاب کو سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ ابھی تک غائب نہیں ہوا تھا۔ سر جالاس دو سیکنڈ بعد دروازے سے باہر جا چکے تھے جبکہ اندر آنے والے مریخی مرد اور عورت نے جھک کر کنگ کو سلام کیا۔ کنگ نے ایک بار پھر انگلی کا اشارہ کر کے دوسری کرسی بھی وہاں ظاہر کر دی۔

”تم دونوں بیٹھ سکتے ہو“...... کنگ شاکاب نے مریخی مرد اور عورت سے کہا۔

”شکریہ معزز کنگ“...... ان دونوں نے بیک وقت کنگ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور پھر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”معزز کنگ۔ میرا نام لی کاز اور میری بیوی کا نام شی کاز ہے“۔

مرد نے کنگ کو تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... کنگ شاکاب نے مختصراً کہا اور سوالیہ نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"معزز کنگ۔ شمالی خطے کے ملک مون لینڈ میں ہمارے رشتہ دار رہتے ہیں اور ہم کبھی کبھار ان سے ملنے کے لئے مون لینڈ جاتے ہیں"...... لی کاز نے اتنا کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آگے بولو"...... کنگ شاکاب نے لی کاز کو خاموش ہوتے دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ۔ کچھ عرصہ قبل شمالی خطے میں سیارہ زمین سے چند زمینی انسان آئے تھے۔ انہیں کنگ مراٹ نے اغوا کرایا تھا۔ ان زمینی انسانوں میں ایک لڑکی اور دو مرد تھے۔ تینوں ملکوں کے سائنس دانوں نے کہا تھا کہ اس زمینی لڑکی سے جو بھی مریخی باشندہ شادی کرے گا اس کی اولاد میں زمینی مخلوق اور مریخی مخلوق دونوں کی خوبیاں موجود ہوں گی اور وہ بچے سپر مائینڈ اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔ وہ بچے پورے مریخ پر حکمرانی کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ نہ صرف مریخ بلکہ سیارہ زمین کے بھی وہ حکمران ہوں گے"...... لی کاز نے اتنا کہا اور ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

"اس قسم کی اطلاعات مجھے مل چکی ہیں۔ اس وقت تم یہ باتیں کیوں کر رہے ہو"...... کنگ شاکاب نے پہلے سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔



"معزز کنگ۔ اس زمینی لڑکی جولیا کی خاطر شمالی خطے کے تینوں ممالک جنگ پر آمادہ ہو گئے تھے۔ گریٹ بگ اور مون لینڈ کے کنگ چاہتے تھے کہ اس زمینی لڑکی سے ان کی شادی ہو جائے تاکہ ان کے بچے مریخ کے اعلیٰ ترین بچے کہلائیں۔ پھر اس سے پہلے کہ جنگ شروع ہوتی کنگ مراٹ نے ان زمینی باشندوں کو واپس زمین پر بھجوا دیا اور اب کچھ عرصے بعد کنگ اتاکوک نے اس لڑکی جولیا کو ایک بار پھر زمین سے اغوا کرا لیا ہے۔ وہ ہر حال میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ ہم آپ سے صرف یہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ کیا آپ اس زمینی لڑکی سے شادی کرنا چاہیں گے"...... آخر میں لی کاز نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات کو سمجھ نہیں سکا"...... کنگ شاکاب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"معزز کنگ۔ اگر آپ کی شادی اس لڑکی سے ہو جائے تو پھر آپ کے بچے مریخ کے سپر بچے ہوں گے جن میں بیک وقت زمینی مخلوق اور مریخی مخلوق کی خوبیاں ہوں گی"...... اس مرتبہ شی کاز نے کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ ایسی خواہش تو مریخ کے ہر کنگ کی ہو گی"...... کنگ شاکاب نے کہا۔

"معزز کنگ۔ پاکاس سٹی کا مفاد بھی اسی میں ہے کہ اس زمینی

لڑکی سے صرف آپ کی شادی ہو''...... لی کاز نے کہا۔

''ہم اپنے ایجنٹوں کے ذمے لگاتے ہیں۔ وہ زمینی لڑکی کو مون لینڈ سے اغوا کر کے لے آئیں گے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''معزز کنگ۔ اس کی ضرورت نہیں۔ ہم زمینی لڑکی کو لے آئے ہیں''...... لی کاز نے کہا تو اس کی بات سن کر کنگ کو اس قدر حیرت ہوئی کہ وہ فوراً ہی اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''کک۔ کیا۔ کیا تم اس زمینی لڑکی کو لے آئے ہو''...... کنگ شاکاب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس معزز کنگ۔ زمینی لڑکی اس وقت ہمارے گھر میں موجود ہے''...... لی کاز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لی کاز۔ آج سے تم پاکاس سٹی کے مشیر ہو''...... کنگ شاکاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا پھر مٹ گیا۔ چند لمحوں بعد دیوار پر وہی خاکہ ظاہر ہوا تو کنگ شاکاب نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا اور اگلے ہی لمحے خاکے والا مریخی باشندہ آفس میں داخل ہوا اور اس نے جھک کر کنگ کو سلام کیا۔

''پی کاک۔ تم فوراً ہی لی کاز کے گھر چلے جاؤ۔ اس کے گھر میں ایک زمینی لڑکی موجود ہے۔ اسے لے آؤ''...... کنگ شاکاب نے آنے والے سے کہا تو اس نے ایک بار پھر اپنے سر کو جھکا دیا۔

''آپ کے حکم کی فوری تعمیل ہو گی معزز کنگ''...... پی کاک نے



سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔

''وہ زمینی لڑکی بے ہوشی کی حالت میں ہے اور تم نے اسے اسی حالت میں یہاں لانا ہے''...... لی کاز نے پی کاک سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے لی کاز کے سامنے بھی سر جھکا دیا۔

''لی کاز۔ تم اسے اپنے گھر کے بارے میں بتاؤ''...... کنگ شاکاب نے لی کاز سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے پی کاک کو اپنے گھر کے بارے میں بتا دیا اور پھر پی کاک فوراً ہی کنگ کے آفس سے باہر چلا گیا۔

''معزز کنگ۔ آپ شادی کے انتظامات فوراً کرا لیں۔ جیسے ہی پی کاک زمینی لڑکی کو لے کر یہاں آئے آپ فوراً ہی اس سے شادی کر لیں''...... لی کاز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہارا یہ مشورہ بھی بہت اچھا ہے''...... کنگ شاکاب نے کہا اور پھر اس نے ہوا میں ایک خاکہ بنایا۔ چند ہی لمحوں بعد دیوار پر وہی خاکہ بنا تو کنگ شاکاب نے انگلی کا اشارہ کر کے دیوار میں دروازہ ظاہر کیا اور ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اس نے جھک کر کنگ کو سلام کیا۔

''جمراٹ۔ میں شادی کر رہا ہوں۔ تم نے میری شادی کے تمام انتظامات مکمل کرنے ہیں۔ آدھ گھنٹے کے اندر اندر''...... کنگ شاکاب نے آنے والے مریخی باشندے سے کہا۔

''معزز کنگ۔ آدھے گھنٹے میں آپ کی شادی کے تمام انتظامات

مکمل ہو جائیں گے“...... جمراث نے کہا۔

”اوکے۔ جاؤ اور انتظامات مکمل کرو“...... کنگ شاکاب نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو جمراث ایک بار پھر کنگ کے سامنے جھکا اور پھر وہ واپسی کے لئے مڑا اور آفس سے باہر چلا گیا جبکہ زمینی لڑکی سے شادی کا تصور ہی کنگ شاکاب کو خوش کر رہا تھا۔



راباگ، می لاک کے ساتھ اس کے دفتر میں پہنچ گیا تھا۔ می لاک نے دفتر میں پہنچتے ہی انگلی کی مدد سے ہوا میں ایک خاکہ بنایا۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے آفس میں ایک مریخی باشندہ آ گیا۔

”راباگ۔ یہ میرا اسسٹنٹ ٹی لاک ہے“...... می لاک نے راباگ سے اپنے اسسٹنٹ کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور پھر وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ می لاک کے آفس میں بھی ایک میز موجود تھی۔ اس میز پر چند مشینیں رکھی ہوئی تھیں۔ تین کمپیوٹر بھی رکھے ہوئے تھے جبکہ تین مریخی باشندے پہلے سے ہی اس آفس میں موجود تھے۔ وہ ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔ وہ اپنے کام میں اس قدر محو تھے کہ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ ان تینوں کی موجودگی سے بھی لاعلم

ہوں۔

"میں یہاں بیٹھ کر ٹی لاک کو ہدایات دوں گا اور ہم دونوں یہیں بیٹھ کر اس کی کارروائی بھی دیکھیں گے"...... می لاک نے راباگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس سارے سسٹم کو جانتا ہوں می لاک"...... راباگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... می لاک نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر مشینوں کے پاس آ گیا۔ اس نے ایک مشین کے چند بٹن پریس کر دیئے تو اس مشین پر ایک سکرین نمودار ہو گئی۔

"ٹی لاک۔ تم اپنے ساتھ تین ساتھیوں کو لے لو اور ایکس ٹرانسمٹ میں تیار ہو کر بیٹھ جاؤ۔ زمین سے سٹارٹی کی سپر ٹرانسمٹ آنے والی ہے۔ جیسے ہی وہ مریخ کی حدود کے قریب پہنچے گی یہ مشین مجھے اس کی لوکیشن کے بارے میں بتائے گی۔ میں وہ معلومات تمہاری ایکس ٹرانسمٹ میں ٹرانسفر کر دوں گا۔ تم نے سپر ٹرانسمٹ پر حملہ کرنا ہے۔ پوری طاقت سے۔ اس سپر ٹرانسمٹ کو کسی بھی صورت سطح مریخ پر نہیں اترنا چاہیے۔ اگر وہ ٹرانسمٹ سطح مریخ پر اتر گئی تو معزز کنگ ہمیں اپنے ہاتھوں سے موت کی سزا دے دیں گے"...... می لاک نے سخت لہجے میں ٹی لاک کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ سپر ٹرانسمٹ اب سطح



مریخ پر نہیں اتر سکے گی"...... ٹی لاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد اس نے می لاک کو سلام کیا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ می لاک کی نظریں اب مسلسل مشین پر تھیں۔ راباگ بھی مشین پر لگی ہوئی سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ سکرین کے سامنے بیٹھے ہوئے انہیں معلوم نہیں کتنا وقت گزر گیا تھا۔ اس دوران وہ دو بار فوڈ کیپسول کھا چکے تھے۔

"راباگ۔ کیا تمہاری معلومات درست ہیں کہ سپر ٹرانسمٹ زمین سے آنے ہی والی ہے"...... می لاک نے پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم لوگ غلط بیانی کر رہے ہیں"۔ راباگ نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"تم ناراض ہو گئے ہو۔ سوری۔ تم ہمارے مہمان ہو اور میں تمہیں ناراض نہیں کر سکتا۔ دراصل انتظار کرنا مجھے بہت ہی برا لگتا ہے"...... می لاک نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راباگ اسے کوئی جواب دیتا می لاک چونک پڑا۔ سکرین پر کچھ نمبرز تیزی سے فلیش ہونے لگے تھے۔ می لاک نے فوراً ہی ایک بٹن دبا دیا۔ یہ نمبرز سپر ٹرانسمٹ کی لوکیشن کو ظاہر کر رہے تھے اور می لاک نے بٹن پریس کر کے یہ معلومات ایکس ٹرانسمٹ کو ٹرانسفر کر دی تھیں اور اسے یقین تھا کہ ٹی لاک اب روانہ بھی ہو گیا ہو گا اور پھر کچھ دیر کے بعد سکرین پر سپر ٹرانسمٹ دکھائی بھی دینے لگی۔

کچھ دیر بعد ہی می لاک اور راباگ نے ایکس ٹرانسمٹ کو دیکھ لیا تھا جو سپر ٹرانسمٹ سے بہت دور ظاہر ہوئی تھی اور انتہائی تیزی سے اس کے قریب ہو رہی تھی۔ چند ہی لمحوں بعد ایکس ٹرانسمٹ سپر ٹرانسمٹ کے کافی قریب آ گئی تھی اور پھر می لاک نے ایکس ٹرانسمٹ میں سے ایکس ون ریز کو نکلتے اور سپر ٹرانسمٹ سے ٹکراتے ہوئے دیکھا۔ ریز کے سپر ٹرانسمٹ سے ٹکراتے ہی سپر ٹرانسمٹ کو ایک زبردست جھٹکا لگا تھا اور اس جھٹکے کی شدت می لاک کی مشین نے بھی ظاہر کی تھی اور یہ شدت اتنی زیادہ تھی کہ اگر کسی پہاڑ کو اس قدر شدید جھٹکا لگتا تو پہاڑ بھی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو جاتا لیکن سپر ٹرانسمٹ خصوصی ساخت کی بنی ہوئی تھی اس لئے وہ تباہ تو نہ ہوئی البتہ یہ جھٹکا وہ برداشت نہ کر سکی اور وہ فضا میں قلابازیاں کھانے لگی۔

”وہ مارا۔ سپر ٹرانسمٹ گئی کام سے“...... می لاک نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا تو راباگ بھی خوش ہو گیا۔ سپر ٹرانسمٹ اتنی تیزی سے قلابازیاں کھاتی ہوئی نیچے کی طرف گئی تھی کہ چند ہی لمحوں میں وہ سکرین سے غائب ہو گئی تھی۔

”مبارک ہو راباگ۔ ہم نے دشمنوں کا خاتمہ کر دیا ہے“...... چند لمحوں تک سکرین کو دیکھتے رہنے کے بعد می لاک نے کہا تو اس کا چہرہ بھی خوشی سے کھل اٹھا۔ اس نے سپر ٹرانسمٹ کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔ کنگ اتاکوک کا دشمن یقینی موت کا شکار ہو



چکا تھا۔

”تمہیں بھی مبارک ہو می لاک۔ کنگ اتاکوک اپنے اس دشمن کو بہت ہی خطرناک سمجھ رہے تھے۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ تم نے کس قدر آسانی سے ان کے دشمن کا خاتمہ کر دیا ہے تو وہ یقیناً تم سے خوش ہوں گے اور معزز کنگ شاشاک سے تمہاری تعریف کریں گے“...... راباگ نے کہا۔

”کیا خیال ہے۔ معزز کنگ کو دشمنوں کے خاتمے کی اطلاع نہ دے دی جائے“...... می لاک نے راباگ سے پوچھا۔

”ہاں۔ ہاں۔ ضرور۔ لیکن میں پہلے کنگ اتاکوک سے بات کرنا چاہوں گا“...... راباگ نے کہا۔

”مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ تم کمپیوٹر پر ان سے رابطہ کر سکتے ہو“...... می لاک نے کہا۔

”نہیں۔ اس اطلاع کے لئے انہوں نے مجھے ذہنی رابطے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ میں ان سے ذہنی رابطہ کرتا ہوں“۔ راباگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو می لاک نے اسے حیرت سے دیکھا۔ یہ اس کے لئے واقعی حیرت انگیز بات تھی کہ ایک عام باشندہ کنگ سے ذہنی رابطہ قائم کرتا۔ ذہنی رابطہ صرف اشد ضرورت کے وقت اپنی سطح کے لوگوں سے کیا جا سکتا تھا۔ راباگ نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر وہ اپنے ذہن میں کنگ اتاکوک کا تصور لایا۔ اس کے ذہن کی لہریں کنگ اتاکوک کے دماغ سے

ٹکرائیں۔

''گریٹ کنگ۔ میں آپ کا غلام راباگ ہوں''...... اس کے دماغ کی لہروں نے اس کا پیغام کنگ اتاکوک کے دماغ تک پہنچایا تو کنگ اتاکوک نے فوراً ہی اسے جواب دیا۔

''ہاں راباگ۔ تمہارے مشن کا کیا ہوا''...... کنگ اتاکوک نے اس سے پوچھا تو اس نے تفصیل سے ساری کارروائی بتا دی۔

''اوکے۔ کنگ شاشاک کو بیشک اطلاع کر دو لیکن ابھی مشین کے سامنے رہو اور سپر ٹرانسمٹ کو خلاء میں تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ تمہیں ایک بار پھر نظر آ جائے۔ میں اس دوران کنگ شاشاک سے ذہنی رابطہ کر کے اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں''...... کنگ اتاکوک نے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہنی رابطہ ختم ہو گیا تو راباگ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''کیا کہا ہے معزز کنگ نے''...... جیسے ہی راباگ نے آنکھیں کھولیں می لاک نے اس سے پوچھا۔

''معزز کنگ اتاکوک نے تمہاری بہت تعریف کی ہے۔ وہ ابھی معزز کنگ شاشاک سے ذہنی رابطہ کر کے انہیں تمہاری ترقی کے لئے کہیں گے۔ البتہ انہوں نے یہ ہدایت کی ہے کہ ابھی کچھ دیر تک مشین کے سامنے رہ کر سپر ٹرانسمٹ کو خلاء میں تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ دوبارہ نظر آ جائے''۔ راباگ



نے می لاک سے کہا۔

''یہ ممکن تو نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ معزز کنگ کا حکم ہے لہذا ہم ایسا ضرور کریں گے''...... می لاک نے کہا اور پھر اس نے مشین کے چند بٹن اور دبا دیئے۔ وہ دونوں مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک می لاک چونک پڑا اور اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ راباگ نے اسے حیران ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی نظریں بھی سکرین کی طرف اٹھیں اور وہ بھی حیران رہ گیا۔ سکرین پر سپر ٹرانسمٹ دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بالکل صحیح حالت میں تھی اور مشین بتا رہی تھی کہ سپر ٹرانسمٹ اپنی مخصوص رفتار سے اپنا سفر کر رہی ہے۔

می لاک نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس نے مشین کا بٹن دبا کر یہ معلومات ایکس ٹرانسمٹ پر ٹرانسفر کر دیں۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا اسسٹنٹ ٹی لاک ابھی تک ایکس ٹرانسمٹ میں ہو گا کیونکہ اس نے ٹی لاک کو کوئی نئی ہدایات نہیں دی تھیں۔ معلومات ٹرانسفر کرنے کے بعد می لاک دم سادھے بیٹھا رہا جبکہ راباگ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

سپر ٹرانسمٹ صحیح سلامت تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے کنگ اتاکوک کو غلط معلومات دی تھیں اور کنگ کو غلط معلومات دینے کی سزا کم از کم موت تھی۔ راباگ اور می لاک دونوں ہی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ان دونوں نے ایکس ٹرانسمٹ کو بھی

سکرین پر دیکھ لیا جو تیزی سے سپر ٹرانسمٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جب ایکس ٹرانسمٹ سپر ٹرانسمٹ کے کافی قریب پہنچ گئی تو اس میں سے ایکس ون ریز نکل کر سپر ٹرانسمٹ کی طرف بڑھیں لیکن اس مرتبہ عجیب بات ہوئی کہ سپر ٹرانسمٹ کا رخ یکدم نیچے ہوا اور وہ پلک جھپکنے سے بھی قبل نیچے چلی گئی اور پھر چند ہی لمحوں میں سپر ٹرانسمٹ کا رخ یکدم صحیح ہو گیا اور اس میں سے دو شعاعیں نکلیں اور ایکس ٹرانسمٹ سے ٹکرائیں جس سے ایکس ٹرانسمٹ کو فوراً ہی آگ لگ گئی۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا''...... می لاک نے چلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے ہوا میں ایک خاکہ بنایا تو اگلے ہی لمحے خاکے والا مریخی اس کے آفس میں آ گیا۔

''تم اپنے چار ساتھیوں سمیت فوراً ڈبل ایکس ٹرانسمٹ میں پہنچو۔ میں تمام معلومات اور ہدایات وہاں ٹرانسفر کر رہا ہوں۔ جلدی جاؤ۔ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو''..... می لاک نے چیختے ہوئے کہا تو وہ مریخی باشندہ فوراً ہی وہاں سے چلا گیا۔ می لاک نے جلدی سے مشین کا بٹن دبایا اور معلومات ڈبل ایکس ٹرانسمٹ میں ٹرانسفر ہو گئیں۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے ڈبل ایکس ٹرانسمٹ کو سکرین پر ظاہر ہوتے دیکھا۔ ڈبل ایکس ٹرانسمٹ، سپر ٹرانسمٹ کے قریب پہنچ چکی تھی۔ پھر ڈبل ایکس ٹرانسمٹ میں سے سرخ رنگ کی شعاع نکل



کر سپر ٹرانسمٹ کی طرف بڑھی۔ سپر ٹرانسمٹ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے سے بھی پہلے بلند ہوئی اور سرخ شعاع اس کے نیچے سے گزرتی چلی گئی جبکہ اسی لمحے سپر ٹرانسمٹ سے بھی جوابی حملہ ہوا۔ سرخ رنگ کی شعاع نکل کر ڈبل ایکس ٹرانسمٹ کی طرف بڑھی۔ ڈبل ایکس ٹرانسمٹ اس شعاع سے نہ بچ سکی اور اس کا انجام بھی ایکس ٹرانسمٹ جیسا ہوا۔ اسے آگ لگتے ہی می لاک نے اپنا سر پکڑ لیا۔ وہ کافی دیر تک سر پکڑے بیٹھا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا اور مشین کی طرف دیکھا۔

''اب یہ کچھ دیر میں ہی سٹارسٹی پہنچ جائیں گے''...... می لاک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر فضا میں ایک خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد ایک اور مریخی باشندہ آفس میں آ گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں می لاک کو سلام کیا۔

''جالوٹ۔ تم دس ساتھیوں کو ساتھ لے کر ایکس ٹرانسمٹ ون ون میں بیٹھو۔ میں اور راباگ آ رہے ہیں۔ ہم نے ایک مشن مکمل کرنا ہے اور اس مشن کی نگرانی میں خود کروں گا''...... می لاک نے آنے والے مریخی سے تحکمانہ لہجے میں کہا جس کا نام جالوٹ تھا۔

''او کے سر''...... جالوٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ آفس سے باہر نکل گیا۔

''می لاک۔ یہ زمینی انسان علی عمران بہت ہی خطرناک ہے''۔ راباگ نے می لاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں راباگ۔ ہماری ٹرانسمٹ اس نے تباہ کی ہیں۔ سٹارسٹی والوں میں اتنی پھرتی اور تیزی نہیں ہے"...... می لاک نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ اب تو یہ لوگ سٹارسٹی پہنچنے والے ہیں"...... راباگ نے کہا۔

"جہاں یہ سپر ٹرانسمٹ سے باہر نکلیں گے وہیں میں انہیں پکڑوں گا۔ میں انہیں پکڑ کر لاماس لاؤں گا اور عبرتناک موت سے ہمکنار کروں گا"...... می لاک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بھول رہے ہو کہ یہ بہت ہی خطرناک لوگ ہیں"۔ راباگ نے کہا۔

"میں بھول نہیں رہا۔ اب انہوں نے مرنا ہے یا ہم نے مرنا ہے۔ اگر یہ زندہ رہے تو معزز کنگ شاشاک نے مجھے اور معزز کنگ اتاکوک نے تمہیں موت کی سزا دے دینی ہے۔ ہمارے بچنے کی یہی صورت ہے کہ ہم ان کا خاتمہ کر دیں"...... می لاک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ ان کی موت ہماری زندگی اور ان کی زندگی ہماری موت ہے۔ لیکن تم انہیں یہاں کیوں لانا چاہتے ہو۔ وہیں ان کا خاتمہ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے"...... راباگ نے کہا۔ وہ دراصل کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"میں انہیں آسان موت نہیں مارنا چاہتا۔ میرے پاس دو قسم کی



ریز ہیں ایک سے یہ فوراً مر جائیں گے اور دوسرے سے یہ بے ہوش ہو جائیں گے۔ میں انہیں بے ہوش کر کے یہاں لانا چاہتا ہوں اور پھر انہیں اذیت ناک موت مارنا چاہتا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ یہ بے ہوش ہو گئے تو خود بخود ہوش میں نہیں آ سکیں گے"۔ می لاک نے کہا۔

"بس۔ خیال رکھنا۔ انہیں عبرتناک موت مارنے کے چکر میں کہیں ہم خود نہ مارے جائیں"...... راباگ نے کہا۔

"میں ان پر فائیو جی ریز فائر کروں گا اور تم جانتے ہو کہ یہ ریز وسیع علاقے میں پھیل جاتی ہے اور اس علاقے میں موجود تمام جاندار فوری طور پر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک ہوش میں نہیں آ سکتے جب تک انہیں اینٹی فائیو جی ریز انجکشن نہ لگائے جائیں"...... می لاک نے کہا۔

"ہاں۔ پھر تو یہ یقینی طور پر بے ہوش ہو جائیں گے"...... راباگ نے مطمئن لہجے میں کہا تو می لاک اٹھا اس کے اٹھتے ہی راباگ بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ چند ہی لمحوں کے بعد باہر میدان میں پہنچ گئے جہاں ایک بڑی ٹرانسمٹ موجود تھی۔ جالوٹ اس ٹرانسمٹ کے باہر موجود تھا۔ راباگ اور می لاک ٹرانسمٹ کے قریب پہنچے تو جالوٹ نے مؤدبانہ انداز میں انہیں سلام کیا۔ می لاک اس کے سلام کو نظرانداز کرتا ہوا ٹرانسمٹ میں بیٹھ گیا۔

اس ٹرانسمٹ میں پندرہ سیٹیں تھیں۔ دس سیٹوں پر دس مریخی بیٹھے

ہوئے تھے۔ اس ٹرانسمٹ میں چار چھوٹی چھوٹی مشینیں بھی لگی ہوئی تھیں جن پر چھوٹے سائز کی سکرینیں بھی نظر آ رہی تھیں۔ ایک سکرین پر سپر ٹرانسمٹ دکھائی دے رہی تھی۔ می لاک ان مشینوں کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ راباگ اس کے ساتھ بیٹھا اور جالوٹ پچھلی سیٹوں پر جا بیٹھا۔ ان کے بیٹھتے ہی ٹرانسمٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔ می لاک اور راباگ غور سے سپر ٹرانسمٹ کو دیکھنے لگے جو سکرین پر بہت واضح دکھائی دے رہی تھی۔ سپر ٹرانسمٹ کے ساتھ ساتھ سکرین پر چند ہندسے بھی نظر آ رہے تھے جو سپر ٹرانسمٹ کی رفتار اور سٹار سٹی سے اس کا فاصلہ بتا رہے تھے۔ پھر یکدم ہی ٹرانسمٹ فضا میں بلند ہوئی اور اس کے بعد ایک طرف بڑھنے لگی۔

"میں اپنی ٹرانسمٹ پر ایس ایس ریز پھیلا رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد می لاک نے کہا۔

"ایس ایس ریز۔ یہ کیسی ریز ہے۔ میں نے پہلے تو یہ نام نہیں سنا"...... راباگ نے می لاک سے پوچھا۔

"یہ ہمارے سائنس دان کی ایک جدید ترین ایجاد ہے۔ اگر یہ ریز ٹرانسمٹ پر پھیلا دی جائے تو ٹرانسمٹ دو منٹ کے لئے اس ریز میں چھپ جاتی ہے اور کسی کو نظر نہیں آتی"...... می لاک نے ریز کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا تو راباگ کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"یہ تو بہت ہی مفید ایجاد ہے"...... راباگ نے حیرت بھرے



لہجے میں کہا تو می لاک کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور پھر می لاک نے سکرین پر سپر ٹرانسمٹ کو دیکھا اور اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات ابھر آئے۔

"سپر ٹرانسمٹ چند لمحوں بعد سٹار سٹی پہنچنے والی ہے اور ہم بھی چند لمحوں بعد سپر ٹرانسمٹ کے قریب پہنچ جائیں گے"...... می لاک نے جوشیلے لہجے میں کہا اور اس نے ایک مشین پر لگے چند بٹن پریس کر دیئے جبکہ اس کی نظریں مسلسل سپر ٹرانسمٹ کی طرف تھیں۔

"ہماری ٹرانسمٹ ایکس ون ون کے گرد ایس ایس ریز پھیل چکی ہے۔ اس ریز کی وجہ سے اب سپر ٹرانسمٹ کی مشینری بھی اس کی نشاندہی نہیں کر سکتی"...... می لاک نے کہا تو راباگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے سکرین پر سپر ٹرانسمٹ کو ایک جگہ رکتے ہوئے دیکھا اور پھر چند سیکنڈ بعد وہ بھی سپر ٹرانسمٹ کے قریب پہنچ گئے۔ ان کی ٹرانسمٹ بھی رک گئی تھی اور انہوں نے سپر ٹرانسمٹ میں سے چار افراد کو نکلتے دیکھا جن میں دو زمینی باشندے تھے اور دو مریخی۔

اسی لمحے ایک اور ٹرانسمٹ بھی وہاں پہنچ گئی۔ یہ ٹرانسمٹ بھی سٹار سٹی کی تھی۔ اس ٹرانسمٹ میں سے پانچ مریخی افراد باہر آئے اور انہوں نے زمینی باشندوں سے بات چیت کی۔ می لاک نے وقت دیکھا تو ایس ایس ریز کا اثر ختم ہونے میں ابھی بیس سیکنڈ باقی تھے۔

''مریخی افراد کو اڑا دو۔ میں زمینی انسانوں پر فائیو جی ریز فائر کرتا ہوں''...... می لاک نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی ٹرانسمٹ کا دروازہ کھل گیا۔ اس کے دو ساتھیوں نے دروازے میں سے ہی اپنے ہاتھ باہر نکالے۔ ایک کے ہاتھ میں بھاری اور بڑا ریز پسٹل تھا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں چھوٹا ریز پسٹل تھا۔ دونوں نے ایک ساتھ ریز فائر کر دیں۔ بڑے ریز پسٹل کی ریز سٹار سٹی والوں کی دونوں ٹرانسمٹ سے ٹکرائیں تو دونوں ٹرانسمٹ جلنے لگیں جبکہ دوسرے ریز پسٹل کی ریز مریخی باشندوں سے ٹکرائیں۔ ایک ساتھ ہی کئی چیخیں بلند ہوئیں اور مریخی باشندوں کے جسم جلنے لگے۔ انہوں نے زمینی باشندوں کو فوراً اچھلتے اور پھر زمین پر گرتے دیکھا لیکن اس لمحے می لاک نے ایک اور مشین کے دو بٹن پریس کئے تو وہاں یکدم آسمانی بجلی جیسی روشنی پھیلی اور پھر دونوں زمینی باشندے بے حس ہوتے دکھائی دیئے۔

''جلدی جاؤ اور ان دونوں زمینی باشندوں کو اٹھا کر اپنی ٹرانسمٹ میں لے آؤ''...... می لاک نے جالوت سے کہا تو جالوت اپنے چار ساتھیوں سمیت ٹرانسمٹ سے اتر کر زمینی انسانوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''کیا اب ہماری ٹرانسمٹ باہر سے نظر آ رہی ہے''...... راباگ نے می لاک سے پوچھا۔

''ہاں۔ ایس ایس ریز کا اثر ختم ہو چکا ہے۔ اب یہ باہر سے نظر



آ رہی ہے''...... می لاک نے کہا اور پھر چند لمحوں میں جالوت اور اس کے ساتھی دونوں زمینی باشندوں کو اٹھا کر ٹرانسمٹ میں لے آئے۔

''اس زمینی باشندے کا نام علی عمران ہے اور یہ بہت ہی خطرناک انسان سمجھا جاتا ہے''...... راباگ نے ایک زمینی باشندے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو می لاک عمران کو غور سے دیکھنے لگا۔

''خطرناک تو یہ لمبا تڑنگا اور کالا آدمی دکھائی دیتا ہے۔ یہ انسان جس کا نام تم علی عمران لے رہے ہو یہ تو بہت ہی معصوم نظر آ رہا ہے''...... ان دونوں زمینی باشندوں کو غور سے دیکھنے کے بعد می لاک نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ کالا آدمی زیادہ خطرناک ہو۔ اسی لئے یہ علی عمران اسے اپنے ساتھ لایا ہو گا''...... راباگ نے کہا تو می لاک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس سے پہلے کہ سٹار سٹی کی ایجنسی کے ایجنٹ یہاں پہنچیں اور ہمیں لڑنا پڑے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہئے''...... می لاک نے کہا۔ اس کے یہ بات کرتے ہی ٹرانسمٹ کا دروازہ بند ہو گیا اور اگلے ہی لمحے ٹرانسمٹ فضا میں بلند ہوئی اور لاماس کی طرف بڑھنے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس لاماس پہنچ گئے۔ اب می لاک اور راباگ کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

''جالوت۔ ان دونوں کو میرے آفس میں لے آؤ''...... می لاک

نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... جالوٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو می لاک، راباگ کو ساتھ لے کر اپنے آفس میں آ گیا۔ ان دونوں کے آفس میں پہنچنے کے بعد جالوٹ اور اس کے ساتھی دونوں زمینی باشندوں کو اٹھا کر وہاں لے آئے۔ انہوں نے دونوں زمینی باشندوں کو فرش پر لٹا دیا اور خود مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے۔

''جالوٹ۔ تم انتہائی خطرناک زہر کا انجکشن تیار کر کے لے آؤ اور ان دونوں کو لگا دو''...... می لاک نے جالوٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو جالوٹ نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلایا اور آفس سے باہر چلا گیا۔

''ان دونوں کو زہر کا انجکشن لگے گا تو زہر ان کے جسم میں آگ لگا دے گا اور اس حدت سے یہ ہوش میں آ جائیں گے لیکن یہ فوری طور پر مریں گے نہیں۔ مرنے میں انہیں ایک گھنٹہ لگے گا اور یہ ایک گھنٹہ پورا اذیت میں گزاریں گے۔ یہ چیخیں گے، چلائیں گے، موت کی بھیک مانگیں گے لیکن موت بھی انہیں ایک گھنٹے سے پہلے نہیں آئے گی''...... می لاک نے سفاکانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ ایسی ہی موت کے حق دار ہیں۔ اذیت ناک، عبرتناک موت کے حق دار''...... راباگ کا لہجہ بھی سفاکانہ تھا اور پھر اسی لمحے جالوٹ واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نہایت ہی باریک اور لمبی سرنج تھی۔



''جالوٹ آدھا آدھا انجکشن ان دونوں کو لگا دو''...... می لاک نے بدستور سفاکانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا حکم سنتے ہی جالوٹ ان دونوں زمینی باشندوں کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر بھی سفاکانہ مسکراہٹ رقص کرنے لگی تھی۔ وہ دونوں زمینی باشندوں کے قریب پہنچ کر فرش پر بیٹھ گئے اور پھر اس کا ہاتھ کالے آدمی کے بازو کی طرف بڑھنے لگا۔

جولیا کو ہوش آیا تو وہ لاشعوری طور پر اٹھ بیٹھی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی کے سرے پر تھی اور یہ کرسی تھری سیٹر صوفے کی طرح تھی۔ کرسی سے اٹھنے کے بعد اس نے اپنے اردگرد کا جائزہ لیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کشادہ اور طویل وعریض کمرے میں تھی۔ اس کمرے میں ایک سنہری رنگ کی کرسی پر مغرور قسم کا مریخی باشندہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کرسیوں کی دو قطاریں تھی جن پر بہت سے مریخی باشندے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان باشندوں میں لی کاز اور شی کاز بھی موجود تھے اور ان کے چہرے پر عیارانہ مسکراہٹ تھی۔ کرسیوں کی قطاروں کے درمیان بہت سی جگہ خالی تھی اور اس خالی جگہ پر چھ مریخی عورتیں موجود تھیں جنھوں نے عجیب وغریب لباس پہنا ہوا تھا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے"...... لی کاز اور شی کاز کو



دیکھتے ہی جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دھوکہ۔ کیسا دھوکہ۔ یہ تو اپنے اپنے مفاد کی بات ہے۔ زمینی انسان بھی تو اپنے مفادات کی خاطر اخلاقیات، جھوٹ، سچ، تعلق داریاں سب کچھ ہی فراموش کر دیتے ہیں۔ پھر ہم سے گلہ کیسا۔ مریخی مخلوق اور زمینی مخلوق کی بہت سی عادتیں آپس میں ملتی ہیں کیونکہ سیارہ مریخ اور سیارہ زمین بھی آپس میں ملتے جلتے ہیں"۔ لی کاز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مفاد۔ مجھ سے تمہارا کیسا مفاد وابستہ ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مریخ کے سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ تم سے جو بھی مریخی حکمران شادی کرے گا اس کی اولاد مریخ کے تمام ملکوں کی حکمران بننے کی صلاحیت رکھتی ہوگی۔ پھر ہمارے معزز کنگ کیوں نہ تم سے شادی کریں اور تمہارے لئے خوشی کی بات ہے کہ ابھی اور اسی وقت تمہاری شادی معزز کنگ شاکاب سے ہو رہی ہے۔ ابھی کچھ دیر بعد تم پاکاس کی ملکہ بن جاؤ گی"...... اس مرتبہ شی کاز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمہارے کنگ شاکاب پر"۔ جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لعنت کیا ہوتی ہے مس جولیا"...... لی کاز نے پوچھا تو جولیا اسے گھور کر دیکھنے لگی۔

"میں ہرگز ہرگز یہ شادی نہیں کروں گی۔ سمجھے تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ لعنت انکار کو کہتے ہیں۔ لیکن مس جولیا تم انکار کیسے کر سکتی ہو"...... کنگ شاکاب نے کہا۔

"میں انکار کیوں نہیں کرسکتی۔ کیا میں تم سے شادی کرنے کے لئے بے قرار ہو رہی ہوں"...... جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"انکار تو وہ کرتا ہے جس سے پوچھا جائے۔ ہم تم سے پوچھ تو نہیں رہے۔ شادی کا جشن شروع کیا جائے"...... کنگ شاکاب نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر فوراً ہی اس نے مریخی لڑکیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کا حکم سنتے ہی لڑکیوں کے جسموں میں حرکت پیدا ہوئی اور ساتھ ہی کمرے میں موسیقی کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔ لڑکیاں مریخ کا خصوصی رقص کرنے لگیں۔ یہ رقص خاص طور پر شادی کے موقع پر کیا جاتا تھا اور یہ شادی کی رسموں میں سے ایک رسم تھی۔

کمرے میں موجود تمام لوگ بڑی دلچسپی سے رقص دیکھ رہے تھے۔ رفتہ رفتہ موسیقی کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی اور موسیقی کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے رقص میں بھی تیزی آتی جا رہی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد کنگ شاکاب اپنی کرسی سے اٹھا اور وہ بڑے پیار بھرے انداز میں جولیا کی طرف آیا۔ جولیا کے قریب پہنچ کر اس نے جولیا کے بالوں کو چھوا تو جولیا نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا لیکن کنگ



شاکاب نے اس بات کا برا نہ منایا۔ جولیا کے بالوں کو چھونے کے بعد وہ الٹے قدموں واپس جانے لگا۔ اس کی نظریں جولیا پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھ گئے۔ پھر اس کے دونوں ہاتھ سیدھے ہوئے اور باری باری آگے پیچھے ہونے لگے۔ یہ اس کے رقص کرنے کا انداز تھا۔

لڑکیوں کے رقص میں شادی کرنے والے مریخی مرد کو بھی شامل ہونا پڑتا تھا۔ یہ بھی ان کی شادی کی رسم تھی اور کنگ شاکاب اس رسم کو ادا کر رہا تھا۔ کنگ کو رقص کرتے دیکھ کر کمرے میں موجود مریخی افراد تالیاں بجانے لگے۔ رقص میں اب کافی تیزی آ گئی تھی۔ اس رقص کے دوران شی کاز سے کرسی پر نہ بیٹھا گیا اور وہ بھی اپنی کرسی سے اٹھ کر رقص میں شریک ہو گیا۔ رقص میں اس کی شرکت پر حاضرین نے خوشی کا اظہار تالیاں بجا کر کیا۔

رقص ابھی جاری تھا کہ کمرے میں دروازہ نمودار ہوا اور اس دروازے سے دو لڑکیاں اندر داخل ہوئیں۔ وہ بھی رقص کر رہی تھیں اور انہوں نے دو خوبصورت ٹوکریاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ رقص کرتے کرتے وہ ان کے قریب پہنچ گئیں اور پھر ٹوکریوں میں سے پھول نکال نکال کر جولیا اور کنگ شاکاب پر پھینکنے لگیں۔ ان پھولوں کی خوشبو بہت ہی تیز تھی اور پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔ جولیا اور کنگ شاکاب پر پھول نچھاور کئے گئے تو رقص میں اور زیادہ جوش پیدا ہونے لگا۔

"کنگ شاکاب زندہ باد۔ ملکہ جولیا زندہ باد"...... محفل میں نعرے سنائی دیئے تو جولیا نے غصے سے منہ بنا لیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ وہ اب کیا کرے۔ جن حالات میں وہ پھنس چکی تھی ان سے نکلنا مشکل نظر آ رہا تھا۔ وہ یہاں سے فرار نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ سپاٹ دیواروں میں اس کے اشارے سے دروازہ نمودار نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کے پاس اس وقت کسی قسم کا ہتھیار بھی نہیں تھا۔ اپنی جان اور عزت بچانا دونوں اس کے لئے ضروری تھے۔ اب اس کے پاس ایک ہی راستہ تھا کہ وہ مصلحت سے کام لیتی اور کنگ شاکاب کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتی۔ یہی سوچ کر اس نے کنگ شاکاب کی طرف دیکھا۔ کنگ شاکاب پہلے ہی رقص کے دوران بار بار اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اب جو اس نے جولیا کی طرف دیکھا تو جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور اس کی آنکھوں میں کنگ شاکاب کے لئے پیار پیدا ہو چکا تھا۔ جولیا کو پیارے بھرے انداز میں اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کنگ شاکاب خوش ہو گیا اور ایک نئے جذبے اور ولولے سے رقص کرنے لگا۔

پھر اسی رقص کے دوران شادی کی چند اور رسمیں بھی ادا ہوئیں۔ کافی دیر بعد رقص کا اختتام ہوا تو محفل میں موجود تمام مریخی باشندے کنگ شاکاب کو مبارک باد دینے لگے۔ کنگ شاکاب مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کرنے لگا اور پھر اس نے اپنی کرسی کے ساتھ ہی ایک اور کرسی ظاہر کی۔ یہ کرسی اس کی کرسی جیسی تھی۔ اس نے



چاہت بھرے انداز میں جولیا کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ کنگ شاکاب نے اسے کرسی سے اٹھایا اور اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھا دیا۔ سب افراد نے زور زور سے تالیاں بجائیں اور اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

"اب شادی کی محفل کا اختتام کیا جاتا ہے"...... کنگ شاکاب نے اعلان کرتے ہوئے کہا تو تمام افراد اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کنگ شاکاب نے انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کیا تو وہ سب کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب ہم اپنے بیڈ روم میں چلیں گے"...... کنگ شاکاب نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا تو کنگ شاکاب کی بات سن کر جولیا نے شرم سے نظریں جھکا لیں اور پھر کنگ شاکاب اسے اپنے ساتھ لے کر ایک اور کمرے میں آ گیا۔ اس کمرے میں بیڈ بچھا ہوا تھا اور کمرہ خصوصی طور پر سجایا گیا تھا۔

"میں تو بہت پریشان تھا کیونکہ آپ شادی کے لئے تیار ہی نہیں ہو رہی تھیں"...... کنگ شاکاب نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے بہت عجیب لگ رہا تھا نا۔ ایک زمینی لڑکی کی کسی مریخی انسان سے شادی۔ میری پریشانی تو ٹھیک تھی۔ ایسا آج تک ہوا تو نہیں ہے"...... جولیا نے میٹھے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی۔ یہ مریخ کی تاریخ کا انوکھا ترین واقعہ ہے"۔ کنگ شاکاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’آپ کو معلوم ہے کہ میں کیا سوچ کر آپ سے شادی پر رضامند ہوئی ہوں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ہم لوگ دوسروں کے ذہن پڑھ لیتے ہیں۔ میں نے آپ کا ذہن بھی پڑھنے کی کوشش کی لیکن آپ کا ذہن بہت ہی طاقتور ہے۔ میں اسے نہیں پڑھ سکا۔ لہٰذا اپنی سوچ آپ خود بتا دیں‘‘۔ کنگ شاکاب نے کہا۔

’’اپنے ہونے والے بچے کی خاطر۔ ہمارے بچے سیارہ زمین اور سیارہ مریخ کے سب سے اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک اور سپر مائنڈ ہوں گے۔ ان جیسا کوئی اور نہیں ہو گا‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’آپ کی سوچ بہت اچھی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے اپنے بچوں کے بارے میں ایسا سوچا‘‘...... کنگ شاکاب نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو جولیا اپنی تعریف سن کر شرمانے لگی۔

’’میں ایک اور بات بھی سوچ رہی ہوں اور پریشان بھی ہوں‘‘...... جولیا نے چند لمحوں بعد کنگ شاکاب سے کہا تو وہ چونک پڑا۔

’’میرے ہوتے ہوئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں‘‘...... کنگ شاکاب نے کہا۔

’’بات ہی ایسی ہے کہ میرا پریشان ہونا ضروری ہے‘‘...... جولیا نے کہا۔



’’کیا بات ہے جس کی وجہ سے آپ پریشان ہو رہی ہیں‘‘۔ کنگ شاکاب نے پوچھا۔

’’گریٹ بگ اور سٹار سٹی والوں کے پاس سپر ٹرانسمٹ موجود ہے۔ وہ زمین سے اور لڑکیاں اغوا کر کے لے آئیں گے اور ان سے شادی کر لیں گے۔ پھر ہمارے بچوں جیسے تو کئی بچے مریخ پر پیدا ہو جائیں گے‘‘...... جولیا نے کہا تو کنگ شاکاب سوچ میں پڑ گیا۔

’’ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے‘‘...... کنگ شاکاب نے سوچ میں ڈوبے ہوئے کہا۔

’’کیا آپ کوئی ایسا انتظام نہیں کر سکتے کہ ہمارے علاوہ مریخ کے اور کسی باشندے کی ایسی شادی ہی نہ ہونے پائے۔ یہی بات پاکاس کے حق میں جائے گی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ایسا ہو سکتا ہے۔ جیسے ہی کوئی زمینی لڑکی مریخ پر لائی جائے اس کا خاتمہ کرا دیا جائے۔ کیا آپ زمینی لڑکیوں کا خاتمہ پسند کریں گی‘‘...... کنگ شاکاب نے بدستور سوچتے ہوئے کہا۔

’’میں اپنے بچوں کی حکمرانی کی خاطر ہر بات برداشت کر لوں گی لیکن صرف زمینی لڑکیوں کے خاتمے سے بات نہیں بنے گی۔ ایک لڑکی کا خاتمہ ہو گا تو دوسری آ جائے گی اور پھر تیسری۔ یہ سلسلہ رکے گا تو نہیں‘‘...... جولیا نے کہا تو کنگ شاکاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر یہ سلسلہ کیسے روکا جا سکتا ہے''...... کنگ شاکاب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''زمینی لڑکی کے ساتھ ساتھ اس مریخی باشندے کا بھی خاتمہ کر دیا جائے جو زمینی لڑکی سے شادی کا خواہش مند ہو۔ دو تین ایسے واقعات ہوں گے تو پھر سب ڈر جائیں گے اور زمینی لڑکی سے شادی کا خیال دل سے نکال دیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ویری گڈ۔ آپ نے بہت دور کی بات سوچی ہے۔ لیکن اس میں ایک قباحت ہے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''قباحتیں دور ہو سکتی ہیں۔ آپ بتائیں کیا قباحت ہے''...... جولیا نے کہا۔

''زمینی لڑکیوں سے شادی کے خواہش مند کنگ ہیں اور کسی بھی کنگ کا خاتمہ آسان نہیں ہے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''مشکل ضرور ہے ناممکن تو نہیں ہے۔ پلان میں بنایا کروں گی عمل آپ نے کرانا ہوگا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو کنگ شاکاب بھی مسکرانے لگا اور پھر اس نے محبت بھری نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھا۔

''اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ زمینی مخلوق تو بہت ذہین ہے''۔ کنگ شاکاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شاید آپ کی بات ٹھیک ہو''...... جولیا نے کہا۔

''پھر سائنسی ترقی میں زمین والے ہم سے پیچھے کیوں ہیں''۔



کنگ شاکاب نے پوچھا۔

''سائنسی ترقی کی بنیاد تو علم پر ہے معزز کنگ۔ شاید زمین پر ابھی اتنا علم نہیں ہے جتنا مریخ پر ہے''...... جولیا نے کہا تو کنگ شاکاب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''یقیناً یہی بات ہوگی۔ ابھی آپ لوگ علم میں ہم سے پیچھے ہوں گے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''معزز کنگ۔ میں نہیں بلکہ زمین والے علم میں پیچھے ہیں۔ میں تو اب آپ میں سے ہو گئی ہوں''...... جولیا نے کہا تو کنگ شاکاب کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اسے جولیا کی بات بہت پسند آئی تھی۔

''واقعی۔ تم تو پاکاس کی ملکہ ہو۔ زمین سے اب تمہارا کیا رشتہ''...... کنگ شاکاب نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

''ملکہ تو ہوں لیکن ملکہ ہونے کا مجھے کیا فائدہ ہوا۔ میں تو خود کو ابھی تک قیدی محسوس کر رہی ہوں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کنگ شاکاب نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں''۔ کنگ شاکاب نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''میرے لئے کوئی ٹرانسمٹ مخصوص نہیں کی گئی جس کا مطلب ہے کہ میں کہیں آ جا نہیں سکتی۔ میں اس کمرے میں ہوں تو یہاں ایک قیدی کی حیثیت سے ہوں۔ میں اس کمرے کا دروازہ اوپن

نہیں کر سکتی۔ میں آپ کے محل میں گھوم پھر نہیں سکتی۔ اب آپ خود بتائیں میں اپنے آپ کو ملکہ سمجھوں یا قیدی''...... جولیا نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''بس۔اتنی سی بات ہے۔ میں تو پریشان ہو گیا تھا کہ نجانے کیا بات ہو گئی ہے''...... کنگ شاکاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں ایک الماری ظاہر ہو گئی۔ کنگ شاکاب نے الماری میں سے ایک باکس نکال کر کھولا اور اس میں سے ایک سرنج اور چند انجکشن نکال کر سرنج میں بھرے۔ اس کے بعد اس نے الماری میں سے ایک چھوٹی سی مشین نکالی اور پھر یہ دونوں چیزیں نکال کر وہ جولیا کی طرف بڑھا۔

جولیا کے قریب پہنچ کر اس نے مشین کے دو بٹن پریس کئے تو مشین پر لگا ہوا سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی مشین کی سکرین بھی روشن ہو گئی اور سکرین پر نمبر چلنے لگے۔ ان نمبرز کو دیکھنے کے بعد کنگ شاکاب نے دو بٹن مزید دبا دیئے۔

''اس مشین کی سکرین پر اپنا دایاں ہاتھ رکھو اور بایاں بازو میرے سامنے کر دو''...... کنگ شاکاب نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے جیکٹ کے بازو سے اپنا ہاتھ باہر نکال کر کنگ شاکاب کے سامنے کر دیا۔

''آستینیں بھی اوپر چڑھا لیں''...... کنگ شاکاب نے کہا تو جولیا



سوچ میں پڑ گئی۔

''کیا قمیض کے اوپر سے انجکشن نہیں لگ سکتا''...... جولیا نے پوچھا۔

''قمیض کے اوپر سے بھی انجکشن لگ سکتا ہے۔ اوکے۔ میں لگا دیتا ہوں''...... کنگ شاکاب نے کہا اور پھر جولیا نے اپنا دایاں ہاتھ مشین کی سکرین پر رکھ دیا جبکہ کنگ شاکاب نے اس کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگتے ہی جولیا کا سر چکرانے لگا۔ یہ کیفیت چند لمحوں تک رہی اور پھر جولیا نارمل ہو گئی۔ نارمل ہوتے ہی اس نے سوالیہ انداز میں کنگ شاکاب کی طرف دیکھا۔

''میں نے آپ کو خصوصی انجکشن لگایا ہے اور آپ کے جسم میں خصوصی ریز شامل کی ہیں۔ اب آپ مریخ میں ہر جگہ جا سکتی ہیں۔ ہر دروازہ، الماری، کھڑکی اوپن کر سکتی ہیں۔ میرے محل کے تمام راستے آپ کی ایک انگلی کے اشارے سے اوپن ہو سکتے ہیں۔ دوسرے ملکوں کے عام راستے، عام گھروں کے تمام دروازے بھی آپ کی انگلی کے اشارے سے اوپن ہو سکتے ہیں۔ البتہ دوسرے ممالک کے کنگ محل اور خفیہ مقامات اور خفیہ آفس آپ اوپن نہیں کر سکیں گی۔ صرف آپ ہی نہیں خفیہ مقامات اور خفیہ آفس میں بھی اوپن نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی کنگ نہیں کر سکتا۔ آپ کسی سے ذہنی رابطہ کرنا چاہیں گی تو آپ ذہنی رابطہ بھی کر لیں گی۔ یعنی اب آپ مریخ کی خصوصی شخصیت ہیں۔ اب آپ پر اس محل کے حفاظتی

سسٹم بھی اوپن ہو چکے ہیں۔ آپ اس محل میں ایسے ہی گھوم پھر سکتی ہیں جیسے کہ عام سے گھر میں گھوما جا سکتا ہے"...... کنگ شاکاب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جولیا خوش ہو گئی۔

"معزز کنگ۔ میری ٹرانسمٹ"...... جولیا نے اپنی ٹرانسمٹ کے بارے میں پوچھا۔

"آپ کی ٹرانسمٹ کا نمبر زیڈ ون ٹو ہے۔ آپ کہیں بھی پہنچ کر نمبر کو ذہن میں لائیں گی تو چند ہی لمحوں میں آپ کی ٹرانسمٹ آپ کے سامنے پہنچ جائے گی۔ آپ کی ٹرانسمٹ جدید ترین ہے اور یہ اب ہمیشہ آپ کے لئے ہی مخصوص رہے گی۔ اب میں بھی اسے واپس نہیں لے سکتا"...... کنگ شاکاب نے ٹرانسمٹ کے بارے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو معزز کنگ۔ آپ نے تو میرا دل جیت لیا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ کے لئے تو ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے"...... کنگ شاکاب نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے اور قریب آ گیا۔ جیسے ہی وہ جولیا کے قریب آیا اس کے سر پر ایک دھماکہ ہوا۔ جولیا نے کراٹے کا ایک بھرپور وار اس کے سر پر کیا تھا اور کنگ شاکاب کی آنکھوں کے سامنے ستارے جھلملانے لگے تھے۔ جولیا نے دو تین وار اس کی کنپٹی پر بھی کئے۔ جولیا کے ان تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے کنگ شاکاب کو سنبھلنے کا



موقع ہی نہ مل سکا اور ویسے بھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جولیا اس کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی ہے۔ لہٰذا کنگ شاکاب کی آنکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

"مجھ سے شادی کرو گے کمینے کنگ"...... جولیا نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے پاؤں کی ایک ٹھوکر بھی کنگ شاکاب کے سر پر مار دی۔ اس کے بعد وہ بیڈ سے نیچے اتری اور دیوار کی طرف بڑھی۔ اس نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا۔ اس نے ذہن میں دروازے کے اوپن ہونے کا تصور کیا تھا۔ دروازہ اوپن ہونے کے بعد وہ باہر نکل آئی۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی اس نے خود کو ایک گیلری میں پایا۔ گیلری کے دونوں اطراف کئی کمرے تھے۔

جولیا جانتی تھی کہ چونکہ یہاں سائنسی حفاظتی سسٹم ہوتا ہے اس لئے افراد حفاظت کے لئے موجود نہیں ہوتے اور سائنسی حفاظتی سسٹم بھی کوئی عام شخص اوپن نہیں کر سکتا۔ کنگ شاکاب کے محل میں اور آفس میں دوسرے ملک کا کنگ ہی داخل ہو سکتا ہے اور کنگ دوسرے کنگ کو مار نہیں سکتا۔ یہ حفاظتی سسٹم اور قوانین مریخ کے تمام ملکوں کے کنگز کے مشوروں اور منظوری کے بعد بنائے گئے تھے۔ ایک کنگ دوسرے کنگ کے محل میں اس لئے داخل ہو سکتا تھا کہ اس کے جسم میں خصوصی ریز داخل کی جاتی تھیں اور ان ریز پر حفاظتی سسٹم اثر انداز نہیں ہو سکتا تھا اس لئے قوانین بنائے گئے جن

پر تمام ملکوں کے کنگ سختی سے عمل کرتے تھے۔ اگر کوئی کنگ کسی دوسرے کنگ کو قتل کرنے کی نیت سے اس کے محل میں داخل ہوتا تھا تو اس کے دماغ کی لہریں ریکارڈ ہو جاتی تھیں اور قانون یہ تھا کہ ایسے کنگ کو مریخ کے باقی تمام ممالک مل کر قتل کرا دیں گے اور اس ملک پر اس قدر بھاری جرمانہ کیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ ملک ترقی میں کئی سال تک رک سکتا تھا لہٰذا مریخ کا کوئی بھی کنگ دوسرے کنگ کو قتل کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

جولیا گیلری سے باہر نکلی تو اس نے خود کو ایک چاردیواری میں موجود پایا۔ اس چاردیواری کے اندر چند پلاٹ بھی تھے۔ درخت اور پھول دار پودے بھی جبکہ چاردیواری میں کوئی دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ جولیا ایک دیوار کی طرف بڑھی اور دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے انگلی کا اشارہ کیا اور ذہن میں دروازہ اوپن ہونے کا سوچا تو فوراً ہی دروازہ ظاہر ہو گیا۔ جولیا دروازے سے باہر نکلی تو اس نے کچھ فاصلے پر ایک راستہ دیکھا۔ وہ اس راستے کی طرف بڑھ گئی۔ اس راستے پر چند قدم چلنے کے بعد وہ سیڑھیوں تک پہنچ گئی۔ جب وہ سیڑھیاں عبور کر چکی تو اس کے سامنے ایک بار پھر سپاٹ دیوار آ گئی۔ اس نے اس دیوار کے سامنے بھی انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں بھی دروازہ ظاہر ہو گیا۔ وہ اس دروازے سے باہر نکلی تو اس نے خود کو ایک میدان میں پایا۔ میدان میں آتے ہی اس نے اپنی ٹرانسمٹ کا نمبر ذہن میں لا کر اسے طلب کیا تو چند سیکنڈ کے بعد



ہی ایک ٹرانسمٹ اس کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ جولیا نے پھر انگلی کا اشارہ کیا تو ٹرانسمٹ کا دروازہ کھل گیا اور وہ جلدی سے ٹرانسمٹ میں بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی ٹرانسمٹ کا دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ جولیا نے سٹارسٹی کے کنگ مراٹ کے آفس پہنچنے کا سوچا تو ٹرانسمٹ اوپر اٹھی اور پھر ایک طرف بڑھنے لگی۔

''جالوٹ۔ تم انتہائی خطرناک زہر کا انجکشن تیار کر کے لے آؤ اور ان دونوں کو لگا دو''...... عمران کا ذہن بیدار تو ہو ہی رہا تھا لیکن یہ جملہ سن کر تو اس کا ذہن یکدم جاگ گیا لیکن اس نے اپنی آنکھیں بند رکھیں۔ اس نے آنکھوں کی پتلیوں کی جھریوں سے ماحول کا جائزہ لیا۔ وہ ایک کشادہ کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی جوزف بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں دس مریخی باشندے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر دو مریخی باشندے موجود تھے۔

''ان دونوں کو زہر کا انجکشن لگے گا تو زہر ان کے جسم میں آگ لگا دے گا اور اس حدت سے یہ ہوش میں آ جائیں گے لیکن یہ فوری طور پر مریں گے نہیں۔ مرنے میں انہیں ایک گھنٹہ لگ جائے گا اور یہ ایک گھنٹہ اذیت میں گزاریں گے۔ یہ چیخیں گے، چلائیں گے،



موت کی بھیک مانگیں گے لیکن موت بھی انہیں ایک گھنٹے سے پہلے نہیں آئے گی''...... ان دو مریخی باشندوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔

''ہاں می لاک۔ یہ ایسی ہی موت کے حق دار ہیں۔ اذیت ناک، عبرتناک موت کے حق دار''...... دوسرے مریخی باشندے کی آواز سنائی دی۔ پہلے کی طرح اس کا لہجہ بھی سفاکانہ تھا۔ پھر اسی لمحے ایک اور مریخی باشندہ کمرے میں آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باریک اور لمبی سرنج تھی۔

''جالوٹ۔ آدھا آدھا انجکشن ان دونوں کو لگا دو''...... ایک مریخی باشندے نے سرنج والے مریخی باشندے سے کہا جس کا نام اس کے ساتھی نے می لاک لیا تھا۔ می لاک کا حکم سنتے ہی وہ مریخی باشندہ جس کا نام جالوٹ لیا گیا تھا ان دونوں کی طرف بڑھا اور پھر وہ عمران اور جوزف کے قریب آ کر فرش پر بیٹھ گیا اور اس کا سرنج والا ہاتھ جوزف کے بازو کی طرف بڑھا اور یہی وقت عمران کے حرکت میں آنے کا تھا۔

جیسے ہی جالوٹ کا ہاتھ جوزف کے بازو کی طرف بڑھا عمران کی دونوں ٹانگیں حرکت میں آئیں اور جالوٹ کے سینے پر پڑیں۔ جالوٹ اڑتا ہوا می لاک کے قریب کھڑے مریخی باشندے سے جا ٹکرایا جبکہ می لاک غیر ارادی طور پر اس سے بچنے کے لئے پیچھے ہو گیا۔ جالوٹ اس مریخی باشندے سے ٹکرایا تو اس کا سرنج والا ہاتھ

اس مریخی کے پیٹ پر جا لگا اور سرنج کی سوئی اس کے پیٹ میں گھس گئی۔

اسے اچھالتے ہی عمران بھی حرکت میں آ گیا تھا۔ وہ اوپر کی طرف اچھلا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریز پسٹل نظر آیا۔ یہ ریز پسٹل اسے سپر ٹرانسمٹ میں شالوٹ نے دیا تھا جو ابھی تک اس کی جیب میں موجود تھا۔ ریز فائر کرتے ہی عمران کا ہاتھ بھی تیزی سے حرکت میں آیا اور می لاک کے علاوہ تمام مریخی باشندوں کے جسموں کو آگ لگ چکی تھی۔ می لاک کو عمران نے جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ می لاک انہیں اس کمرے سے باہر نکال سکتا ہے اس لئے اس نے اسے چھوڑ دیا تھا جبکہ می لاک خوفزدہ حالت میں فرش پر اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔

جیسے ہی عمران نیچے فرش پر آیا تو اس کے پاؤں می لاک کے سر پر لگے۔ عمران کی اس ٹھوکر سے می لاک کے سارے جسم نے ہی جھٹکا کھایا تھا۔ فرش پر قدم جماتے ہی عمران نے ایک اور بھرپور ٹھوکر می لاک کی کنپٹی پر لگائی تو وہ تڑپا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی عمران نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں لیکن اسے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس سے وہ می لاک کو باندھ سکتا۔

کمرے میں صرف ایک میز موجود تھی جس پر چند مشینیں اور کمپیوٹر رکھے ہوئے تھے لیکن یہ کمپیوٹر اور مشینیں وائرلیس یعنی بغیر تاروں



کے تھیں۔ عمران میز کی طرف بڑھا۔ اس میز میں دراز نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ جب کوئی بھی چیز عمران کو نہ ملی تو اس نے می لاک کی شرٹ اتار کر پھاڑی اور اسے رسی کے طور پر استعمال کرنے کا سوچا اور پھر اس نے اپنی سوچ پر عمل بھی کیا۔ اس نے می لاک کے ہاتھ اس کی پشت پر کئے اور شرٹ پھاڑ کر اس کے ہاتھ باندھ دیئے۔ اس کام سے فارغ ہو کر عمران نے می لاک کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ پانچویں یا چھٹے تھپڑ پر می لاک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ عمران نے فرش پر نظریں دوڑائیں تو ایک جگہ اسے سرنج گری ہوئی نظر آ گئی۔ وہ سرنج کی طرف بڑھا اور اس نے سرنج اٹھائی اور سرنج کو دیکھا تو اس میں کچھ زہر موجود تھا۔ وہ سرنج لے کر می لاک کی طرف بڑھا۔ عمران کو سرنج کے ساتھ اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر می لاک چیخ اٹھا۔

”یہ۔ یہ کیا کرنے لگے ہو“...... می لاک نے چیختے ہوئے کہا۔

”وہی جو تم ہمارے ساتھ کرنے لگے تھے۔ میں اس زہر کی تھوڑی کی مقدار تمہارے بازو میں انجیکٹ کر دوں گا اور بس“...... عمران نے لاپرواہی سے کہا اور می لاک کے قریب بیٹھ گیا۔

”اوہ۔ نو۔ نو۔ تم ایسا مت کرو۔ یہ تو بہت اذیت ناک موت ہو گی“...... می لاک نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”تم بھی تو ہمارے ساتھ یہی کچھ کرنے والے تھے۔ اب چیخ کیوں رہے ہو“...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو۔ کوئی اور موت دے دو لیکن یہ موت مجھے نہ دو۔ اس سے تو میں ایک گھنٹے تک تڑپتا رہوں گا"۔ می لاک نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں معاف بھی کر سکتا ہوں اگر تم میرے ساتھ تعاون کرو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں تمہارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کروں گا"۔ می لاک نے فوراً ہی اقرار کرتے ہوئے کہا۔

"ریز انجیکٹ مشین یہاں موجود ہے۔ مجھے اس کے استعمال کا طریقہ بھی آتا ہے۔ وہ الماری اوپن کرو جس میں انجکشن موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کون سے انجکشن"...... می لاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انجکشن لگا کر اور ریز اپنے جسم میں انجیکٹ کر کے تم لوگ سپاٹ دیوار میں دروازے اوپن کر لیتے ہو۔ الماریاں اوپن کر لیتے ہو۔ تمہارے لئے ٹرانسمٹ مخصوص ہو جاتی ہے اور تم اپنے لئے مخصوص ٹرانسمٹ کو استعمال بھی کر سکتے ہو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں سمجھ گیا۔ تم میرے ہاتھ کھول دو۔ میں الماری اوپن کر کے تمہیں انجکشن اٹھا دیتا ہوں"...... می لاک نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ کھول دیئے۔ می لاک ایک دیوار کی طرف بڑھنے لگا۔



"تمہیں آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں رکے رکے الماری اوپن کرو"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر می لاک رک گیا اور پھر اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو ایک دیوار میں الماری ظاہر ہو گئی۔

"میں انجکشن تیار کے تمہیں لگا دیتا ہوں"...... می لاک نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا تو وہ الماری کی طرف مڑا۔ ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ اس کے کان کے نیچے ایک دھماکہ ہوا اور می لاک لہرا کر فرش پر گر گیا۔ عمران کے ایک ہی مکے نے می لاک کو ہوش کی دنیا سے باہر پھینک دیا تھا۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی عمران الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کی تلاشی لی تو اسے چند انجکشن نظر آئے۔ اس نے وہ انجکشن اٹھا کر دیکھے۔ ان انجکشنوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے تھے۔ ایک انجکشن کو دیکھ کر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر اس نے ایک سرنج بھی اٹھا لی۔ اس کے بعد اس نے انجکشن تیار کیا اور ایک بار پھر می لاک کے قریب آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے دوبارہ می لاک کو پہلے کی طرح باندھ دیا اور اسے ہوش میں لانے کا طریقہ بھی پہلے والا ہی استعمال کیا۔ اس مرتبہ می لاک جلد ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے چیخ بھی ماری۔

"تمہاری ٹرانسمٹ کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے بدستور اسے تھپڑ

مارتے ہوئے پوچھا۔

''زیڈ تھری ٹو تھری ٹو''...... می لاک نے لاشعوری طور پر اپنی ٹرانسمٹ کا نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب یہ بتاؤ کہ ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے تم نے کون سی ریز استعمال کی تھیں''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ تھپڑوں کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

''میں نے تم پر فائیو جی ریز استعمال کی تھی''...... می لاک نے چیختے ہوئے کہا۔

''یہاں اتنی بڑی کارروائی ہوگئی اور کئی مریخی باشندے مارے گئے ہیں لیکن تمہاری مدد کے لئے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس عمارت میں ہونے والی کسی بھی کارروائی کو مانیٹر نہیں کیا جا سکتا''...... می لاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب یہ بتاؤ کہ زمینی باشندے تنویر اور جولیا کہاں ہیں''۔ عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''میں تو کسی تنویر اور جولیا کے بارے میں نہیں جانتا''...... می لاک نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم تھپڑ کھا کر ہی جواب دیتے ہو''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی نہیں جانتا۔ زمین باشندوں



کے بارے میں صحیح معلومات تمہیں گریٹ بگ سے ملیں گی۔ گریٹ بگ کے کنگ اتاکوک تم زمینی باشندوں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ہمارے کنگ کو ابھی تک تم لوگوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے''...... می لاک نے کہا۔

''کیا تمہارا تعلق گریٹ بگ سے نہیں ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ عمران یہی سمجھ رہا تھا کہ گریٹ بگ کے ایجنٹ انہیں اغوا کر کے لائے ہیں۔

''نہیں۔ تم اس وقت مریخ کے مغربی خطے کے ملک لاماس میں موجود ہو اور لاماس کے معزز کنگ کا نام شاشاک ہے جو کنگ اتاکوک کے دوست ہیں اور کنگ اتاکوک نے ان سے مدد مانگی تھی''...... می لاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوکے۔ تم میرے کسی کام نہیں آ سکتے اس لئے اب تم چھٹی کرو لیکن مجھے یہ بتا دو کہ میں تمہیں زہر کا انجکشن لگا دوں یا تم پر ریز فائر کروں''...... عمران نے کہا۔

''زہر کا انجکشن نہ لگانا۔ یہ بہت ہی اذیت ناک موت ہے''۔ می لاک نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں تمہیں آسان موت کے سپرد کر دیتا ہوں''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے می لاک پر ریز فائر کر دی۔ ریز می لاک کے ماتھے سے ٹکرائی اور اس کے جسم کو آگ لگ گئی اور ساتھ ہی اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران نے اس کی

چیخوں پر کوئی توجہ نہ دی اور وہ میز پر رکھی ہوئی مشینوں کی طرف بڑھ گیا۔ الماری سے نکالا گیا انجکشن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھا۔

مشینوں کے قریب پہنچ کر اس نے صرف ایک لمحے کے لئے مشینوں کا جائزہ لیا اور پھر ایک مشین پر جھک گیا۔ اس نے مشین کے بٹن پریس کئے تو مشین پر لگی ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ عمران نے اپنے بازو میں انجکشن لگایا اور پھر اس نے مشین کے دو بٹن پریس کئے اور اپنا دایاں ہاتھ مشین کی سکرین پر رکھ دیا۔ چند لمحوں تک اسے چکر آتے رہے اور پھر وہ نارمل ہو گیا۔

اس کام سے فارغ ہو کر وہ ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھا۔ الماری ابھی تک غائب نہیں ہوئی تھی اور اس کے غائب نہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ می لاک نے الماری کے اوپن ہونے کے بعد اس کے متعلق سوچا ہی نہیں تھا۔ اگر وہ الماری کے بند ہونے کا سوچتا تو الماری غائب ہو چکی ہوتی۔ عمران نے الماری میں رکھے ہوئے انجکشنوں کو ایک بار پھر دیکھا۔ اسے اینٹی فائیو جی ریز کے انجکشن کی تلاش تھی جو اس نے جوزف کو لگانا تھا۔

جوزف ابھی تک بے ہوش تھا۔ عمران تو اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خودبخود ہوش میں آ گیا تھا لیکن جوزف خودبخود ہوش میں نہیں آ سکتا تھا۔ پھر اسے اپنا مطلوبہ انجکشن مل گیا۔ عمران نے وہ انجکشن اور ایک سرنج اٹھائی اور پھر اس نے



الماری کے کلوز ہونے کے بارے میں سوچا تو اگلے ہی لمحے الماری غائب ہو گئی۔ عمران خود کو انجکشن لگانے اور ریز اپنے جسم میں انجیکٹ کرنے کے بعد اس کا رزلٹ بھی دیکھنا چاہتا تھا اور الماری کے غائب ہونے پر اسے معلوم ہو گیا کہ اس کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ عمران نے انجکشن تیار کیا اور جوزف کو لگا دیا۔ انجکشن لگنے کے چند لمحوں بعد جوزف کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر مزید چند سیکنڈوں کے بعد اسے ہوش آ گیا۔

''باس۔ میں کہاں ہوں''...... جوزف نے ہوش میں آنے کے بعد ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہم وہاں ہیں جہاں ہمیں اپنی ہی خبر نہیں''...... عمران نے کہا اور دیوار کی طرف بڑھا۔ وہ دیوار سے دو قدم پہلے ہی رک گیا۔ رک کر اس نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو سپاٹ دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔

''آؤ جوزف۔ جلدی کرو''...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف فوراً ہی عمران کے قریب پہنچ گیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئے۔ جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلے تو عمران کے ذہن میں دروازے کے بند ہونے کا تصور ابھرا۔ یہ تصور جیسے ہی ابھرا دروازہ خودبخود بند ہو کر غائب ہو گیا۔ عمران اور جوزف نے خود کو ایک گیلری میں پایا۔ گیلری میں دونوں طرف کمرے تھے۔ وہ بے آواز قدموں سے چلتے ہوئے آگے بڑھنے

لگے۔ گیلری کے اختتام پر سیڑھیاں تھیں۔ وہ سیڑھیوں کو عبور کرتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔

اوپر پہنچ کر ان کے سامنے ایک سپاٹ دیوار آ گئی۔ عمران نے انگلی کا اشارہ کیا تو اس سپاٹ دیوار میں بھی ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ عمران نے وہ دروازہ کھولا اور پھر وہ دونوں جلدی سے باہر نکل آئے۔ باہر ایک وسیع میدان تھا۔ عمران نے فوراً ہی ذہن میں می لاک کا بتایا ہوا ٹرانسمٹ نمبر یاد کیا اور فضا میں ایک انگلی کا اشارہ کیا تو چند سیکنڈ بعد ہی ان کے سامنے ایک ٹرانسمٹ ظاہر ہو گئی۔ وہ ٹرانسمٹ ان کے قریب آ کر رک گئی۔ جیسے ہی وہ ٹرانسمٹ رکی اس کا دروازہ اوپن ہو گیا۔ عمران اور جوزف ٹرانسمٹ کی طرف بڑھے لیکن ابھی وہ دو قدم ہی چلے تھے کہ ایک اور ٹرانسمٹ وہاں آ گئی۔ یہ ٹرانسمٹ کافی بڑی تھی۔ اس ٹرانسمٹ کے رکتے ہی اس میں سے بہت سے مریخی باشندے باہر نکل آئے۔ ان سب کے پاس ریز پسٹل تھے اور پھر ان سب نے اپنے ریز پسٹلو کا رخ عمران اور جوزف کی طرف کر دیا اور پھر ایک ساتھ انہوں نے عمران اور جوزف پر ریز فائر کر دیں۔



شہزادی اتی کوک کے چہرے پر غصے کے تاثرات تھے۔ وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھی اور بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی کہ آفس کی ایک دیوار پر ایک خاکہ نمودار ہوا۔ دیوار پر خاکے کو دیکھ کر شہزادی اتی کوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا اور پھر ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اندر آتے ہی اس نے جھک کر شہزادی اتی کوک کو سلام کیا۔

”یہ سلام کرنے کا وقت نہیں ہے ٹوکاک۔ لاباگ اس وقت زمینی انسان تنویر سے لڑ رہا ہے لیکن لگتا ہے کہ تنویر لاباگ اور اس کے ساتھیوں پر غالب آ جائے گا۔ تم فوراً اس جگہ پہنچو۔ زیڈ زیڈ ٹرانسمٹ پر جاؤ۔ اس میں فائیو جی ریز موجود ہے۔ تم اس زمینی انسان پر فائیو جی ریز فائر کرنا اور اس کے بعد اسے اٹھا کر لے آنا۔ اب فوراً لاباگ کے پاس پہنچو۔ زیڈ زیڈ ٹرانسمٹ تمہیں لاباگ

کی نشاندہی بھی کر دے گی اور تمہیں اس کے قریب پہنچا بھی دے گی۔ اب تم جاؤ اور ایک سیکنڈ بھی ضائع مت کرو''...... اتی کوک نے تیز لہجے میں کہا تو ٹوکاک جلدی سے مڑ گیا جبکہ اتی کوک دوبارہ مشین کی طرف متوجہ ہوئی۔ مشین کی سکرین پر لاباگ اور تنویر نظر آ رہے تھے۔ اس لاباگ کی وجہ سے وہ تنویر کو بھی دیکھ سکتی تھی اور لاباگ کے ساتھیوں کو بھی۔

وہ صرف انہیں دیکھ ہی نہیں رہی تھی بلکہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن رہی تھی۔ تنویر کی باتیں سن کر اتی کوک کو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ لاباگ کو ڈاج دے رہا ہے اور اسی لئے اس نے ٹوکاک کو بھی اپنے آفس میں بلا لیا تھا لیکن ابھی ٹوکاک آفس میں آیا بھی نہیں تھا کہ تنویر حرکت میں آ گیا تھا اور اسی وقت ٹوکاک بھی آفس میں پہنچ گیا۔ اتی کوک نے اسے فوراً ہی لاباگ کی طرف بھیج دیا تھا اور اب وہ پھر مشین کی طرف متوجہ تھی۔

مشین پر لڑائی کی صورت حال دیکھ کر اتی کوک پریشان ہو گئی تھی کیونکہ تنویر نے اس کے بہت سے ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ تنویر کی پھرتی قابل دید تھی۔ اتی کوک، تنویر کو دل ہی دل میں داد دینے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے تنویر نے اس کے آٹھ ایجنٹوں کو جلا دیا تھا۔ اب دو ایجنٹ باقی بچ رہے تھے جبکہ اسی لمحے وہاں ایک اور ٹرانسمٹ بھی پہنچ گئی تھی۔ باقی بچ جانے والے دونوں مریخی باشندوں کی نظریں ٹرانسمٹ کی طرف اٹھی تھی اور تنویر نے اس لمحے



سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اس نے ریز پسٹل سے ان دونوں پر ریز فائر کر دیں۔ ریز ان دونوں کے جسموں سے ٹکرائیں اور ان دونوں کی چیخیں اتی کوک کو بھی سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ان کے جسموں کو بھی آگ لگ گئی۔

اسی لمحے ٹرانسمٹ سے ایک تیز روشنی نکلی جس نے سارے علاقے کو چکاچوند کر دیا اور پھر اتی کوک نے تنویر کو لہرا کر زمین پر گرتے ہوئے دیکھا۔ تنویر کے بے ہوش ہوتے ہی ٹرانسمٹ سے چھ افراد باہر نکل آئے۔ انہوں نے بے ہوش تنویر کو اٹھایا اور اپنی ٹرانسمٹ میں لے آئے اور اگلے ہی لمحے ٹرانسمٹ وہاں سے غائب ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر کے بعد دیوار پر ایک خاکہ نمودار ہوا تو شہزادی اتی کوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کر دیا۔ اشارہ کرتے ہی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا اور ٹوکاک اور اس کے دو ساتھی اندر آئے۔ ٹوکاک کے دونوں ساتھیوں نے تنویر کو اٹھایا ہوا تھا۔ اندر آ کر انہوں نے تنویر کو فرش پر لٹا دیا اور خود وہ مطمئن انداز میں سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔

''ٹوکاک۔ تم یہیں رکو جبکہ تمہارے ساتھی واپس جا سکتے ہیں''۔ اتی کوک نے ٹوکاک سے مخاطب ہو کر کہا تو اس کے دونوں ساتھیوں نے مؤدبانہ انداز میں اپنے سر جھکائے اور پھر وہ شہزادی اتی کوک کے آفس سے باہر نکل گئے۔

''ٹوکاک۔ تم کوئی ایسی چیز لے آؤ جس سے تنویر کو باندھا جا

سکے''...... اتی کوک نے کہا۔

''اوکے پرنس''...... ٹوکاک نے سر کو جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ آفس سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک باریک زنجیر تھی۔ اس نے تنویر کے ہاتھ پیچھے کر کے زنجیر سے باندھ دیئے۔

''اب اسے ہوش میں لاؤ۔ میں اس سے چند باتیں کرنا چاہتی ہوں''...... اتی کوک نے کہا۔

''معزز پرنس۔ فائیو جی ریز کا اینٹی انجکشن لگے گا تو یہ زمینی انسان ہوش میں آئے گا''...... ٹوکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اسے انجکشن لگاؤ''...... اتی کوک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ میں یہ انجکشن لے کر ابھی حاضر ہوتا ہوں''...... ٹوکاک نے کہا اور ایک بار پھر وہ آفس سے باہر چلا گیا۔ اس بار بھی اس کی واپسی چند سیکنڈ بعد ہوگئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج اور ایک انجکشن موجود تھا۔

''انجکشن لگاؤ''...... اتی کوک نے بدستور تحکمانہ لہجے میں کہا تو ٹوکاک نے آگے بڑھ کر تنویر کو انجکشن لگا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی تنویر کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر وہ اٹھ بیٹھا۔ لاشعوری طور پر اس نے ہاتھ بھی آگے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کے ہاتھوں کو لوہے کی زنجیر سے باندھا گیا تھا اس لئے ہاتھ آگے نہ آ سکے۔

''یہ کیا حرکت ہے''...... تنویر نے غصے سے اتی کوک کو گھورتے



ہوئے کہا۔

''تم نے ہمارے بہت سارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے''۔ اتی کوک نے تنویر کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم نے مجھے اغوا کر کے غلطی کی ہے۔ میں جب تک سیارہ مریخ پر رہوں گا تمہارے ساتھی اسی طرح ہلاک ہوتے رہیں گے''۔ تنویر نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم نے ہمارے جتنے ساتھی مارنے تھے مار لئے۔ اب تمہیں ہماری بات ماننی ہوگی''...... اتی کوک نے کہا تو تنویر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہارا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہو گا''...... تنویر نے طنزیہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو ہم تمہاری ساتھی جولیا کا خاتمہ کرا دیں گے''...... اتی کوک نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

''کیا جولیا تمہارے قبضے میں ہے''...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''میرے قبضے میں نہیں میرے والد کنگ اتاکوک کے قبضے میں ہے۔ انہوں نے جولیا سے شادی کر لی ہے اور اب شادی کے بعد جولیا ان کے لئے بے کار ہے۔ میں چاہوں تو آسانی سے جولیا کا خاتمہ کرا سکتی ہوں''...... اتی کوک نے کہا۔

''اچھا۔ تو جولیا نے تمہارے والد کنگ اتاکوک سے شادی کر لی

ہے“...... تنویر طنزیہ لہجے میں کہا۔

”موت کے خوف نے اسے اس شادی پر مجبور کر دیا تھا“...... اتی کوک نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر زور زور سے ہنسنے لگا اور پھر وہ کافی دیر تک ہنستا رہا۔

”یہ تم اس طرح ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے“...... اتی کوک نے کہا۔

”ہاں۔ تم نے سو فیصد غلط بات کی ہے۔ تم جانتی ہو کہ سیارہ زمین پر ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ موت کا خوف تو ہمارے قریب سے بھی نہیں گزرتا“...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اتی کوک نے ہونٹ بھینچ لئے۔

یہ زمینی انسان نجانے کس قسم کے تھے۔ ان پر کوئی بات اثر ہی نہیں کرتی۔ پیار نے اس زمینی انسان پر اثر نہیں کیا تھا۔ دھمکی کو یہ خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ بلیک میلنگ کی یہ پرواہ نہیں کر رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ جولیا گریٹ بگ سے فرار ہو چکی ہے اور گریٹ بگ کی ایجنسیاں اسے تلاش کر رہی ہیں مگر اس کے باوجود اس نے تنویر کو جولیا کا نام لے کر بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تنویر پر اس کی بلیک میلنگ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

”سنو تنویر۔ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں تمہیں ایسے زہر کا انجکشن لگا دوں گی جو آہستہ آہستہ تمہیں اندر سے کاٹے گا۔ پورا ایک ہفتہ تم اذیت کا شکار رہو گے مگر ایک ہفتے سے پہلے تمہیں



موت نہیں آئے گی۔ ذرا تصور کرو تمہارا کیا انجام ہو گا“...... اتی کوک نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

”تم یہ بھی کر کے دیکھ لو“...... تنویر نے کہا تو اتی کوک سوچ میں پڑ گئی۔

”ٹوکاک“...... کچھ دیر سوچنے کے بعد اتی کوک نے ٹوکاک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس پرنس“......ٹوکاک نے فوراً ہی سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”پوائزن فائیو کا ایک انجکشن تیار کر کے لے آؤ“...... اتی کوک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”اوکے پرنس“...... ٹوکاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج موجود تھی۔ سرنج میں نیلے رنگ کا محلول دکھائی دے رہا تھا۔ اتی کوک نے اپنا ہاتھ ٹوکاک کی طرف بڑھایا تو اس نے سرنج شہزادی اتی کوک کو دے دی۔ اتی کوک نے انگلی کا اشارہ کیا تو کمرے میں ایک کرسی نمودار ہو گئی۔

”تنویر کو کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح جکڑ دو تا کہ یہ معمولی سی بھی حرکت نہ کر سکے“...... اتی کوک نے ٹوکاک سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تنویر کی طرف بڑھنے لگا۔ تنویر کے دونوں ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے وہ حرکت نہیں کر سکتا تھا اس لئے جیسے ہی ٹوکاک اس کے قریب پہنچا اس نے اپنی ٹانگ کو حرکت دی جو

ٹوکاک کے سینے پر پڑی اور ٹوکاک اچھل کر دور دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

اتی کوک نے غصیلی نظروں سے تنویر کو دیکھا اور پھر اس نے اپنی جیب سے سنہری رنگ کا ریز پسٹل نکال کر تنویر پر تان لیا اور اس پر ریز فائر کر دی۔ ریز تنویر سے ٹکرائیں اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اتی کوک نے ٹوکاک کی طرف دیکھا جو دیوار کے قریب کھڑا دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبا رہا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات تھے۔ اتی کوک کو اس پر بھی غصہ آیا تھا۔

''تم سب نکمے ہو۔ دو زمینی باشندے تم سے نہیں سنبھلتے''...... اتی کوک نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تو ٹوکاک نے سر جھکا لیا۔

''احمق آدمی۔ اب اس بے ہوش تنویر کو اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور اسے اچھی طرح جکڑ دو''...... اتی کوک نے سخت لہجے میں کہا تو ٹوکاک نے اس کی ہدایت پر عمل کر دیا۔

''اب اسے اینٹی ریز انجکشن بھی لگانا ہے۔ کبھی تو اپنی عقل سے بھی کام لے لیا کرو''...... اتی کوک نے بدستور غراتے ہوئے کہا تو ٹوکاک ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے اتی کوک کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''یہ انجکشن اسے تم ہی لگا دو''...... اتی کوک نے نرم لہجے میں کہا۔ اب اس کا غصہ کم ہو گیا تھا۔ ٹوکاک تنویر کی طرف بڑھا اور اس



نے تنویر کو انجکشن لگا دیا۔ انجکشن لگنے کے چند لمحوں بعد ہی تنویر کو ہوش آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن زنجیر سے جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔

''اب بھی وقت ہے۔ میری بات مان لو ورنہ صدیوں تک تمہاری روح بھی بلبلاتی رہے گی''...... جب تنویر مکمل طور پر ہوش میں آ گیا تو اتی کوک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تم میرے علاوہ زمین سے کسی اور انسان کو اغوا کر کے اس سے شادی کر سکتی ہو''...... تنویر نے کہا۔

''اس کا مطلب کہ تم میری بات نہیں مانو گے''...... اتی کوک نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر وہ زہر کا انجکشن اٹھائے تنویر کے پاس آ گئی۔ تنویر نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے جبکہ اتی کوک نے زہر کا انجکشن تنویر کے بازو کی طرف بڑھا دیا۔

سٹار سٹی کا کنگ مراٹ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے پانچ اور کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں اور ان کرسیوں پر سٹار سٹی کے مختلف اداروں کے سربراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہی میں ڈی لانگ بھی شامل تھا۔ ڈی لانگ کا سر جھکا ہوا تھا کیونکہ کنگ مراٹ کو اس پر غصہ آ رہا تھا۔

"اب تمہارے کام کرنے کا وقت آیا ہے تو معلوم ہوا کہ تم سب نکمے ہو۔ دوسرے ملکوں کے ایجنٹ تمہارے ملک میں آ کر کارروائی کر جاتے ہیں اور تم منہ دیکھتے رہ جاتے ہو۔ بولو۔ عمران اور اس کے ساتھی کو تمہاری ایجنسی کے ایجنٹوں سے چھین کر کون لے گیا ہے۔ تمہارے ساتھی مارے گئے ہیں۔ کیا تم نے ان کا انتقام لیا ہے۔ کیا تم بتاؤ گے کہ تم ابھی تک جولیا اور تنویر کو بھی کیوں حاصل نہیں کر سکے۔ اگر ہم اپنے ان محسنوں کی حفاظت نہ کر سکے تو پھر



ہمارے زندہ رہنے کا کوئی جواز بنتا ہے"...... کنگ مراٹ نے غصیلے لہجے میں ڈی لانگ سے کہا۔ اسے حقیقتاً اپنی ہی ایجنسی پر غصہ آ رہا تھا جس نے اب تک کوئی قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھائی تھی۔

"معزز کنگ۔ ہماری تحقیقات جاری ہیں۔ ہمارے معزز مہمان علی عمران اور اس کے ساتھی کو لاماس کی خفیہ ایجنسی زون کے ایجنٹ چھین کر لے گئے ہیں۔ ہم علی عمران صاحب کو واپس لانے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔ بہت جلد عمران صاحب ہمارے درمیان ہوں گے"...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرا دل تو چاہتا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں موت کے حوالے کر دوں"...... کنگ مراٹ نے ڈی لانگ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ وقت کی مہلت دیجئے معزز کنگ"...... ڈی لانگ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر اور جولیا کے سلسلے میں تم نے اب تک کیا کیا ہے"۔ کنگ مراٹ نے طنزیہ لہجے میں ڈی لانگ سے پوچھا۔

"مسٹر تنویر شہزادی اتی کوک کے محل میں ہیں اور ابھی تک شہزادی اتی کوک سے شادی کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ ہم شہزادی اتی کوک کے محل میں کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ ہم سوچ رہے ہیں کہ انہیں شہزادی اتی کوک سے حاصل کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم صرف سوچتے ہی رہو گے۔ کوئی کارکردگی نہیں دکھا سکو گے"...... کنگ مراٹ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"معزز کنگ۔ ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے"...... ڈی لانگ نے کہا۔

"اور مس جولیا کے بارے میں تم نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا"۔ کنگ مراٹ نے کہا۔

"معزز کنگ۔ مس جولیا گریٹ بگ سے فرار ہو کر پاکاس ٹی کے کنگ شاکاب کے پاس پہنچ گئی تھیں اور آج انہوں نے اپنی مرضی سے کنگ شاکاب سے شادی کر لی ہے"...... ڈی لانگ نے دھیمے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... کنگ مراٹ نے یکدم کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ کنگ کو کرسی سے اٹھتے دیکھ کر وہاں موجود تمام مریخی باشندے اٹھ کر کھڑے ہو گئے جبکہ ڈی لانگ کے چہرے پر خوف کے تاثرات پھیل گئے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ کنگ مراٹ اب اسے لازماً موت کی سزا دے گا۔

"معزز کنگ۔ اس شادی میں مس جولیا کی مرضی شامل ہے"۔ ڈی لانگ نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنے محسنوں کی حفاظت نہیں کر سکے اور جب ہم ان کی حفاظت نہیں کر سکے تو پھر ایسی زندگی کا کیا فائدہ۔ اس لئے فی الحال تمہیں تو موت کی سزا ملنی چاہئے"۔ کنگ



مراٹ نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریز پسٹل نظر آنے لگا۔ کنگ مراٹ نے ریز پسٹل کا رخ ڈی لانگ کی طرف کیا ہی تھا کہ آفس میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہاں موجود سب افراد چونک کر دیوار کی طرف دیکھنے لگے۔ دیوار پر جولیا کا خاکہ نظر آ رہا تھا۔

"مس جولیا ہمارے آفس پہنچ گئی ہیں"...... کنگ مراٹ نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے انگلی کا اشارہ دیوار کی طرف کیا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور اگلے ہی لمحے جولیا اندر داخل ہو گئی۔ اسے دیکھ کر وہاں موجود سب افراد ہی خوش ہو گئے تھے۔ سب سے زیادہ خوشی ڈی لانگ کو ہو رہی تھی کیونکہ جولیا کے آنے سے اس کی موت ٹل گئی تھی۔

"آیئے آیئے مس جولیا۔ ویلکم"...... کنگ مراٹ نے میز کی دوسری طرف سے باہر آتے ہوئے کہا۔ جولیا ان سب کے قریب پہنچ گئی۔ وہ سب جولیا سے ہاتھ ملانا چاہتے تھے لیکن انہیں یاد آ گیا کہ پچھلی بار جولیا نے انہیں بتایا تھا کہ وہ مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتی اس لئے انہوں نے سر جھکا جھکا کر جولیا کو سلام کیا۔ کنگ مراٹ نے فوراً ہی اس کے لئے کرسی ظاہر کی۔

"تشریف رکھیئے مس جولیا"...... کنگ مراٹ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو معزز کنگ"...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

جولیا کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد کنگ مراٹ بھی واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھا اور اس نے باقی سب افراد کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ سب اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''آپ کے آنے سے ڈی لانگ کی جان بچ گئی ہے''...... کنگ مراٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ مسٹر ڈی لانگ کو سزا دے رہے تھے لیکن کیوں''...... جولیا نے پوچھا۔

''اس نے اطلاع دی تھی کہ آپ کی شادی کنگ شاکاب سے ہو گئی ہے اور ہم آپ کی حفاظت نہ کر سکنے پر اسے موت کی سزا دے رہے تھے''...... کنگ مراٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اللہ کا شکر ہے کہ میں وقت پر پہنچ گئی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈی لانگ کی طرف دیکھا۔

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ساتھ مسٹر تنویر کو بھی شہزادی اتی کوک نے زمین سے اغوا کرایا ہے''...... کنگ مراٹ نے جولیا سے کہا تو جولیا چونک پڑی کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتی تھی۔

''نہیں معزز کنگ۔ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مسٹر تنویر اس وقت شہزادی اتی کوک کے محل میں ہیں۔ شہزادی ان سے شادی کرنا چاہتی ہے لیکن مسٹر تنویر شادی سے انکار کر رہے ہیں''...... کنگ مراٹ نے جولیا سے کہا۔



''حیرت ہے۔ گریٹ بگ کے کنگ ہاؤس میں مجھے تو یہ بات کسی نے نہیں بتائی''...... جولیا نے کہا۔

''اور آپ کو یہ سن کر بھی حیرت ہو گی کہ مسٹر علی عمران اپنے ایک ساتھی جوزف کے ساتھ مریخ پر موجود ہیں''...... کنگ مراٹ نے اس مرتبہ مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا واقعی حیران رہ گئی۔

''کیا عمران اور جوزف کو بھی گریٹ بگ والوں نے اغوا کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہیں۔ انہیں ہم نے بلوایا تھا تاکہ ہم ان کے ساتھ مل کر آپ کی مدد کر سکیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ انہیں مریخ کے دوسرے خطے کے ایک ملک لاماس کے ایجنٹ ہمارے آدمیوں سے چھین کر لے گئے ہیں لیکن ہم انہیں بہت جلد واپس لے آئیں گے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ میری ایک درخواست مانیں گے''...... جولیا نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ لوگ ہمارے محسن ہیں۔ آپ ہمیں حکم دے سکتے ہیں''۔ کنگ مراٹ نے کہا۔

''نہیں معزز کنگ۔ میں آپ سے درخواست ہی کر سکتی ہوں''۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بہرحال آپ فرمایئے۔ آپ کیا کہنا چاہتی ہیں''...... کنگ مراٹ نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

''معزز کنگ۔ اگر ڈی لانگ کو اعتراض نہ ہو تو آپ کچھ دنوں کے لئے مجھے بی ایجنسی کی چیف بنا دیں''...... جولیا نے کہا۔

''فیصلہ تو میں نے کرنا ہے مس جولیا اور میرے فیصلے پر کسی کو اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی''...... کنگ مراٹ نے کہا تو جولیا نے ڈی لانگ کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات موجود نہیں تھے۔

''اگر آپ مجھے بی ایجنسی کی چیف بنا دیتے ہیں تو شاید مسٹر ڈی لانگ دل میں مجھ سے ناراض ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''ہرگز نہیں مس جولیا۔ میں نے آپ کو بتایا نا کہ میرے فیصلے پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی ناراض ہو سکتا ہے۔ میں احکامات جاری کر دیتا ہوں جب تک آپ سیارہ مریخ پر موجود رہیں گی بی ایجنسی کی چیف ہوں گی۔ ڈی لانگ آپ کا نائب ہو گا''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''تھینک یو معزز کنگ۔ اب میں مسٹر ڈی لانگ کے ساتھ بی ایجنسی کے آفس میں جانا چاہوں گی۔ مجھے اپنے ساتھیوں کی تازہ ترین خبر لینی ہے اور اگر انہیں مدد کی ضرورت ہے تو پھر ہمیں فوری طور پر ان کی مدد کے لئے جانا ہو گا''...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ آج سے بی ایجنسی کا آفس آپ کا آفس ہے۔ بی ایجنسی کے تمام ایجنٹ آپ کا حکم اسی طرح مانیں گے جس طرح



میرا مانتے ہیں''...... کنگ مراٹ نے کہا اور پھر اس نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہو گیا۔

''معزز کنگ۔ لاماس کے کنگ شاکاب نے مجھ میں خصوصی ریز ابیٹ کر دی ہیں لیکن ابھی وہ ریز مجھ میں شامل نہیں ہیں جو مجھے کنگز محل میں کام آ سکتی ہیں جبکہ وہ میرے لئے بہت ضروری ہیں کیونکہ میں نے شہزادی اتی کوک سے اپنے ساتھی تنویر کو چھڑانا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ ریز میں آپ کے جسم میں شامل کر تو دوں لیکن اس سے میرے لئے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر شہزادی اتی کوک تمہارے ہاتھوں سے ماری گئی تو مریخ کے تمام ممالک میرے خلاف ہو جائیں گے اور مجھے ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ میرا آپ سے وعدہ رہا۔ شہزادی اتی کوک میرے ہاتھ سے نہیں ماری جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ اگر یہ آپ کا وعدہ ہے تو میں آپ کے وعدے پر اعتماد کرتا ہوں۔ انجکشن میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ مشین بی ایجنسی کے آفس میں موجود ہے۔ وہ مشین آپ استعمال کر سکتی ہیں''۔ کنگ مراٹ نے کہا اور پھر اس نے ایک دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو اس دیوار میں ایک الماری ظاہر ہو گئی۔ کنگ مراٹ اٹھ کر الماری کے قریب گیا اور اس نے الماری کھول کر ایک انجکشن

نکال کر جولیا کو دے دیا۔

''تھینک یو معزز کنگ۔ اب مجھے ڈی لانگ کے ساتھ بی ایجنسی کے آفس جانے کی اجازت دیجئے''...... کنگ مراٹ سے انجکشن لینے کے بعد جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ میری طرف سے تو اجازت ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا تو جولیا کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''آیئے مسٹر ڈی لانگ''...... جولیا نے ڈی لانگ سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈی لانگ نے سر جھکا کر کنگ مراٹ کو سلام کیا جبکہ جولیا نے سر کے اشارے سے کنگ کو سلام کیا اور پھر دونوں آفس سے باہر نکل آئے۔

چند لمحوں بعد وہ بی ایجنسی کے آفس میں پہنچ گئے۔ یہ آفس کئی کمروں پر مشتمل تھا۔ ایک کمرہ چیف کے آفس کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس کمرے میں ایک طویل و عریض میز موجود تھی۔ میز پر چند چھوٹی مشینیں اور ایک کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ آفس کے دوسرے کونے میں ایک اور درمیانے سائز کی میز رکھی ہوئی تھی اور اس میز پر بھی چند مشینیں اور ایک کمپیوٹر رکھا ہوا تھا۔ تین مریخی باشندے ان مشینوں کے سامنے کھڑے تھے اور مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔

''یہ انجکشن لگا کر میں نے کس مشین پر ہاتھ رکھنا ہے''...... جولیا نے ڈی لانگ سے پوچھا۔



''یہ مشین ہے چیف''...... ڈی لانگ نے ایک مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین کے دو بٹن پریس کر دیئے۔ جولیا نے خود ہی انجکشن تیار کیا اور خود ہی انجکشن لگا کر اس نے اپنا دایاں ہاتھ کمپیوٹر کی سکرین پر رکھا۔

''اب یہ بتاؤ کہ کنگ مراٹ کا حکم ان کے تمام آدمیوں تک پہنچ گیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ معزز کنگ کا حکم تمام مریخی باشندوں تک پہنچ گیا ہے''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''میں مختصر مدت کے لئے بی ایجنسی کی چیف بنی ہوں۔ آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں''...... جولیا نے ڈی لانگ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں چیف۔ میرے ذہن کی لہریں معزز کنگ کو بتا دیتی ہیں کہ میں کیا سوچ رہا ہوں۔ اگر میں آپ کے بارے میں کوئی منفی بات سوچوں گا تو معزز کنگ کو فوری پتہ لگ جائے گا اور اس کے نتیجے میں وہ مجھے موت کی سزا بھی دے سکتے ہیں''...... ڈی لانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ لوگ دوسروں کے ذہن پڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ ہمارا ذہن تو نہیں پڑھ سکتے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہمارے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ آپ تینوں کے دماغ

بہت ہی طاقتور اور خاص دماغ ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق ایسے دماغ زمین پر اور انسانوں کے نہیں ہوں گے''...... ڈی لانگ نے کہا تو جولیا ہنسنے لگی۔

''یہ آپ کے سائنس دانوں کا محض خیال ہے ورنہ زمین پر کروڑوں انسانوں کے دماغ ہمارے دماغوں سے بہتر ہوں گے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں تو اب اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''اوکے۔ کیا تم مجھے فوری طور پر عمران اور تنویر کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو''...... جولیا نے ڈی لانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں ابھی ان کے بارے میں رپورٹ لے لیتا ہوں''۔ ڈی لانگ نے کہا اور پھر اس نے فوراً ہی آنکھیں بند کر لیں۔ گریٹ بگ کے ایجنٹوں سے ذہنی رابطہ کر کے ان سے تنویر اور عمران کے متعلق رپورٹ لینا چاہتا تھا۔ وہ کچھ دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔

''مسٹر تنویر ابھی تک شہزادی اتی کوک کے بیڈ روم میں ہیں اور مسلسل شادی سے انکار کر رہے ہیں جبکہ عمران صاحب اپنے ساتھی جوزف سمیت لاماس کی خفیہ ایجنسی زون کے آفس سے فرار ہو چکے ہیں''...... ڈی لانگ نے آنکھیں کھولنے کے بعد رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے شہزادی اتی کوک کے محل میں کارروائی کرنا پڑے گی''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تو آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ آپ ہمیں جو حکم دیں گی ہم نے تو اس پر عمل کرنا ہے''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے یہی فیصلہ کیا کہ فوری طور پر شہزادی اتی کوک کے محل پر کارروائی کی جائے۔ وہ جانتی تھی کہ ان کنگز محل میں سیکورٹی کے انتظامات سائنسی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہاں افراد سیکورٹی پر مامور نہیں کئے جاتے اور کنگ مراٹ نے جولیا کے جسم میں خصوصی ریز شامل کر دی تھی جس کی وجہ سے سائنسی انتظامات جولیا کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتے تھے۔ جولیا کے لئے تو وہ سائنسی انتظامات بے معنی ہو چکے تھے لیکن تنویر ان سائنسی انتظامات کی وجہ سے مسائل کا شکار ہو سکتا تھا اور پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑی۔

''ڈی لانگ۔ میں تنہا شہزادی اتی کوک کے محل میں جانا چاہتی ہوں''...... جولیا نے ڈی لانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یقیناً آپ مجھ سے بہتر فیصلے کر سکتی ہیں اور خصوصی ریز کی وجہ سے اب سائنسی سیکورٹی بھی آپ کے لئے بے اثر ہو چکی ہے''۔ ڈی لانگ نے کہا۔

''میں اپنے ساتھی تنویر کے جسم میں بھی یہی ریز انجیکٹ کرنا

چاہتی ہوں تاکہ اسے بھی آسانی سے وہاں سے نکال سکوں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں مس۔ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ خصوصی ریز مشین صرف اس جگہ کام کر سکتی ہے جس جگہ کے لئے بنائی گئی ہو۔ آپ ہماری مشین کو شہزادی اتی کوک کے محل میں استعمال نہیں کر سکتیں''...... ڈی لانگ نے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور سوچنے لگی۔

''مس جولیا۔ ان ریز کی وجہ سے کسی بھی کنگ کے محل میں داخل ہونا سیکورٹی کی بہت بڑی خامی ہے اور یہ خامی کسی سائنسی تکنیک کی وجہ ہے۔ مریخ کے تمام ملکوں کے سائنس دان اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ سیکورٹی انتظامات میں کوئی خامی نہ رہے اور جب تک یہ خامی دور نہیں ہوتی تمام کنگز فیملی کے لئے سخت قوانین بنائے گئے ہیں اور ان قوانین پر عمل کرنا تمام کنگز کے لئے بہت ضروری ہے۔ کنگز فیملی کے علاوہ اور کوئی مریخی باشندہ یہ ریز استعمال نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو یہ ریز دستیاب ہوتی ہیں''...... ڈی لانگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر معزز کنگ مراٹ ۔نے یہ خصوصی ریز مجھ میں کیوں انجیکٹ کر دی ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''قوانین میں زمینی انسانوں کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ ریز آپ کو انجیکٹ کرنے سے معزز کنگ مراٹ نے قوانین کی خلاف ورزی



نہیں کی اور احتیاط کے طور پر انہوں نے آپ سے وعدہ لے لیا ہے کہ آپ شہزادی اتی کوک کو ہلاک نہیں کریں گی''...... ڈی لانگ نے کہا۔

''مجھے جین میں تبدیلی کا ایک انجکشن چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''میں آپ کی یہ خواہش معزز کنگ مراٹ تک پہنچا دیتا ہوں کیونکہ یہ انجکشن ان کی اجازت سے ہی مل سکتا ہے''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ تم فوری طور پر معزز کنگ مراٹ کے پاس جاؤ اور یہ انجکشن لے آؤ''...... جولیا نے کہا تو ڈی لانگ نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکایا اور پھر آفس سے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ واپس آ کر اس نے ایک انجکشن اور سرنج جولیا کو تھما دی۔ جولیا نے انجکشن جیب میں رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اوکے۔ میں اب شہزادی اتی کوک کے محل میں جا رہی ہوں''۔ جولیا نے ڈی لانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ آپ کامیاب واپس آئیں گی''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان نیک خواہشات پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ڈی لانگ صاحب''...... جولیا نے ڈی لانگ سے کہا تو اس نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکایا اور جولیا آفس سے باہر نکل آئی۔

”تمہیں موت کا معمولی سا خوف بھی نہیں ہے“...... اتی کوک نے تنویر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم بلاوجہ ضد کر رہی ہو۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ تم زمین سے کسی اور انسان کو اغوا کر کے اس سے شادی کر لو“...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے تم سے شادی کا فیصلہ کیا ہے۔ اب میں کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی“...... اتی کوک نے کہا۔

”پھر تو تمہیں اپنی زندگی مایوسی کی حالت میں گزارنی پڑے گی“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تنویر۔ ہم ایک معاہدہ کر لیتے ہیں۔ اس سے تمہاری زندگی بھی بچ جائے گی اور تم سے شادی کی میری خواہش بھی پوری ہو جائے گی“...... اتی کوک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور اس کے



ساتھ ہی اس نے انجکشن ٹوکاک کی طرف بڑھایا تو اس نے آگے بڑھ کر شہزادی اتی کوک سے انجکشن لے لیا۔

”کیسا معاہدہ“...... تنویر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم مجھ سے شادی کر لو اور صرف ایک مہینہ سیارہ مریخ پر گزارو۔ اس کے بعد واپس زمین پر چلے جانا۔ میں ایک سال بعد تمہیں لینے کے لئے زمین پر آؤں گی اور تم ایک ماہ کے لئے پھر مریخ پر آ جانا۔ بولو۔ ہر سال تم صرف ایک مہینہ کے لئے مریخ پر آیا کرو گے۔ اس طرح سال کے گیارہ ماہ تم زمین پر گزارنا۔ بولو۔ کیا تمہیں یہ معاہدہ قبول ہے“...... اتی کوک نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی تم نے ایک بات کہی ہے کہ تم نے صرف مجھ سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب تم کسی اور سے شادی نہیں کر سکتیں۔ شاید ہماری طرح تم مریخی لوگ بھی بعض فیصلے دل سے کرتے ہیں اور پھر اس فیصلے پر ساری عمر ڈٹے رہتے ہیں چاہے فائدہ ہو یا نقصان۔ سو دل کا ایسا ہی فیصلہ میں نے بھی کیا ہوا ہے۔ میں اپنی زمین کی ایک لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس سے میری شادی شاید کبھی نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود میں اس سے محبت کرتا رہوں گا اور اس کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا۔ میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں“...... تنویر نے جذباتی لہجے میں

کہا تو اتی کوک چند لمحوں تک تنویر کی طرف دیکھتی رہی۔

"مایوس زندگی گزارنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسے جینے سے مر جانا بہتر ہے۔ میں تمہیں زہر کا انجکشن لگانے کے بعد خود کو بھی زہر کا انجکشن لگا لوں گی۔ میں تمہیں اذیت ناک موت مرتا ہوا دیکھوں گی اور تم مجھے اذیت ناک موت مرتے ہوئے دیکھنا"...... اتی کوک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹوکاک۔ انجکشن مجھے دو"...... اتی کوک نے ٹوکاک کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو ٹوکاک نے انجکشن اتی کوک کو دے دیا۔ اتی کوک نے انجکشن والا ہاتھ ایک بار پھر تنویر کی طرف بڑھایا اور اس بار اتی کوک کے چہرے پر جو تاثرات تھے ان سے تنویر سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کر رہی ہے اس پر عمل بھی کرے گی۔ اس دوران تنویر نے زنجیر سے خود کو آزاد کرنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا اور اب اپنی جان بچانے کے لئے ضروری تھا کہ وہ اتی کوک سے جھوٹ بولتا۔

"رک جاؤ"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اتی کوک کا اس کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ رک گیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اتی کوک سے کچھ کہتا کمرے کی سپاٹ دیوار میں خود بخود دروازہ ظاہر ہو گیا اور اس دروازے سے جولیا اندر داخل ہوئی۔ وہ تینوں جولیا کو اس طرح کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتے جولیا کے ہاتھ میں موجود



ریز پسٹل سے شعاع نکلی اور یہ شعاع ٹوکاک کے ماتھے سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی۔ آگ لگتے ہی اس کے منہ سے چیخ نکل گئی۔

اتی کوک حیرت سے بت بنی کھڑی تھی کہ جولیا نے اچھل کر اس کے سر پر ٹھوکر ماری جس سے شہزادی اتی کوک الٹ کر فرش پر جا گری۔ اس کا سر فرش سے ٹکرایا تو اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔ سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کے منہ سے چیخ نکل گئی تھی۔ اتی کوک نے فرش پر گرتے ہی سر کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن جولیا کی ایک اور ٹھوکر نے اس کے دماغ کو مکمل طور پر اندھیرے میں دھکیل دیا۔

"جولیا۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئیں"...... اتی کوک کے بے ہوش ہوتے ہی تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے تم پہنچے ہو میں بھی ویسے ہی پہنچی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کی طرف بڑھی۔ اس نے تنویر کے قریب پہنچ کر اس کی زنجیر کا جائزہ لیا۔ زنجیر پر کوئی لاک نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اس کے دونوں سرے آپس میں جڑے ہوئے تھے۔

"معلوم نہیں یہ زنجیر کیسے کھلے گی"...... جولیا نے زنجیر کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"کھولنا ضروری ہے کیا۔ اس پر ریز فائر کرو۔ امید ہے یہ ٹوٹ

جائے گی''...... تنویر نے کہا۔

''ریز کہیں تمہیں نقصان نہ پہنچا دے''...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ زنجیر کا جائزہ لیا۔ ایک جگہ سے کرسی اور تنویر کے جسم میں تھوڑا سا گیپ موجود تھا اور زنجیر وہاں کرسی پر سے گزر رہی تھی۔

''تھوڑی سی گنجائش ہے تو سہی لیکن پھر بھی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اس ریز سے آگ لگ جاتی ہے۔ کہیں یہ آگ تمہیں نہ جلا دے''...... جولیا نے بدستور پریشان سے لہجے میں کہا۔

''اللہ کا نام لے کر ریز فائر کر دو''...... تنویر نے کہا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس نے دل ہی دل میں اللہ کا نام لیا اور گیپ والی جگہ پر ریز فائر کر دی۔ ریز کرسی اور زنجیر پر پڑی تو وہاں آگ لگ گئی۔ تنویر کو شدید تپش کا احساس ہوا۔ اسے ایسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے آگ اس کی کمر میں لگی ہو۔ آگ لگتے ہی زنجیر پگھلی اور پگھل کر ٹوٹ گئی۔ زنجیر کے ٹوٹتے ہی تنویر نے خود کو زنجیر سے آزاد کرایا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کرسی پر آگ پھیلتی جا رہی تھی۔

''یہاں تو کسی گھر یا آفس میں داخل ہونے کے لئے سسٹم ہی الگ ہے۔ تم اتی کوک کے محل میں کیسے آ گئیں''...... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے جولیا سے پوچھا۔

''یہ سب کچھ میں بعد میں بتاؤں گی۔ ابھی وقت نہیں ہے۔



میں تمہیں جین کی تبدیلی کا انجکشن لگا رہی ہوں۔ تم جس بھی جانور کا تصور ذہن میں لاؤ گے اس جانور کے روپ میں آ جاؤ گے لیکن فی الحال تم کسی چھوٹے سے پرندے یا جانور کا تصور ذہن میں لانا تاکہ میں تمہیں جیب میں ڈال کر یہاں سے لے جا سکوں''...... جولیا نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تنویر کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔

''میں کس پرندے کے روپ میں آؤں''...... انجکشن لگنے کے بعد تنویر نے جولیا سے پوچھا۔

''میں نے یہاں نیلے اور سرخ رنگ کی چڑیا دیکھی ہیں۔ تم ایسا کرو کہ چڑیا کا تصور ذہن میں لا کر چڑیا بن جاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن میں چڑیا نہیں بن سکتا''...... تنویر نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تم چڑیا کیوں نہیں بن سکتے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''تم بھول رہی ہو شاید۔ میں مذکر ہوں۔ میں چڑا تو بن سکتا ہوں لیکن چڑیا نہیں''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''وہ کیا کہتے ہیں کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران کی صحبت میں رہ کر مجھ میں بھی مزاح کی حس پیدا ہوگئی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ میرے کہنے کا مقصد یہی ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران ہم سے مذاق کرتا نہیں ہے بلکہ ہمارا مذاق اڑاتا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں چلو۔ میں ذہن میں چڑے کا تصور لا رہا ہوں"...... تنویر نے کہا اور پھر اس نے چڑے کا تصور کیا اور اگلے ہی لمحے تنویر کمرے سے غائب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ فرش پر ایک سرخ رنگ کا مریخی چڑا بیٹھا ہوا تھا۔ پھر وہ چڑا فرش سے اڑا اور جولیا کے کندھے پر آ بیٹھا۔ جولیا نے چڑے کو پکڑ کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا اور پھر اس نے دیوار کی طرف اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور جولیا کمرے سے باہر نکل گئی۔

کنگ محل کے اس حصے میں شہزادی اتی کوک کے کمرے تھے۔ ان کمروں میں شہزادی اتی کوک کا آفس بھی تھا اور جولیا جس کمرے سے باہر نکلی تھی وہ شہزادی اتی کوک کا بیڈ روم تھا۔ شہزادی اتی کوک کے بیڈ روم اور آفس کی مووی نہیں بنائی جاتی تھی اور نہ ہی ان کمروں کو مانیٹر کیا جاتا تھا اس لئے جولیا مطمئن تھی کہ اس کارروائی کا فوری طور پر کسی کو پتہ نہیں چل سکے گا۔ وہ مختلف راستوں سے چلتی ہوئی باہر میدان میں آ گئی۔



باہر میدان میں آتے ہی اس نے جیب سے چڑے کو نکال کر زمین پر چھوڑ دیا اور خود اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو اس کی ٹرانسمٹ آ گئی جبکہ اسی لمحے تنویر بھی اپنے اصل روپ میں آ گیا۔ ٹرانسمٹ جولیا کے قریب پہنچ کر رک گئی اور اس کا دروازہ کھل گیا اور پھر وہ دونوں ٹرانسمٹ میں داخل ہو گئے۔ جولیا نے سٹارسٹی پہنچنے کا ارادہ کیا تو ٹرانسمٹ فضا میں بلند ہوئی اور پھر ایک طرف اڑنے لگی۔

"اب ہم کہاں جا رہے ہیں"...... تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سٹارسٹی جا رہے ہیں۔ کنگ مراٹ ہمیں زمین پر واپس بھجوانے کے انتظامات کریں گے"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جب ہم عمران کو بتائیں گے کہ ہمیں کنگ اتا کوک نے اغوا کرایا تھا اور ہم اس کی مدد کے بغیر مریخ سے واپس زمین پر آئے ہیں تو وہ جل کر کوئلہ ہو جائے گا"...... تنویر نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ عمران جوزف کے ساتھ مریخ پر پہنچا ہوا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران بھی مریخ پر پہنچا ہوا ہے۔ کیا اسے بھی کنگ اتا کوک نے اغوا کرایا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ عمران کو کنگ اتا کوک نے نہیں بلکہ کنگ مراٹ نے مریخ پر بلوایا ہے تاکہ عمران کے ساتھ مل کر وہ ہماری مدد کر

سکے“...... جولیا نے کہا تو تنویر کا منہ بن گیا۔

”یہ تو ہر جگہ کریڈٹ لینے کے لئے پہنچ جاتا ہے“...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں یہ سن کر بھی حیرت ہو گی کہ میں اس وقت سٹارسٹی کی خفیہ بی ایجنسی کی چیف ہوں“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کو حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا۔

”ناقابل یقین۔ مجھے تو اس بات پر یقین نہیں آ رہا“...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سٹارسٹی پہنچ کر تمہیں یقین آ جائے گا“...... جولیا نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا مگر تنویر نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ پھر چند لمحوں بعد ٹرانسمٹ ایک میدان میں اتر گئی اور وہ دونوں ٹرانسمٹ سے باہر آئے اور جیسے ہی وہ ٹرانسمٹ سے باہر آئے وہ حیرت سے اچھل پڑے۔



کنگ اتاکوک اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا اور شدید غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک اس کے آفس کی دیوار پر ایکس ایجنسی کے چیف ایکس ون کا خاکہ بنا اور ساتھ ہی بیل کی آواز بھی سنائی دی تو کنگ اتاکوک نے دیوار کی طرف دیکھا اور پھر انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کر دیا۔ اگلے ہی لمحے ایکس ون اندر آ گیا۔ اس کا نام تو کچھ اور تھا لیکن کنگ اتاکوک نے اسے ایکس ون کا نام دیا تھا۔ آفس میں داخل ہوتے ہی اس نے جھک کر کنگ اتاکوک کو سلام کیا۔

”ایکس ون۔ تم ایکس ایجنسی کے نئے چیف ہو۔ ہمیں امید تھی کہ تم کوئی قابل ذکر کارنامہ سرانجام دو گے لیکن تم نے ابھی تک تو کچھ نہیں کیا“...... اتاکوک نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

”گریٹ کنگ۔ جولیا پاکاس کے کنگ شاکاب کے پاس پہنچ

گئی تھی لیکن پھر وہ کنگ شاکاب کو ڈاج دے کر وہاں سے بھاگ گئی اور اب وہ کنگ مراٹ کے پاس ہے جبکہ علی عمران اور جوزف ہیں تو کنگ شاشاک کے پاس لیکن وہ وہاں سے کسی بھی وقت فرار ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگ زون ایجنسی کے قابو میں آنے والے نہیں ہیں''...... ایکس ون نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تم کیا چاہتے ہو''...... کنگ اتاکوک نے ایکس ون سے پوچھا۔

''گریٹ گنگ۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اپنے ساتھیوں سمیت لاماس پہنچ جاتا ہوں۔ میں وہاں سے علی عمران اور اس کے ساتھی کو اپنے ساتھ لے آتا ہوں''...... ایکس ون نے کہا۔

''تم جولیا کو تو لا نہیں سکے اب عمران اور اس کے ساتھی کو کیسے لاؤ گے''...... اتاکوک نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ایکس ون کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیل گئے۔

''گریٹ کنگ۔ کنگ شاشاک تو آپ کے دوست ہیں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کو ہمارے حوالے کر دیں گے''...... ایکس ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو اتاکوک نے طنزیہ انداز میں سر کو جھٹکا دیا۔

''اگر کنگ شاشاک میرا دوست ہوتا تو میرے کہنے کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی کو سپر ٹرانسمٹ میں ہی ہلاک کرا دیتا۔ اپنے محل میں مہمان بنا کر نہ رکھتا''...... اتاکوک نے کہا۔



''گریٹ کنگ۔ اس سلسلے میں کنگ شاشاک کا قصور نہیں ہے۔ می لاک ان دونوں کو زندہ کنگ ہاؤس لا کر عبرتناک موت مارنا چاہتا تھا''...... ایکس ون نے کہا۔

''تو اس نے ابھی تک ان دونوں کو عبرتناک موت مارا کیوں نہیں''...... اتاکوک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''گریٹ کنگ۔ وہ لوگ ان زمینی انسانوں کو ہلاک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں میں انہیں گریٹ بگ میں لا کر ہلاک کر دوں گا''۔ ایکس ون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان میں صلاحیت نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ تم میں یہ صلاحیت ہے کہ تم زمینی انسانوں کا خاتمہ کر سکو''...... اتاکوک نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''گریٹ کنگ۔ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا''...... ایکس ون نے کہا اور اسی لمحے آفس کی دیوار میں دروازہ نمودار ہوا تو کنگ اتاکوک نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ شہزادی اتی کوک غصے کی حالت میں اندر داخل ہو رہی تھی۔

''تم بہت غصے میں دکھائی دے رہی ہو شہزادی''...... جیسے ہی اتی کوک کمرے میں داخل ہوئی اتاکوک نے اس سے پوچھا۔

''گریٹ کنگ۔ کنگ مراٹ نے ہمارے ساتھ بہت بڑی دشمنی

کی ہے“...... اتی کوک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیا کیا ہے اس نے ہماری بیٹی کے ساتھ“...... اتاکوک نے بھی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

”گریٹ کنگ۔ اس نے نہ صرف ہمارے ساتھ دشمنی کی ہے بلکہ مریخ کے قوانین کی بھی خلاف ورزی کی ہے“...... اتی کوک نے بدستور غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں وہی تو پوچھ رہا ہوں۔ اس نے کیا کیا ہے“...... اتاکوک نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”گریٹ کنگ۔ کنگ مراث نے زمینی لڑکی جولیا کو خصوصی ریز انجیکٹ کر دی ہیں جس کی وجہ سے وہ میرے بیڈ روم میں داخل ہوئی۔ اس نے ہمارے ایک آدمی کو ہلاک کیا اور پھر مجھے بے ہوش کیا اور تنویر کو میرے بیڈ روم سے نکال کر لے گئی جبکہ تنویر مجھ سے شادی کرنے پر تیار ہو گیا تھا“...... اتی کوک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو کنگ مراث نے بہت برا کیا ہے۔ میں تو اس پر ایسا جرمانہ کراؤں گا کہ سٹارسٹی صدیوں تک اس کا ازالہ نہیں کر سکے گا“...... اتاکوک نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

”یہ تو بعد کی باتیں ہیں گریٹ کنگ۔ فوری طور پر تو ہمیں تنویر کو واپس حاصل کرنا ہے“...... اتی کوک نے بے چین سے لہجے میں کہا تو کنگ اتاکوک سوچ میں پڑ گیا۔



”ایکس ون۔ تم فوراً لاماس چلے جاؤ۔ میں کنگ شاشاک سے ذہنی رابطہ کر کے کہہ دیتا ہوں کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی کو تمہارے حوالے کر دے۔ تم عمران اور اس کے ساتھی کو بے ہوشی کی حالت میں ہمارے آفس میں لے آؤ“...... کنگ اتاکوک نے چند لمحے سوچنے کے بعد ایکس ون سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی گریٹ کنگ“...... ایکس ون نے سر جھکاتے ہوئے کہا تو کنگ اتاکوک نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دروازہ ظاہر ہو گیا اور ایکس ون آفس سے باہر نکل گیا۔

”گریٹ کنگ۔ عمران یا اس کے ساتھی کے یہاں آ جانے سے کیا ہو گا“...... اتی کوک نے اپنے والد سے پوچھا۔

”ہم کنگ مراث کو پیغام بھیجیں گے کہ اگر اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی عزیز ہے تو وہ جولیا اور تنویر کو گریٹ بگ بھیج دیں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران کے ساتھی تنویر اور جولیا، عمران اور اس کے ساتھ آنے والے شخص کو بچانے کے لئے گریٹ بگ آ جائیں گے“...... اتاکوک نے کہا۔

”اگر انہوں نے ہماری اس دھمکی کی پرواہ نہ کی تو پھر“...... اتی کوک نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

”تو پھر ہم عمران اور اس کے ساتھی کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں کنگ مراث کو تحفے کے طور پر بھجوا دیں گے۔ اس پیغام کے

ساتھ کہ کنگ مراٹ کا اصل دوست اور ہمدرد عمران مارا جا چکا ہے۔ اب اگر وہ مریخ پر جنگ و جدل نہیں چاہتا تو جولیا اور تنویر کو ہمارے حوالے کر دے“...... کنگ اتاکوک نے کہا۔

”آپ تو عمران کا دماغ بھی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کیا اب یہ کوشش نہیں کریں گے“...... اتی کوک نے پوچھا۔

”ہاں۔ عمران کی ہلاکت کے بعد اس کا دماغ حاصل کیا جا سکتا ہے“...... اتاکوک نے کہا۔

”گریٹ کنگ۔ مجھے لگ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہو گا جیسا ہم سوچ رہے ہیں“...... اتی کوک نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا“۔ اتاکوک نے شہزادی اتی کوک کو تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن اتی کوک کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ مطمئن نہیں ہے۔



جیسے ہی عمران اور جوزف پر ریز فائر ہوئی دونوں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ دونوں اچھلے اور فضا میں بہت اونچے اڑتے چلے گئے اور پھر فضا میں ہی انہوں نے اپنا رخ بدلا اور مریخی باشندوں کے سروں پر پہنچ گئے۔ مریخی باشندے ابھی اپنی فائر کی ہوئی ریز کا نتیجہ ہی دیکھنے کے منتظر تھے کہ ان میں سے چار کے سروں پر عمران اور جوزف کی ٹانگیں لگیں اور وہ الٹ کر کچھ لڑکھڑا کر اپنے ساتھیوں پر جا گرے۔

”اڑا دو ان دونوں کو۔ ریز سے فنا کر دو“...... ایک مریخی باشندے نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے اس طرح چیخنے سے عمران سمجھ گیا کہ وہ اس گروپ کا انچارج ہے۔ گروپ انچارج کا پتہ لگتے ہی عمران نے سب سے پہلے اسے نشانہ بنانے کا سوچا۔ ریز پسٹل وہ فضا میں ہی جیب سے نکال چکا تھا۔ پھر اس نے مریخی

باشندے کے سنبھلنے سے پہلے ہی گروپ انچارج پر ریز فائر کر دی۔ ریز گروپ انچارج کے ماتھے سے ٹکرائی اور اسے آگ لگ گئی جبکہ اس پر ریز فائر کرنے کے بعد عمران نے ریز پسٹل کا رخ دوسرے مریخی باشندوں کی طرف کر دیا۔ آدھے سے زیادہ مریخی باشندے ریز کی لپیٹ میں آ گئے اور باقی جو بچ گئے تھے وہ بدحواس ہو گئے تھے۔ انہوں نے ریز پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر کے ریز فائر کرنے کی کوشش بھی کی لیکن بدحواسی کی وجہ سے وہ ریز پسٹل کا بٹن ہی پریس نہیں کر سکے تھے جبکہ عمران نے اپنے ریز پسٹل کا رخ ان کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا تھا۔ اس مرتبہ باقی ماندہ مریخی باشندے اس کی فائر کی گئی ریز کی زد میں آ گئے۔ ان کی چیخیں بلند ہوئیں اور پھر ان کے جسموں کو آگ لگ گئی۔

''اس سے پہلے کہ حملہ آوروں کا کوئی اور گروپ آئے جلدی سے ٹرانسمٹ میں بیٹھو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمٹ کی طرف بڑھا۔ جوزف بھی اس کے ساتھ ہی ٹرانسمٹ کی طرف بڑھ گیا۔

''باس۔ یہ مریخی تو لڑائی بھڑائی میں بالکل اناڑی ہیں''۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مریخ پر پولیس، فوج، خفیہ ادارے تو ہیں لیکن نجانے کتنے برسوں سے یہاں اس طرح کی کارروائیاں نہیں ہوئیں اس لئے انہیں لڑائی بھڑائی اور جاسوسی کا تجربہ نہیں ہے۔ اب یہاں بھی زمین کی



طرح اس قسم کی کارروائیاں ہونے لگی ہیں تو آہستہ آہستہ یہ لوگ بھی تجربہ حاصل کر لیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ٹرانسمٹ میں بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی جوزف بھی ٹرانسمٹ میں بیٹھا تو ٹرانسمٹ کا دروازہ بند ہو گیا۔

''باس۔ مس جولیا اور تنویر صاحب کو اب کہاں تلاش کیا جائے''...... جوزف نے پوچھا۔

''فی الحال ہم فوری طور پر کنگ مراٹ کے پاس جا رہے ہیں۔ شاید سٹار سٹی کی بی ایجنسی جولیا اور تنویر کے متعلق کوئی معلومات حاصل کر لے۔ اس کے بعد ہم کوئی لائحہ عمل بنائیں گے''...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرانسمٹ بھی فضا میں بلند ہونے لگی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹرانسمٹ نیچے اتر گئی۔ ٹرانسمٹ جہاں اتری تھی وہ جگہ عمران کے لئے اجنبی نہیں تھی۔ یہ ایک میدان تھا اور کچھ ہی فاصلے پر چند پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔

عمران ٹرانسمٹ سے باہر آ کر ان پہاڑیوں کی طرف چلنے لگا۔ جوزف اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ ان پہاڑیوں میں ایک غار تھا اور اس غار سے کنگ ہاؤس کو راستہ جاتا تھا۔ عمران جیسے ہی غار کے قریب پہنچا اسے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی تو وہ دونوں اس آواز کو سن کر اچھل پڑے اور دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جولیا اور تنویر ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جولیا کی آواز سن کر ہی وہ

دونوں اچھلے تھے۔ ان دونوں کو صحیح سلامت دیکھ کر عمران کو حقیقی خوشی ہو رہی تھی۔ جولیا اور تنویر کے چہروں پر بھی خوشی کے تاثرات تھے۔

''بہن بھائی ہوں تو تم دونوں جیسے۔ جہاں جائیں ایک ساتھ جائیں''...... جیسے ہی وہ دونوں قریب پہنچے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر تنویر کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی اور اس نے منہ بنا لیا۔

''نہ سلام نہ دعا۔ تمہاری بکواس شروع ہو گئی ہے''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سن لیا جولیا تم نے۔ تنویر بھائی بہن کے رشتے کو بکواس کہہ رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے بھائی بہن کے رشتے کو کب بکواس کہا ہے۔ میں نے تو تمہیں بکواس کہا ہے''...... عمران کی بات سن کر تنویر نے اور زیادہ غصے سے کہا جبکہ عمران کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

''عمران ایسی باتیں کرتا ہی اس لئے ہے کہ تم غصے میں آؤ اور یہ تمہارے غصے کو انجوائے کرے۔ لیکن تم ہو کہ سمجھتے ہی نہیں اور فوراً غصے میں آ جاتے ہو''...... جولیا نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اسے سمجھا دو۔ یہ میرے اس غصے کی وجہ سے کسی دن اپنی گردن تڑوا بیٹھے گا''...... تنویر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر موجود مسکراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔



''دیکھا ہے اسے۔ اب یہ ہنس کر مجھے اور زیادہ غصہ دلا رہا ہے''...... تنویر نے شکایت بھرے لہجے میں کہا۔

''فضول انسان ہو تم بھی اور عمران بھی۔ تم یہاں کھڑے لڑتے رہو میں کنگ مراٹ کے پاس جا رہی ہوں''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قدم بڑھائے لیکن ابھی اس نے ایک قدم ہی آگے بڑھایا تھا کہ وہاں تیز روشنی چمکی اور وہ چاروں بے ہوش ہو کر زمین پر گرتے چلے گئے۔

کنگ شاکاب اس وقت اپنے آفس میں موجود پریشانی سے ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شرمندگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔ وہ کچھ دیر ٹہلتا رہا اور پھر اس نے رک کر فضا میں لی کاز اور شی کاز کے خاکے بنائے۔ دونوں خاکے بنے اور مٹ گئے۔ چند ہی لمحوں بعد خاکے آفس کی ایک دیوار پر نمودار ہوئے تو کنگ شاکاب نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں ایک دروازہ ظاہر ہو گیا اور پھر لی کاز اور شی کاز اندر آ گئے۔ اندر آتے ہی انہوں نے کنگ شاکاب کے سامنے سر جھکا دیئے۔ کنگ شاکاب نے انگلی کا اشارہ کیا تو لی کاز اور شی کاز کے سامنے کرسیاں ظاہر ہو گئیں۔

''بیٹھو''...... کنگ شاکاب نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تھینک یو معزز کنگ''...... لی کاز اور شی کاز نے بیک وقت



کنگ شاکاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''وہ زمینی لڑکی جولیا۔ وہ تو بہت تیز نکلی''...... کنگ شاکاب نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا معزز کنگ''...... شی کاز نے کنگ شاکاب کی شرمندگی کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

''زمینی لڑکی جولیا مجھے دھوکہ دے کر میرے محل سے بھاگ گئی ہے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''ایسی لڑکی کو تو سخت سے سخت سزا ملنی چاہئے۔ آپ اسے فوراً گرفتار کرائیں اور اس کا عبرتناک انجام سب کو دکھائیں''...... لی کاز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی یہی سوچا ہے کہ جولیا کو ایسی سزا ملنی چاہئے کہ وہ باقی ساری زندگی کانپتی رہے''...... کنگ شاکاب نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر ہوا میں ایک خاکہ بنایا۔ لی کاز اور شی کاز سمجھ گئے کہ کنگ شاکاب کسی کو بلا رہا ہے۔ خاکہ بنا اور مٹ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہی خاکہ دیوار پر بھی بن گیا۔ کنگ شاکاب نے اس خاکے کو دیکھ کر دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ ظاہر ہو گیا اور پھر ایک مریخی باشندہ اندر آ گیا۔ اندر آ کر اس نے سب سے پہلے سر جھکا کر کنگ شاکاب کو سلام کیا۔

''ملاک۔ تم ایف ایجنسی کے چیف ہو لیکن آج تک تم نے کوئی

قابل ذکر کام نہیں کیا''...... کنگ شاکاب نے آنے والے سے کہا جو پاکاس کی خفیہ ایجنسی ایف کا چیف تھا۔

''معزز کنگ۔ ہمیں آج تک کوئی قابل ذکر موقع ہی نہیں ملا''...... ملاک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تمہیں موقع مل رہا ہے۔ اسے ضائع نہیں کرنا۔ اگر تم ناکام ہو گئے تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے موت کے حوالے کر دوں گا''...... کنگ شاکاب نے سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں معزز کنگ۔ آپ صرف کام بتائیں۔ پھر دیکھیں کہ میں کس طرح کارکردگی دکھاتا ہوں''...... ملاک نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو کنگ شاکاب نے اسے جولیا کے متعلق سب کچھ بتا دیا۔

''معزز کنگ۔ جولیا کو تلاش کرنے میں تھوڑا وقت ضرور لگ جائے گا لیکن اس کے بعد جولیا اس محل میں ہو گی''...... تفصیل سننے کے بعد ملاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کوئی وقت نہیں لگے گا۔ جولیا کے فنگر پرنٹ خصوصی ریز مشین میں موجود ہیں۔ یہ فنگر پرنٹ تم اپنی سیٹلائٹ مشین پر دو گے تو مشین تمہیں فوراً بتا دے گی کہ جولیا اس وقت کہاں ہے''...... کنگ شاکاب نے کہا۔

''اوہ یس معزز کنگ۔ آپ درست فرما رہے ہیں''...... ملاک



نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تم ایف ایجنسی کے بہت سے ایجنٹ اپنے ساتھ لے جاؤ۔ ہر قسم کا اسلحہ اور بے ہوش کر دینے والے ریز پسٹل تمہارے پاس ہونے چاہئیں۔ جولیا اور اس کے ساتھ جو کوئی بھی ہو اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ۔ فنگر پرنٹ مشین تم اپنی ٹرانسمٹ میں لے جاؤ اور اس کا رابطہ سیٹلائٹ سے جوڑ دو''...... کنگ شاکاب نے ہدایات دیتے ہوئے کہا تو ملاک نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلایا اور پھر وہ کمرے سے باہر آ گیا۔ کنگ شاکاب کی ہدایات پر عمل کرنے کے بعد وہ ایک مخصوص ٹرانسمٹ میں بیٹھ گیا۔ ایف ایجنسی کے دس ایجنٹ بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس نے فنگر پرنٹ مشین کو آن کیا۔ مشین نے جولیا کی لوکیشن بتائی تو ٹرانسمٹ اس طرف اڑنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد اس کی ٹرانسمٹ سٹارسٹی کے ایک میدان میں پہنچ گئی۔ اس میدان میں ایک طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں اور انہی پہاڑیوں کے قریب چار افراد موجود تھے۔ ملاک نے فوراً ہی ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمٹ سے تیز روشنی نکل کر ان چاروں پر پڑی اور وہ چاروں زمین پر گرتے چلے گئے۔

''جلدی جاؤ اور ان چاروں کو اٹھا کر لے آؤ''...... ملاک نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ اس کا حکم سن کر اس کے تمام ساتھی ٹرانسمٹ سے نیچے اترتے اور ان چاروں کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے ان بے ہوش افراد کو اٹھایا اور واپس ٹرانسمٹ میں

آ گئے۔ ان کی ٹرانسمٹ ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گئی۔ انہیں پاکاس واپس پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔ کنگ شاکاب نے جولیا کو دیکھا تو خوش ہو گیا۔

''ویری گڈ ملاک۔ ویری گڈ۔ تم انعام کے مستحق ہو''...... کنگ شاکاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''معزز کنگ۔ آپ کی تعریف ہی میرے لئے بہت بڑا انعام ہے''...... ملاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ یہ علی عمران ہے۔ شمالی خطے کے تینوں ممالک سٹارسٹی، گریٹ بگ اور مون لینڈ کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ زمینی انسان سپر مائینڈ کا مالک ہے اور اگر اس کا دماغ فوڈ کیپسول میں منتقل کر کے کھا لیا جائے تو کھانے والا سپریم مائینڈ ہو جائے گا''...... لی کاز نے کہا۔ لی کاز اور شی کاز ابھی تک وہیں موجود تھے۔

''ہونہہ۔ اور یہ باقی دو انسان کون ہیں''...... کنگ شاکاب نے ان چاروں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ چاروں عمران، تنویر، جولیا اور جوزف تھے۔

''معزز کنگ۔ یہ سفید رنگت والا تنویر ہے۔ شہزادی اتی کوک اس پر مرمٹی ہے۔ وہ اس سے شادی کی شدید خواہش مند ہے لیکن اس تنویر نے شہزادی اتی کوک کی محبت کو ٹھکرا دیا ہے۔ یہ طویل القامت کالا زمینی آدمی شاید پہلی بار مریخ پر آیا ہے۔ اس کا ذکر



میں نے نہیں سنا''...... لی کاز نے کنگ شاکاب کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ مون لینڈ میں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے وہ عمران، تنویر اور جولیا سے واقف تھا۔ گریٹ بگ کے میڈیا نے انہیں کوریج بھی دی تھی لیکن مریخ کے اس خطے کے ملکوں نے زمینی انسانوں میں کوئی دلچسپی نہیں لی تھی اس لئے ان ملکوں کے افراد عمران، تنویر اور جولیا کے ناموں سے بھی ناآشنا تھے۔

''اس کے دماغ والی بات تم نے بہت دلچسپ بتائی ہے۔ میں سرجالاس کو بلا کر مشورہ کرتا ہوں۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو اس عمران کا دماغ میں کھاؤں گا''...... کنگ شاکاب نے کہا اور پھر اس نے فضا میں پاکاس کے سب سے بڑے سائنس دان سرجالاس کا خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد دیوار پر بھی سرجالاس کا خاکہ ظاہر ہو گیا۔ کنگ شاکاب نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں دروازہ نمودار ہوا اور اگلے ہی لمحے سرجالاس اندر آ گیا۔ اس نے سر جھکا کر کنگ شاکاب کو سلام کیا۔ کنگ شاکاب نے اس کے لئے کرسی ظاہر کی۔

''تشریف رکھیئے''...... کنگ شاکاب نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرجالاس سے کہا۔

''تھینک یو معزز کنگ''...... سرجالاس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گئے۔

''سرجالاس۔ آپ ان زمینی انسانوں کو دیکھ رہے ہیں''۔ کنگ

شاکاب نے بے ہوش عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سر جالاس انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

''جی ہاں معزز کنگ۔ میں نے انہیں دیکھ لیا ہے''...... سر جالاس نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان میں سے یہ جو زمینی انسان ہے اس کا نام علی عمران ہے اور اس کے بارے میں سٹارسٹی، گریٹ بگ اور مون لینڈ کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ یہ سپر مائینڈ ہے اور اگر اس کا دماغ فوڈ کیپسول میں منتقل کر کے کھا لیا جائے تو کھانے والا سپریم مائینڈ ہو سکتا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے''...... کنگ شاکاب نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو سر جالاس اپنی کرسی سے اٹھ کر عمران کے قریب آ گیا۔ وہ چند لمحوں تک عمران کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر واپس اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔

''معزز کنگ۔ اس کا ماتھا بتا رہا ہے کہ یہ واقعی بہت ذہین انسان ہے۔ شمالی خطے کے سائنس دانوں نے اس کے متعلق غلط نہیں کہا ہو گا۔ آپ اسے میری لیبارٹری میں بھجوا دیں۔ میں اس کے کچھ ٹیسٹ لے لیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ کو فائنل رپورٹ دے سکوں گا''...... سر جالاس نے کہا۔

''او کے۔ میں عمران کو آپ کی لیبارٹری میں پہنچا دیتا ہوں''۔ کنگ شاکاب نے کہا۔

''ملاک''...... کنگ شاکاب نے ملاک کو آواز دیتے ہوئے کہا تو



ملاک فوراً ہی اپنی کرسی سے اٹھا اور اس نے کنگ شاکاب کے سامنے سر جھکا دیا۔

''تم عمران کو سر جالاس کی لیبارٹری میں پہنچا دو جبکہ باقی تینوں افراد کو سپیشل روم میں پہنچاؤ۔ چونکہ جولیا کو خصوصی ریز کی سہولت حاصل ہے لہٰذا سپیشل روم میں پہنچا کر جولیا کی خصوصی ریز کی سہولت ختم کر دو''...... کنگ شاکاب نے ملاک کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''او کے معزز کنگ''...... ملاک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ بے ہوش عمران کی طرف بڑھا۔

''معزز کنگ۔ جولیا سے تو آپ کی شادی ہوئی ہے۔ آپ انہیں بھی باقی افراد کے ساتھ قید کر رہے ہیں''...... شی کاز نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اسے ڈر تھا کہ کنگ ناراض نہ ہو جائے۔

''اس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے لہٰذا اسے سزا تو ملے گی۔ سزا کے بعد ہم اسے باقاعدہ اپنی بیوی بنائیں گے اور جیسے ہی ہمارے ہاں پہلا بچہ پیدا ہو گا ہم اسے ختم کرا دیں گے''...... کنگ شاکاب نے سرد لہجے میں کہا تو شی کاز نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس کرسی پر بیٹھ گئی اور جولیا کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے آخری بار دیکھ رہی ہو۔

عمران کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک صوفے پر پایا۔ اس کے بازو پر ایک کلپ لگا ہوا تھا اور اس کلپ میں سے ایک تار نکل کر صوفے کے ساتھ رکھی ہوئی ایک مشین میں جا رہی تھی۔ یہ مشین ایک میز پر رکھی ہوئی تھی۔ مشین کی سکرین پر بہت سے نمبرز اور لائنیں نظر آ رہی تھیں۔ کمرے میں تین مریخی باشندے موجود تھے۔ ان میں سے ایک عمر رسیدہ جبکہ باقی دو ادھیڑ عمر تھے۔

”تمہیں ہوش آ گیا علی عمران“...... عمران کو ہوش میں آتا دیکھ کر ادھیڑ عمر مریخی نے کہا۔

”میں ہوش میں آیا ہوں تو آپ مجھ سے مخاطب ہو رہے ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم واقعی حیرت انگیز دماغ کے مالک ہو۔ مجھے یقین ہے کہ زمین پر اور کسی بھی انسان کا دماغ تم جیسا نہیں ہو گا“...... ادھیڑ عمر



نے عمران کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے۔ مجھ سے کہیں زیادہ بہتر دماغ کے انسان دنیا میں موجود ہیں۔ بہرحال آپ اس بات کو رہنے دیں اور یہ بتائیں کہ آپ کون ہیں اور میرے ساتھ کیا کر رہے ہیں“...... عمران نے پوچھا۔

”میرا نام سر جالاس ہے اور میں پاکاس کا بڑا سائنس دان ہوں۔ یہ دونوں میرے جونیئرز ہیں اور میں تمہارا دماغ چیک کر رہا ہوں“...... ادھیڑ عمر نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھی کہاں ہیں“...... عمران نے سر جالاس سے پوچھا۔

”معزز کنگ شاکاب نے ملاک کو حکم دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھیوں کو سپیشل روم میں بند کر دے“...... سر جالاس نے کہا۔

”یہ سپیشل روم کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”یہ معزز کنگ کے بیڈ روم کے ساتھ والا کمرہ ہے۔ اس کمرے میں ایسی مشین موجود ہے جو خصوصی ریز کو ختم کر دیتی ہے۔ چونکہ تمہاری ساتھی جولیا کو خصوصی ریز مہیا کر دی گئی تھیں اور وہ بلا روک ٹوک کنگ محل میں کہیں بھی آ جا سکتی تھی اس لئے ان سب کو سپیشل روم میں قید کر دیا گیا ہے۔ وہاں جولیا کی خصوصی ریز بھی ختم کر دی جائیں گی اور وہ کمرہ ایسا ہے کہ وہاں سے کسی کا فرار ہونا ممکن نہیں ہے“...... سر جالاس نے عمران کو سپیشل روم کے بارے میں تفصیل

بناتے ہوئے کہا۔

’’انسان کی بنائی ہوئی کسی بھی چیز کا توڑ ناممکن نہیں ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ میں اس سپیشل روم میں جاؤں گا یا پھر میرے ساتھی اس سپیشل روم سے باہر آ جائیں گے‘‘...... عمران نے کہا۔

’’خوش فہمی کوئی اتنی بری چیز بھی نہیں ہے‘‘...... سر جالاس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

’’آپ کی اس لیبارٹری میں خصوصی ریز مشین اور انجکشن تو موجود ہوگا‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں۔ اس کمرے میں الماری موجود ہے اور اس الماری میں یہ سب چیزیں موجود ہیں لیکن تم وہ الماری اوپن نہیں کر سکتے۔ اسے صرف میں ہی اوپن کر سکتا ہوں‘‘...... سر جالاس نے کہا۔

’’مجھے کیا ضرورت ہے الماری کھولنے کی۔ یہ کام تو آپ خود ہی کریں گے‘‘......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’میں کیوں یہ کام کرنے لگا‘‘...... سر جالاس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’اچھا چھوڑیں اس بات کو۔ یہ بتائیں کہ آپ میرا دماغ کب نکال رہے ہیں‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’میں تمہاری رپورٹ، کنگ شاکاب کو دینے جا رہا ہوں پھر جو ان کا حکم ہوگا میں ویسے ہی کروں گا‘‘...... سر جالاس نے کہا۔

’’تم مریخی لوگ آخر میرے دماغ کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو‘‘۔



عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

’’اگر کسی کے پاس اچھی چیز ہو تو دوسرے اس اچھی چیز کو چھیننے کی کوشش تو کرتے ہیں‘‘...... سر جالاس نے کہا۔

’’یہ تو کوئی اچھی بات نہیں ہے‘‘...... عمران نے بدستور منہ بناتے ہوئے کہا تو سر جالاس مسکرانے لگا۔

’’ہاں۔ ایک بات پر مجھے حیرت ہو رہی ہے‘‘...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سر جالاس نے کہا۔

’’اچھا۔ آپ کو کس بات پر حیرت ہو رہی ہے‘‘...... عمران نے سر جالاس سے پوچھا۔

’’ملاک بتا رہا تھا کہ تم ریز سے بے ہوش ہوئے تھے اس لئے تم خودبخود ہوش میں نہیں آ سکتے۔ پھر تم خودبخود کیسے ہوش میں آ گئے‘‘...... سر جالاس نے پوچھا۔

’’تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ میں سپر مائینڈ ہوں۔ سپر مائینڈ کو تو خودبخود ہوش میں آ جانا چاہئے‘‘...... عمران نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو سر جالاس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

’’ہاں۔ تم جیسے دماغ کے مالک انسان سے کچھ بعید نہیں۔ تمہارا دماغ بے حد طاقتور ہے‘‘...... سر جالاس نے کہا۔

’’اب کیا یہ تار مستقل میرے بازو میں لگی رہے گی‘‘...... عمران نے پوچھا۔

’’نہیں۔ میں اسے اتار دوں گا۔ لیکن اس وقت جب ملاک

یہاں تمہیں لینے کے لئے آئے گا''...... سر جالاس نے کہا تو عمران نے منہ بناتے ہوئے اٹھنا چاہا لیکن وہ اٹھ نہ سکا۔ اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ صوفے سے اٹھنے کی کوشش چونکہ عمران نے پہلی مرتبہ کی تھی اس لئے اسے اب معلوم ہوا کہ وہ حرکت کرنے سے قاصر ہے۔

''جب تک تار تمہارے بازو میں لگی ہوئی ہے تم حرکت نہیں کر سکو گے۔ ملاک اور اس کے ساتھی باہر سیکورٹی والوں کے ساتھ موجود ہیں۔ میں ملاک کو بلا کر تمہیں اس کے حوالے کر رہا ہوں''۔ سر جالاس نے کہا اور پھر اس نے فضا میں ملاک کا خاکہ بنایا تو چند لمحوں بعد اس کمرے کا دروازہ ظاہر ہوا اور ملاک کے ساتھ اس کے چار ساتھی بھی اندر آ گئے۔

''یہ کیا، کیا آپ نے۔ کیا اسے اسی اینٹی ریز انجکشن لگایا ہے''۔ ملاک نے عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

''مجھے کیا ضرورت تھی اسے انجکشن لگانے کی۔ یہ خود بخود ہوش میں آیا ہے''...... سر جالاس نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ میرا مقصد آپ کو ناراض کرنا نہیں تھا''...... ملاک نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں تار ہٹا رہا ہوں۔ تم اسے لے جاؤ''...... سر جالاس نے ملاک سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر عمران کے بازو سے کلپ اتار لیا اور وہ کلپ مشین کے اوپر رکھ



دیا۔

''مسٹر عمران۔ چند سیکنڈ بعد تم حرکت کرنے لگو گے لیکن اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو چار ریز پسٹل تمہاری طرف اٹھے ہوئے ہیں اور ہمیں آرڈر ہے کہ اگر تم غلط حرکت کرنے کی کوشش کرو تو فوراً ہی تمہارا خاتمہ کر دیا جائے''...... ملاک نے عمران کو دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

''میں کیا غلط حرکت کروں گا۔ میرے تو ساتھی تمہاری قید میں ہیں''...... عمران نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر ملاک کافی حد تک مطمئن ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً آدھ منٹ پورا ہونے پر اس کا جسم حرکت کرنے کے قابل ہو گیا۔ وہ صوفے سے اٹھنے لگا تو ملاک کے چاروں ساتھی چوکنے ہو گئے۔ ان کے ریز پسٹل کا رخ عمران کی طرف تھا۔

عمران صوفے سے اٹھا اور پھر لڑکھڑا کر فرش پر گرنے لگا۔ اسے سنبھالنے کے لئے لاشعوری طور پر ملاک آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ عمران کے قریب پہنچا عمران نے اسے اٹھا کر اس کے ساتھیوں پر پھینک دیا اور وہ اپنے چاروں ساتھیوں سے ٹکرایا اور وہ پانچوں فرش پر گر گئے۔ ملاک کو اچھالتے وقت عمران نے اس کا ریز پسٹل بھی چھین لیا تھا۔ ملاک اور اس کے ساتھی ابھی فرش پر گر ہی رہے تھے کہ عمران کے ہاتھ میں موجود ریز پسٹل سے ریز نکلی اور ان پانچوں کے منہ سے کربناک چیخیں بلند ہونے لگیں اور ان کے جسموں کو

آگ لگ گئی۔ عمران نے ریز پسٹل کا رخ موڑا اور سر جالاس کے دونوں جونیئرز بھی آگ کا شکار ہو گئے۔ یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہو گیا تھا۔ سات افراد کو بیک وقت جلتے دیکھ کر سر جالاس کا چہرہ خوف کی زیادتی سے بگڑ گیا تھا۔

''تم بھی انہی طرح آگ میں جلنا چاہو گے سر جالاس''۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نن۔نن۔نہیں۔مم۔مجھے مت مارو''...... سر جالاس نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم اس طرح مرنا نہیں چاہتے تو الماری اوپن کرو''...... عمران نے بدستور سرد لہجے میں کہا تو سر جالاس نے انگلی کا اشارہ کیا تو ایک دیوار میں الماری اوپن ہو گئی۔

''چلو۔ اس کے قریب پہنچو''...... عمران نے ریز پسٹل کا رخ سر جالاس کے ماتھے کی طرف کرتے ہوئے کہا تو سر جالاس الماری کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران جانتا تھا کہ سر جالاس اب اتنا خوفزدہ ہو چکا ہے کہ اس کے ذہن میں صرف اپنی جان بچانے کا خیال ہے۔ اس خیال کے علاوہ اور کوئی بھی خیال اسے نہیں آ سکتا۔ اس لئے اس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی غلط حرکت کی توقع نہیں تھی۔ الماری کے قریب پہنچ کر عمران نے الماری کا جائزہ لیا۔ الماری بہت بڑی تھی اور اس میں بہت سا سامان رکھا ہوا تھا۔ عمران نے صرف ایک نظر الماری کا جائزہ لیا تھا۔



''خصوصی ریز تو صرف کنگ فیملی کے استعمال کے لئے ہوتی ہیں۔ تم نے کیوں رکھی ہوئی ہیں''...... عمران نے سر جالاس سے پوچھا۔

''اسے بناتے تو ہم لوگ ہی ہیں اس لئے یہ چیزیں لیبارٹری میں موجود تو رہتی ہیں لیکن ہم انہیں کبھی استعمال نہیں کرتے۔ ہم اپنے کنگ کے وفادار ہوتے ہیں اور ان کے حکم کی خلاف ورزی کا کبھی تصور بھی نہیں کر سکتے''...... سر جالاس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر عمران نے اس کی کنپٹی پر ایک مکا مارا۔ یہ ہلکا سا مکا بھی بہت تھا اور سر جالاس بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑا۔

عمران نے الماری سے خصوصی ریز مشین اور انجکشن نکال لیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ یہ چیزیں استعمال کر چکا تھا۔ اس کے بعد اس نے الماری کا دوبارہ جائزہ لیا اور تھوڑی سی تلاش کے بعد اسے جین تبدیلی کے انجکشن بھی مل گئے۔ اس نے کچھ سوچتے ہوئے چار انجکشن اٹھا لئے اور پھر اس نے ایک انجکشن خود کو بھی لگا لیا اور باقی جیب میں رکھ لئے۔

اس کے بعد عمران نے دیوار کی طرف انگلی کا اشارہ کیا اور دروازہ اوپن ہونے کا تصور کیا تو اگلے ہی لمحے دروازہ ظاہر ہو گیا۔ وہ اس دروازے سے باہر نکل آیا۔ یہ ایک گیلری تھی جس کے دونوں طرف کمرے بنے ہوئے تھے جبکہ دونوں اطراف سے گیلری بند نظر آ رہی تھی۔ عمران ایک طرف چلنے لگا۔ جب وہ دیوار کے

قریب پہنچا تو اس نے انگلی کا اشارہ کیا تو وہاں بھی دروازہ نمودار ہو گیا۔ عمران اس دروازے سے بھی باہر نکل آیا۔ سامنے ایک چھوٹا سا میدان تھا اور چند چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ انہی پہاڑیوں میں ایک غار بھی نظر آ رہا تھا۔ عمران اس غار کی طرف بڑھا۔ غار میں ایک سرنگ نما راستہ تھا۔ عمران اس راستے پر چلنے لگا۔

تقریباً تیس قدم چلنے کے بعد سیڑھیاں آ گئیں اور ان سیڑھیوں کا اختتام ایک سپاٹ دیوار پر ہوا۔ عمران نے یہاں بھی انگلی کا اشارہ کر کے دروازے کے اوپن ہونے کیا تصور کیا تو اگلے ہی لمحے دروازہ ظاہر ہو گیا۔ عمران اس دروازے سے بھی باہر نکل آیا۔ اب پھر سرنگ نما راستہ آ گیا تھا۔ وہ اس راستے پر چلنے لگا لیکن ابھی وہ چند قدم ہی چلا تھا کہ اسے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ زمین پر گرنا پڑا۔ اسے ایک مریخی باشندے کی جھلک دکھائی دی تھی جو اس پر ریز فائر کر رہا تھا۔ اس کے نیچے گرنے کی وجہ سے ریز اس کے اوپر سے گزر گئی اور اس نے بھی بجلی کی سی تیزی سے مریخی باشندے پر ریز فائر کر دی۔ اگلے ہی لمحے اسے ایک چیخ سنائی دی اور اس سرنگ میں آگ نظر آنے لگی۔ اس چیخ کے ساتھ ہی اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ وہ تین مریخی باشندے تھے جو تیزی سے دوڑے چلے آ رہے تھے۔

عمران نے ان پر بھی ریز فائر کر دی اور وہ تینوں ہی ریز کی زد



میں آ گئے اور انہیں بھی آگ لگ گئی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور تیز قدموں کے ساتھ آگے بڑھنے لگا۔ پھر چند ہی لمحوں بعد اس کے کانوں میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ مزید چوکنا ہو گیا۔ اس نے چار مریخی باشندوں کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا کیونکہ وہ یکدم ہی رک گئے تھے۔ رکتے ہی انہوں نے اپنے اپنے ریز پسٹل کا رخ عمران کی طرف کر دیا تھا لیکن ریز فائر کرنے کی انہیں مہلت نہ ملی تھی۔ عمران ان سے کہیں زیادہ پھرتیلا اور تیز تھا۔ اس کے ریز پسٹل سے نکلنے والی ریز نے ان چاروں کو آگ لگا دی تھی اور وہ چیختے ہوئے زمین پر گر گئے۔ عمران ایک بار پھر تیز تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگا اور پھر اگلے چند لمحوں میں وہ اس سرنگ نما غار سے باہر نکل آیا۔

باہر آتے ہی عمران نے می لاک کی ٹرانسمٹ زیڈ تھری ٹو تھری ٹو کا تصور کیا جو اس کے لئے مخصوص ہو چکی تھی۔ ٹرانسمٹ کا نمبر تصور میں آنے کے دو سیکنڈ بعد ہی اسے ٹرانسمٹ دکھائی دی۔ ٹرانسمٹ اس کے قریب آ کر زمین پر رک گئی اور پھر اس کا دروازہ کھل گیا۔ عمران ٹرانسمٹ میں بیٹھا۔ اس نے کنگ شاکاب کے محل کا تصور کیا تو ٹرانسمٹ فضا میں بلند ہو کر ایک طرف پرواز کرنے لگی اور پھر کچھ دیر بعد وہ زمین پر اتر گئی۔ عمران ٹرانسمٹ سے باہر نکل آیا۔ اس کے سامنے چند پہاڑیاں تھیں اور ایک پہاڑی میں غار نظر آ رہا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ اس غار سے ہی راستہ کنگ شاکاب کے محل کو جاتا ہے۔ مریخ کے تقریباً تمام کنگز کے محل ایسے ہی بنے ہوئے تھے۔ عمران غار میں داخل ہو گیا۔ یہاں افرادی سیکورٹی بالکل نہیں تھی۔ سیکورٹی کے تمام انتظامات سائنسی تھے۔ کنگ فیملی کے علاوہ اور کسی کا بھی کنگ محل میں داخلہ ناممکن تھا لیکن خصوصی ریز کی وجہ سے اب سیکورٹی سسٹم عمران کے لئے بے معنی ہو چکا تھا اس لئے وہ بے دھڑک اس راستے پر چلنے لگا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ کنگ محل میں تھا۔

یہ زمین کے بادشاہوں کی طرح کئی مربعوں پر پھیلا ہوا محل نہیں تھا۔ ایک گیلری کے دونوں اطراف کمرے بنے ہوئے تھے۔ عمران گیلری میں داخل ہو گیا۔ جیسے ہی وہ گیلری میں داخل ہوا اس کے قدم خود بخود آگے بڑھنے لگے اور پھر ایک جگہ پہنچ کر اس کے قدم خود بخود رک گئے۔ اس کے ذہن میں اپنے ساتھیوں کا تصور تھا اور اس تصور کی وجہ سے اس کے قدم یہاں رکے تھے۔ عمران نے اس جگہ انگلی کا اشارہ کیا تو فوراً ہی وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے کیونکہ جولیا، تنویر اور جوزف اس کمرے میں فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں ہی ہوش میں تھے۔ عمران کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ تینوں خوش ہو گئے۔

''تھینک گاڈ۔ تم ٹھیک تو ہو نا باس''...... جوزف نے عمران کو



محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران۔ جولیا کے جسم میں خصوصی ریز انجیکٹ کی گئی تھیں لیکن اب ان لوگوں نے خصوصی ریز کا اثر ختم کر دیا ہے۔ جولیا نے جین کی تبدیلی کا انجکشن مجھے لگایا تھا لیکن اس انجکشن کا اثر بھی مجھ پر ختم ہو گیا ہے اس لئے ہم یہاں مکھیاں مار رہے ہیں''...... تنویر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''حیرت ہے۔ تم مکھیاں مار رہے ہو۔ مجھے تو مریخ پر ایک مکھی بھی نظر نہیں آئی''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ مذاق کا وقت نہیں ہے عمران۔ تم یہ بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ خصوصی ریز کے بغیر تو یہاں کوئی نہیں داخل ہو سکتا''...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے مختصر طور پر اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات بتا دیئے۔

''تو پھر جلدی سے ہمیں انجکشن لگاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو''...... جولیا نے کہا تو عمران نے جیب سے انجکشن اور سرنجیں نکال لیں اور پھر وہ انجکشن تیار کرنے لگا جبکہ اس دوران جولیا نے مختصر طور پر عمران کو اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات سنا دیئے اور پھر جب تک عمران نے ان تینوں کو انجکشن لگائے تنویر بھی اسے اپنے ساتھ ہونے والے واقعات مختصر طور پر بتا چکا تھا۔ انجکشن لگانے کے بعد عمران نے دیوار کی طرف دیکھا لیکن ابھی اس نے انگلی کا اشارہ نہیں کیا تھا کہ دیوار میں دروازہ ظاہر ہو گیا

اور کنگ شاکاب چھ مریخی باشندوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ ان چھ مریخی باشندوں کے ہاتھوں میں بڑے ریز پسٹل تھے اور ان کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا۔ وہ جانتے تھے کہ یہ ریز پسٹل چھوٹے ریز پسٹل سے زیادہ مہلک تھے۔ کنگ شاکاب کا چہرہ غصے کی وجہ سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکل رہی تھیں۔

''تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور تمہارے اس ساتھی نے میرے دو سائنس دان ہلاک کئے اور میری ایجنسی کے کئی افراد کو مار ڈالا ہے۔ اب میں تم سب کو عبرتناک موت ماروں گا''...... کنگ شاکاب نے غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تمہاری یہ ساری ہنسی ختم ہو جائے گی۔ تمہارے یہ تینوں ساتھی ابھی تمہارے سامنے ختم ہو جائیں گے۔ تمہاری اور میری شادی ہوئی تھی نا اس لئے میں اس شادی کے حقوق پورے کروں گا اور پھر تمہیں زہر کا انجکشن لگا کر تمہارا خاتمہ کر دوں گا تاکہ تم سسک سسک کر مرسکو''...... کنگ شاکاب نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

''ان تینوں کو ختم کر دو''...... کنگ شاکاب نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے عمران کی مٹھی کھلی اور اس کی مٹھی سے چھوٹی سی گیند نکل کر فرش پر گری۔ کمرے میں تیز روشنی چمکی اور



کمرے میں موجود تمام افراد سوائے عمران کے بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑے۔ یہ گیند عمران کو سرجالاس کی الماری سے ملی تھی۔ یہ گیند ایک چھوٹی سی ڈبی میں بند تھی اور اس کے متعلق معلومات ڈبی پر درج تھیں۔ اس گیند میں بند ریز تمام جانداروں کو ایک لمحے سے بھی کم وقت میں بے ہوش کر دیتی تھیں۔ ڈبی میں ہی گیند کے ساتھ اس کا توڑ بھی ایک کیپسول کی صورت میں موجود تھا۔ عمران نے وہ کیپسول کھا لیا تھا اس لئے وہ خود بے ہوش نہیں ہوا تھا۔

عمران نے کنگ شاکاب کے ساتھ آنے والے مریخی باشندوں کے گرے ہوئے پسٹلز میں سے ایک پسٹل اٹھایا اور کنگ کے ساتھ آنے والے تمام افراد پر ریز فائر کر دیں۔ بس ایک شعلہ سا دکھائی دیا اور وہ سب افراد چند سیکنڈ میں ہی پگھل گئے۔ عمران نے اپنی قمیض کے کالر میں لگی ہوئی ایک پن نکالی۔ یہ پن اس نے جولیا کی گردن کی ایک رگ میں تین بار چبھوئی تو جولیا کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے۔ جولیا کو ہوش میں آتے دیکھ کر عمران، تنویر کی طرف بڑھا اور پھر تنویر کے بعد اس نے یہ عمل جوزف کے ساتھ بھی کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ تینوں مکمل طور پر ہوش میں آ چکے تھے۔

''یہ تم نے کیا کیا تھا''...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا تو عمران نے اسے گیند میں بند ریز کے متعلق بتا دیا۔

''مگر تم نے ہمیں ہوش کیسے دلایا''...... تنویر نے عمران کی طرف

دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اس پن کے ذریعے''...... عمران نے اسے پن دکھاتے ہوئے کہا اور پھر طریقہ بھی سمجھا دیا۔

''ہونہہ۔ اب ذرا اس کنگ شاکاب کو بھی ہوش میں لے آؤ''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اسے بے ہوش پڑا رہنے دو۔ ہم نکل چلتے ہیں''...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تم نے جانا ہے تو جاؤ۔ میں نے تو اس سے چند باتیں کرنی ہیں''...... تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ تنویر کیا چاہتا ہے اس لئے وہ بھی رک گیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کنگ شاکاب کی گردن میں پن چبھو دی اور کچھ دیر بعد وہ بھی مکمل طور پر ہوش میں آ گیا۔

''یہ تم نے زیلم ریز کہاں سے حاصل کی تھیں''...... کنگ شاکاب نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے پوچھا۔

''اس بات کو چھوڑو۔ زیلم ریز جیسی کارکردگی کی کئی ریز یہاں مریخ پر زیر استعمال ہیں۔ تم میرے ساتھی تنویر کے سوالوں کے جواب دو۔ اس کی مہربانی سے تمہیں ہوش آیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''میرے سیکورٹی گارڈ کہاں ہیں''...... کنگ شاکاب نے عمران کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

''ان ریز پسٹل کی ریز سے پگھل کر وہ غائب ہو چکے ہیں''۔



عمران نے کہا۔

''تم نے اچھا نہیں کیا۔ بالکل اچھا نہیں کیا۔ تمہیں اذیت ناک موت سے ہمکنار ہونا پڑے گا''...... کنگ شاکاب نے غراتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کنگ شاکاب کو تھپڑ مار دیا۔

''تت۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم ایک کنگ کو تھپڑ مارو''...... کنگ شاکاب نے غراتے ہوئے کہا۔

''کنگ ہو تم مریخ کے ہمارے لئے نہیں۔ سمجھے تم۔ یہ بتاؤ کہ تم نے جولیا سے شادی کا تصور ہی کیسے کیا''...... تنویر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور تھپڑ کنگ شاکاب کو مار دیا۔ یہ تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ کنگ شاکاب لڑکھڑا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کی لات حرکت میں آئی اور کنگ شاکاب کی پسلیوں میں لگی اور کنگ شاکاب کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔

''بس کرو تنویر۔ چھوڑ دو اسے اور نکلنے کی کرو''...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن تنویر نے تو جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ اس نے اچھل کر کنگ شاکاب کے سر پر ٹکر ماری جس سے وہ فرش پر گر گیا۔ جیسے ہی وہ فرش پر گرا اس کے پہلو میں تنویر کی ایک اور ٹھوکر لگی اور کنگ شاکاب کی چیخیں نکل گئیں۔

”عمران۔ روکو اسے۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تنویر۔ جب تمہاری بات نہیں مان رہا تو پھر میری بات کیسے مان سکتا ہے“...... عمران نے لاپرواہی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ عمران کو تو پہلے ہی اندازہ ہو چکا تھا کہ تنویر کیا چاہتا ہے۔ کنگ شاکاب نے جولیا کی شان میں اتنی بڑی گستاخی کی تھی۔ اب تنویر اسے سزا دیئے بغیر کیسے رہ سکتا تھا۔

پہلو میں ٹھوکر کھانے کے بعد کنگ شاکاب نے چیخ ماری اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے اس کے پہلو میں تنویر کی ایک اور زوردار ٹھوکر لگی اور وہ دوبارہ حلق کے بل چیخنے لگا۔

”تنویر۔ میں کہہ رہی ہوں بس کرو اور جلدی سے نکلنے کی کوشش کرو“...... جولیا نے تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش رہو جولیا“...... تنویر نے جولیا سے غراتے ہوئے کہا تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ تنویر نے ایک اور ٹھوکر کنگ شاکاب کے سر پر ماری تو اس کی ایک اور چیخ بلند ہوئی۔ اس کے بعد تنویر نے کنگ شاکاب کو گردن سے پکڑ کر اٹھا لیا۔ عمران اور جولیا سمجھ گئے تھے کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ تنویر نے کنگ شاکاب کی گردن کو ایک جھٹکا دیا اور گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز ان سب نے سنی۔ تنویر نے کنگ شاکاب کو چھوڑا تو وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔



کنگ مراٹ اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ دیوار پر ڈی لانگ کا خاکہ بنا اور سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ کنگ مراٹ نے دیوار کی طرف دیکھا اور پھر اس نے انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ اوپن کر دیا۔ اگلے ہی لمحے ڈی لانگ آفس میں داخل ہوا اور اس نے کنگ مراٹ کے سامنے سر جھکا دیا۔

”تم خصوصی مشن پر مون لینڈ گئے تھے۔ کیا ہوا مشن کا“۔ کنگ مراٹ نے ڈی لانگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”معزز کنگ۔ ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مون لینڈ کا خطرناک منصوبہ ختم ہو گیا ہے۔ مون لینڈ کے سائنس دان سی ریز تیار کر رہے تھے اگر یہ ریز تیار ہو جاتی تو وہ ہماری سپر ٹرانسمٹ لیبارٹری کو تباہ کر دیتے اور ہماری تیار شدہ سپر ٹرانسمٹ بھی تباہ ہو جاتیں۔ ہم نے کارروائی کر کے مون لینڈ کی وہ لیبارٹری ہی تباہ کر

دی ہے جہاں یہ سی ریز تیار ہو رہی تھیں۔ مون لینڈ کے دس بڑے سائنس دان جن میں ان کا سینیئر سائنس دان سر شالاک شامل ہے، مارے جا چکے ہیں اور اب کئی سال تک مون لینڈ کا کنگ پاک اپنے زخم چاٹتا رہے گا''...... ڈی لانگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کنگ مراٹ کا چہرہ بھی خوشی سے کھل اٹھا۔

''گڈ۔ ویری گڈ ڈی لانگ۔ سٹار سٹی کے لئے تمہارا یہ کارنامہ بہت بڑا ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''تھینک یو معزز کنگ''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

''ڈی لانگ۔ تمہیں تمہاری توقع سے بڑھ کر انعام ملے گا۔ تم نے میری ایک پریشانی دور کر دی ہے لیکن ابھی ایک پریشانی باقی ہے۔ سٹار سٹی کے دوستوں کی ابھی تک کوئی خبر نہیں ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''معزز کنگ۔ اس فوری مشن کی وجہ سے میری توجہ ان کی طرف سے ہٹ گئی تھی لیکن مجھے یقین ہے کہ ہمارے معزز مہمان جہاں بھی ہوں گے خیریت سے ہوں گے کیونکہ وہ لوگ ہم مریخی باشندوں سے بڑھ کر ہیں۔ کوئی دشمن انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا''۔ ڈی لانگ نے کہا۔

''ہاں۔ اس بات کا مجھے بھی اندازہ ہے۔ لیکن پھر بھی مجھے بے چینی ہے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔



''معزز کنگ۔ میں ابھی اپنے آفس جاتا ہوں اور مختلف ممالک میں موجود اپنے ایجنٹوں سے رپورٹ لیتا ہوں۔ امید ہے ان کی کوئی نہ کوئی خبر مل جائے گی''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں جاؤ اور جلدی واپس آ کر مجھے رپورٹ دو''...... کنگ مراٹ نے کہا تو ڈی لانگ نے ایک بار پھر سر جھکایا اور واپس مڑ گیا۔ کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کیا تو دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا اور ڈی لانگ آفس سے باہر نکل گیا۔ ابھی اسے آفس سے گئے ہوئے دو لمحے ہی ہوئے تھے کہ آفس میں سیٹی کی آواز سنائی دی تو کنگ مراٹ نے چونک کر دیوار کی طرف دیکھا اور وہ یکدم خوش ہو گیا۔ دیوار پر عمران، جولیا، تنویر اور جوزف کے خاکے نظر آ رہے تھے۔ کنگ مراٹ نے فوراً ہی انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کیا تو وہ چاروں اندر آ گئے۔ کنگ مراٹ انہیں دیکھ کر کرسی سے اٹھا اور میز کی دوسری طرف آ کر اس نے عمران، تنویر اور جوزف سے ہاتھ ملایا اور پھر ان کے لئے کرسیاں ظاہر کر دیں۔

''میں آپ کے لئے بہت پریشان تھا''...... جب وہ سب کرسیوں پر بیٹھ چکے تو کنگ مراٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہم نے تو سنا ہے کہ مریخ پر پریشان ہونا صحت کے لئے اچھا نہیں سمجھا جاتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ تو تنویر صاحب کو چھڑانے گئی تھیں مگر آپ خود بھی غائب ہو گئیں''...... کنگ مراٹ نے عمران کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے جولیا سے کہا۔ وہ عمران کی عادت کو سمجھ چکا تھا۔ کنگ مراٹ کی بات سن کر جولیا نے تفصیل سے سارے واقعات بتا دیئے۔

''اوہ۔ کنگ شاکاب مارا گیا ہے۔ لیکن میں نے تو آپ سے وعدہ لیا تھا کہ آپ کسی کنگ فیملی کے ممبر کو ہلاک نہیں کریں گی''...... کنگ مراٹ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''معزز کنگ۔ کنگ شاکاب کے مرنے میں آپ پر معمولی سا الزام بھی نہیں آ سکتا کیونکہ آپ نے مجھے جو خصوصی ریز انجیکٹ کی تھی ان کا اثر کنگ شاکاب نے ختم کر دیا تھا۔ یہ خصوصی ریز تو عمران نے کنگ شاکاب کے سائنس دان سر جالاس سے حاصل کی تھیں اور انہی کی وجہ سے وہ مارا گیا ہے''...... جولیا نے کہا تو کنگ مراٹ نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔ اب اگر مجھ پر کوئی مقدمہ ہوا تو میں لڑوں گا''...... کنگ مراٹ نے مطمئن لہجے میں کہا اور اسی لمحے سیٹی کی آواز سنائی دی تو ان سب نے چونک کر دیوار کی طرف دیکھا۔ دیوار پر ڈی لانگ کا خاکہ بنا ہوا تھا۔ کنگ مراٹ نے انگلی کا اشارہ کر کے دروازہ ظاہر کیا تو اگلے ہی لمحے ڈی لانگ اندر آ گیا۔ اندر آتے ہی اس نے کنگ مراٹ اور ان چاروں کو جھک کر سلام کیا۔



''مجھے یقین تھا کہ آپ خیریت سے واپس آ جائیں گے''۔ ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ڈی لانگ۔ مون لینڈ اور پاکاس کے متعلق کچھ رپورٹس بھی ہیں''...... کنگ مراٹ نے ڈی لانگ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس معزز کنگ۔ پاکاس کے نئے کنگ لاناب نے مون لینڈ کے کنگ پاک سے رابطہ کیا ہے۔ یہ دونوں کنگ مل کر ہمارے خلاف کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ شاید وہ جنگ کی منصوبہ بندی کریں''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''کرتے رہیں منصوبہ بندی۔ ہم ان سے کمزور نہیں ہیں۔ ہماری امن پسندی کو وہ ہماری کمزوری سمجھتے ہیں تو یہ ان کی غلط فہمی ہے''...... کنگ مراٹ نے لاپرواہی سے کہا۔

''آپ درست فرما رہے ہیں معزز کنگ''...... ڈی لانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈی لانگ۔ تم سٹارسٹی کی حدود کو مکمل طور پر سیلڈ کرا دو۔ کوئی مرئی باشندہ، کوئی پرندہ، کوئی جانور سٹارسٹی سے نہ باہر جا سکے اور نہ ہی اندر آ سکے''...... کنگ مراٹ نے کہا۔

''او کے معزز کنگ۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''...... ڈی لانگ نے بدستور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’یہ انتظام تو مریخ پر ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں کیا جاتا ہے‘‘...... جولیا نے کنگ مراٹ سے کہا۔

’’آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مس جولیا۔ ایسا ہی ہے‘‘...... کنگ مراٹ نے کہا۔

’’لیکن ہمیں تو اس وقت ٹاپ ایمرجنسی کی صورت حال دکھائی نہیں دے رہی‘‘...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’آپ لوگ پچھلی بار آئے اور مریخ کی سیر نہیں کر سکے۔ اس بار میں آپ کو مریخ کی سیر کئے بغیر نہیں جانے دوں گا لیکن مجھے اپنے دشمنوں سے خطرہ بھی ہے۔ وہ آپ کے لئے پھر پریشانی پیدا کر سکتے ہیں اور اس پریشانی سے بچنے کے لئے میں نے ان انتظامات کا حکم دیا ہے‘‘...... کنگ مراٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر، جولیا اور عمران نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

’’معزز کنگ۔ ہم تو فوری طور پر واپس جانا چاہتے ہیں‘‘۔ عمران نے کہا۔

’’مجھے احساس ہے کہ آپ کا وقت بہت ہی قیمتی ہے اس لئے میں نے صرف تین دنوں کا حکم دیا ہے۔ تیسرے دن میں آپ کو واپس بھجوا دوں گا۔ آپ مجھے تین دن تو میزبانی کا موقع دیں‘‘۔ کنگ مراٹ نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے تنویر اور جولیا کی طرف دیکھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ واقعی مریخ کی سیر کرنا چاہتے تھے۔



’’تو آپ ہماری میزبانی کرنا چاہتے ہیں‘‘...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

’’جی ہاں۔ یہ میری خواہش ہے‘‘...... کنگ مراٹ نے کہا۔

’’آپ نے کیا میزبانی کرنی ہے۔ یہاں نہ مونگ کی دال ہے نہ ہی حریرہ جات۔ کاش میں سلیمان کو ساتھ لے آتا تو مجھے یہ کھانے یاد تو نہ آتے‘‘...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ کنگ مراٹ انہیں حیرت سے دیکھنے لگا۔ اس بے چارے کو بھلا عمران کی یہ بات کہاں سمجھ میں آنی تھی۔

## ختم شد

ہر قسم کے ناول، ماہانہ ڈائجسٹ، بچوں کی کہانیاں ...
7233798
آ... پبلک لائبریری
... کمالیہ